

Vol. I
No. 32

Tuesday
8th April, 1954



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

PAGES

L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954—Passed	2005-2057
L.A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954—1st reading concluded	2058-2072

Note:— * At the beginning of the speech denotes confirmation not received.

$\{ \cdot \}$

σ

$\{ \cdot \}$

γ

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 8th April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair*]

QUESTIONS AND ANSWERS

(See Part I)

L.A. BILL. No. XII OF 1954, THE HYDERABAD HOUSES (RENT, EVICTION AND LEASE) CONTROL BILL, 1954.

شری کے - انت روئی (بالکنٹہ) - مسٹر اسپیکر سر - ان بل کا کلاز (۱۰) جو ایوان میں کل سے زیر بحث تھا اوس میں میں نے کچھ امنڈمنٹس دئے ہیں - اگر کلاز (۱۰) کو پورے بل کی بنیاد کہا جائے تو غلط نہ ہوگا - اس کے پھرے جزو میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹینٹ کو کن وجوہات کی بنا پر مکان خالی کرنا پڑیگا - کونسے وجوہات ہیں جن کی بنا پر مالک مکان درخواست پیش کر کے ٹینٹ سے مکان خالی کر سکتا ہے۔ اس میں دو تین اجزاء بتائے گئے ہیں - اس کے تعلق سے میں نے پھرے تو اس کلاز کا پیارا ڈیلیٹ (Delete) کرنے کی خواہش کی ہے - اپنی دفعہ میں جو وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر کسی کو سب لٹ (Sub-let) کرنے یا مکان کو زیادہ تقاضا پہنچایا جائے جسکی وجہ سے اوس مکان کی یوٹیلٹی (Utility) متاثر ہوئی ہو تو یہ وجوہات درست ہیں یہ قائم رہ سکتی ہیں اور رہنا بھی چاہئے - لیکن پیارا (۶) اور (۷) میں جن وجوہات کو یہس (Base) قرار دیکر ٹینٹ کا تخلیہ کیا جائیگا۔ میں یہ کیا گیا ہیکہ

That the tenant has been guilty of such acts and conduct as are a nuisance to the occupiers of other portions in the same house or of houses in the neighbourhood.

الہ اتنا ویگ (Vauge) ہے کہ وہ کونسے ایکٹس (Acts) ہونگے اور کن چیزوں کے تعلق سے یہ بیدا ہونگے معلوم نہیں ہوتا - ٹینٹ کو نکالا جائے تو سعی ہو گی -

"that the tenant has denied the title of the landlord or claimed a right of permanent tenancy....."

اسکو بھی وجہ قرار دیکر اسکو بدلنے کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ ثائٹل (Title) کو ڈینٹی (Deny) کرتا ہے یا چیلنج کرتا ہے تو اسکے جو بھی کاں کو سوسن

(Consequences) ہونگے اس کو ٹینٹ بھکتیگا۔ وہ عدالت میں جائے گا تو عدالت جو کچھ فیصلہ دیگی وہ قابل قبول ہوگا تو میں نہیں سمجھتا کہ اسکو نکالنے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ویگ ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ویگ ہے اور دوسرا یہ کہ ٹینٹ کو بلا وجہ پریشان کیا جا سکتا ہے۔

دوسرے امنڈ منٹ کے ذریعہ میں نے سب کلاز (۳) میں ایک ترمیم پیش کی ہے۔ سب کلاز ۳ میں یہ بتایا گیا ہے کہ لینڈ لاڑ تین چار صورتوں میں قبضہ واپس لے سکتا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر وہ بذات خود مکان میں رہنا چاہے اور اس کا کوئی دوسرا مکان اس بستی۔ گاؤں یا شہر میں نہ تو وہ رہنے کے لئے لے سکتا ہے۔ دوسرے یہ کوئی امنشل ریپر کرانا چاہتا ہے۔ لیکن اس حق کو سب کلاز ۳ میں بتائی ہوئی صورتوں سے متعلق نہیں کیا گیا ہے۔ اگر کسی سکان میں گورنمنٹ امبلائی اوس ڈھارمنٹ کا جسی امنشل سروس قرار دیا گیا ہے مقام ہو تو اسکو نہیں نکلا جاسکتا۔ اگر کوئی انسٹیوشن ہو تو وہ بھی نہیں نکلا جا سکتا تو میں یہ سب کلاز ۳ ذات ملکیت پر کلیاتی رسٹرکشن عائد کرتا ہے۔ سب کلاز ۳ کے تحت جو اشخاص آتے ہیں ان پر اس کا اثر نہیں پڑیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مالک مکان کے جو رائٹس ہوتے ہیں ان پر ایسا رسٹرکشن عائد نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں آنریل منٹ سے یہ عرض کروں گا کہ سب کلاز ۳ میں کوئی جسٹیفیکیشن نہیں ہے کیونکہ دستور کے لحاظ سے بھی ہم کسی کی پر اپری پر ایسا رسٹرکشن عائد نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی رسٹرکشن عائد ہی کرنا ہو تو وہ ریزنیل رسٹرکشن ہونا چاہئی ہے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکو نکال ہی نہیں سکتے۔ ریزنیل رسٹرکشن میں یہ ہو سکتا ہے کہ ایک مناسب مدت دیجائے لیکن کلیات اس قانون کا یا قانون کے اس جزا اطلاق ہی نہیں ہو سکتا ایسی کوئی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دستور کے خلاف ہے۔ اس لئے میں اس امنڈ منٹ کے ذریعہ چاہونگا کہ سب کلاز ۳ کے تحت دعوی کیا جائے اور ڈگری دیجائے تو اسکی تعمیل اسوقت ہو سکے گی جبکہ وہ چہ سہیئے یا ایکسال میں دوسرا مکان ڈھونڈیں یا۔ یہ خطہ محسوس کیا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ سروپنچ کو مکان ڈھونڈنے میں تکلیف ہو گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہی کافی مدت دیجاءہ ہے۔ اس لئے آنریل منٹ سے میں رکوٹ کرتا ہوں کہ میرے امنڈ منٹ کو چاہیں تو کچھ ترمیم کے ساتھ بھی یعنی چہہ سہیئے کے بجائے ایکسال کی مدت بھی رکھ کر قبول کریں تو میرا مقصد پورا ہو جائے گا۔

میرا تیسرا امنڈ منٹ سب کلاز (Sub-clause 5) میں ہے۔ اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ جہاں لینڈ لاڑ کسی ٹینٹ کو بیدخل کر دے اور کنٹرولر بھی اسکو بیدخل کرنے کا حکم دیدے تو پھر بغیر کسی وجہ کے تو چہ سہیئے کے اندر خالی کر دے تو ہر اسکو کوئی حق نہیں رہتا۔

“.....vacates it without reasonable within six months of such date.....”

اس کو کوئی حق نہیں دینا چاہئے اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ بغیر وجہ کے با کسی دوسرے کرایہ دار کو دینے کی نیت سے خالی کرے تو بھی اس امنڈمنٹ کے ذریعہ میں نے یہ کوشش کی ہے کہ اگر وہ بغیر وجہ کے خالی کرتا ہے تو ٹینٹ شو ہو بیدا ہو جائے۔ اگر مالک مکان کی نیت دوسرے ٹینٹ کو دینے کی ہو تو مالک کا حق ساقط ہو جانا چاہئے۔

میرا ایک اور امنڈمنٹ یہ ہے کہ کسی وجہ سے مکان خالی ہو جائے تو ٹینٹ کے حق کی مدت ایک مہینہ رکھی گئی ہے لیکن میں نے ترمیم کے ذریعہ ۳ مہینے تک رکھنے کے لئے کہا ہے تاکہ ٹینٹ کے لئے سہولت ہو سکے ورنہ ایک مہینے کی قلیل مدت ہو تو ٹینٹ کو علم بھی نہ ہو سکے گا۔

میں امید کرتا ہوں کہ آنریل منسٹر صاحب ان امنڈمنٹس کو قبول کریں گے۔

شی. گوپیڈی گانگا رےڈی (نیمرل جنرل) :— اध्यक्ष مہोदय، مैंनے ایس ویل کے دफا دس میں امید مٹسٹ پہنچ کریے ہے । یہ جو ویل ہے وہ دے�نے کے بाद مुझے مالूم ہوا کہ جیس ترہ بے ک بآپ کے دو بیٹے ہوتے ہیں، اُنکا بडًا اور بے ک چوٹا، اُنر جب وہ بآپ بیٹے کو جیادا دेतا ہے اُنر چوٹے بیٹے کو کام دےتا ہے، تو وہ چوٹا بچھا چیلھاتا ہے، اُنر روتا ہے، تب اُسے سماں نے کہلیے بडے بچھے کو ڈوٹھونا ہی ثپپڈ باراتا ہے، اُنر چوٹے بچھے کو دیکھا تا چاہتا ہے کہ میں ایسے نارا ج ہوں । لے کن بآک آر میں وہ بडے کو ہی دینا چاہتا ہے । اُسی ترہ ہو کوئی بیل لالکے یہ کوئی کی ہے کہ کوئی مکان کے جو دو بچھے ہے تینٹ اُنر مالکی مکان ان اُن میں سے وہ مالکیکے مکان کو تो جیادا سہلیت تے دینا چاہتی ہے، لے کن چوٹے بچھے کو یانی کہ راستے دار کو وہ نارا ج نہ ہو ایس لیے اُسے فुسلا نے کے لیے ایس میں کوئی رکھ دیا ہے ।

دفہ دس کا جو سب کلاؤن ۲ ہے اُس میں باتا یا گیا ہے کہ یہ دی کوئی کیریے دار گرجی میٹے داری کا برتاؤ کرتا ہے، یا اُس کو چالوں لن ٹیک نہیں ہے، یا وہ دوسرا کو ساتا ہے، تو اُسے مالکیکے مکان ن اپنے گھر سے نکیا لے سکتا ہے । مुझے آشکر ہوتا ہے کہ ایس ترہ یہ دی کوئی مالکیکے مکان کیریے دار سے اُنھی کرتا یا اُس کا چالوں لن ٹیک نہیں ہے، تو اُس کے لیے کوئی دفہ ایس کا نہیں میں نہیں رکھا گیا ہے । اُس کے لیے تو اُسی کوئی شرط نہیں آجایا کیا گیا ہے । مالکیکے مکان کا برتاؤ یہ دی ٹیک نہیں ہے تو اُس کے لیے بھی کا نہیں کی پابندی ہونا چاہا ہے । یہ دی کوئی مالکیکے مکان ٹیک ترہ برتاؤ نہیں کرتا ہے، تو ہو کوئی بیل اُس کے لیے کیا کرے گی؟ کیا اُس کو اُس کے مکان سے بے دخل کیا جا سکتا ہے؟ ایس لیے مैں یہ ترہ بھی لاؤ ہوں گے کہ ایس کو ہجوم کر دیا جائے ।

میرے دوسری ترہ بھی یہ ہے کہ دفہ پانچ میں یہ باتا یا گیا ہے کہ باغر مالکیکے مکان ۶ ماہی نے کے اندھر مکان سکھا کر کا لے سکتا ہے، اُنر اُس کے باد تینٹ نوٹیس دے سکتا ہے ن

यह शिव्य के लिये मालिके मकान ने मकान बाली करवाया, और जिस भक्षण के लिये मकान बाली करवाया वह ३ महीने के अंदर पूरा नहीं हुवा तो टेनेट कट्रोलर के पास दरखास्त दे सकता है कि वह मकान नज़र बास्त दिया जाय। समझिये कि यदि ६ महीने के बजाय साल या आठ महीने तक तेरा नो काम किया जाय? अिस लिये मेरा वियाल है कि यह जो ६ महीने को मुद्रन रखने गई है वह बहुत काम है अमेर बढ़ाकर १ साल कर देना चाहिये।

कलाज के ड्रम्से (बी) मे यह कहा गया कि अगर किरायेदार को यह हक मिलता है कि वह मकान बापस किया पर ले सकता है तो अिसके बारेमे १ महीने के अंदर रेट कट्रोलर के पास अमेर दरखास्त दरनी चाहिये: अिसमे मैने औसी तरमीम दी है कि यह जो मुद्रन अंक महीने कि रखी गई है, असे ६ महीने की दरना चाहिये।

किरायेदार पर अिलजामान लगाकर यदि मालिके मकान कट्रोलर के पास शिकायत करता है कि अमेर बेदबल क्यों न किया जाय, और यदि यह शिकायत झूट मालिक होनी है, तो मालिके मकान को अमेर किरायेदार को ५० रुपये का पैन्सेशन के तौर पर तेने पड़ेगे, औसा भी अंक क्लॉज ६ बिलमे रखा गया है। अिसके बारे मे जो पचास रुपये रखे गये हैं, जब यह केस कट्रोलर के पास खलता है तो किरायेदार के ५० रुपये मे ज्यादा रुपये तो रिक्षा आदि के खर्च में ही चले जाते हैं यहां जो भाड़ और महाभृड़ है वे अच्छी तरह मे जानते हैं कि कितना पैसा मुकदमात में खर्च करना पड़ता है, और कितनी बेजारी होती है। यह जो पचास रुपये रखे हैं वह तो बहुत कम है जिस लिये मैने तरमीम लाओ है कि ५० रुपये के बजाये कर लिये जाये।

यह बिल हमारे सामने आयी जल्दी में लाया जा रहा है और कहा जा रहा है कि जिसे जल्द ऐ जल्द पास करना जरूरी है, कि हमें अमेरके अूपर गौर करने के लिये भी काफी मौका नहीं मिला। अब रोज बिल पेश करने कहा जाता है कि कलतक अमिपर अमेडमेट्स् पेश किये जाय यह हम अव्याम के हजारों रुपये खर्च करके बैठते हैं, लेकिन अव्याम के भलाओं के लिये जो बिल यहां पर लाया जाता है अमेर अच्छी तरह गौर करने का भी हमें मौका नहीं मिलता। जिस तरह बाजार में अधेरे में माल बेचने की दुकानदार कोशीश करता है, और कहता है कि बहुत अच्छा धारा है आप जहर ले लंजिये। असी तरह यह बिल भी हमें अधेरे मे रखकर जल्द से जल्द पास करनाए की कोशीश की जा रही है। और हमारे सामने ठोक तरीके से यह बिल नहीं लाया जाता है।

मैने जो तरमीम अिस कानून में लाओ है मुझे अमीद है कि मिनिस्टर साहब असे मंजूर करेंगे।

* شری جے - آئند راؤ (سریلہ - عام) - سٹ्रिंगिकर - ک्लاز १. के सब ک्लاز ०
मैं ये कहा गया है कि लिन्ड लॉर्ड थिन्ट को प्रवेश करके मकान हासिल करता है तो वो असे भर
ये लाज़ है कि वो असी नहीं है - अगर वो मकान हासिल करने के بعد ६ महीने के अंदर अंदर
ही चल जाता है तो वो इसी صورत मैं कराये दार्को ये موقع दिया गया है कि वो अहर दखواست

پیش کر کے مکان حاصل کرے۔ یہ ایک بہت اچھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ مجھے اسپر اعتراض نہیں ہے۔ لیکن جو عمل مالک مکان کرتے ہیں اس سے مجھے شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ یعنی کراہیہ دار کو بیدخل کرنے کیلئے جو صورتیں اس سے ہلے کلاز ۲ کے تحت بنائی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر اسکا کوئی اور مکان نہیں ہے تو بیدخل کرسکتا ہے پ نان رسیدنشل (Non residential) مقصود مثلا گزاری وغیرہ رکنیتی کیتی ضرورت ہوتی ہے کیوں لے سکتا ہے اور دیگر ضروریات کی وجہ سے مکن لینا ہوتا نہ کو بیدخل کرنے کی گنجائش ہے لیکن ایسا لیانڈ لارڈ جو ایک مہینے کے اندر نا قبضہ حاصل کرنے کے بعد چھ مہینے میں چلا جاتا ہے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو حقیقت میں مکن کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ وہ کراہیہ دار کی حق تلفی کر کے قبضہ حاصل کیا ہے۔ میں نے اس ترمیم کے ذریعہ یہ کوشش کی ہے کہ ایک مہینے کے اندر کنٹرولر کے پاس وہ درخواست پیش کرے اگر چیکہ اس قلیل مدت میں اسکے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ وہ کیوں گیا ہے۔ اسکے جانے کی وجہ ہے۔ وہ کہاں گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اگر اسے ضرورت ہوتا وہ ضرور اسکے بیچھے لگا رہ گا اسیں جو مدت دیکھی ہے وہ بہت کم ہے۔ اندر وہ ایک مہینہ درخواست پیش نہ کرے تو حق زائل ہو جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم اتنی زیادہ سہولتیں دیر ہے ہیں تو منسٹر صاحب یہ سہولت بھی دینگے۔ چھ مہینے کے اندر اندرا چلا جاتا ہے تو یہ اسکی شرارت ہے اسٹریکراہیہ دار کو بھی ایک ایک مہینے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول فرمائیں گے ورنہ یہ دفعہ یونہی رہیگا اور اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس سے کراہیہ دار کو ایک سہولت مل جائیگی۔ میں نہایت ادب کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ اس سے کوئی غیر معمولی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے۔ اگر آنریبل منسٹر میری ترمیم قبول کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ایک مہینے کی بجائے دو یا تین مہینے دئے جائیں یہ کہا گیا کہ کراہیہ دار ایک مہینے میں درخواست پیش نہیں کرتا۔ کنٹرولر دفعہ (۳) کے تحت کراہیہ دار کو اطلاع دیکر عمل کرسکتا ہے۔ میں نے یہ دو تین صورتیں بنائی ہیں۔ ایسی سہولتیں دیجائیں تو میرا منشاً پورا ہو جائیگا۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

منسٹر فار ایجو کیشن اینڈ لوکل سلف گورنمنٹ (شری گوبال راؤ اکبوری) - مسٹر اسپیکر سر۔ کلاز ۱ کی نسبت اگر میں یہ کہوں کہ یہ اس بل کی جان ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ یہ ایک ایسا کلاز ہے جسکو اس بل میں کافی اہدیت حاصل ہے۔ اس کلاز میں دو قسم کے افراد پدا کرنے والے اجزاء ہیں۔ ایک طرف تو سکیورٹی آف ٹیننسی (Security of tenancy) ہے۔ اور دوسری طرف مالک کے بیدخل کرنے سے متعلق مالک کے اختیارات ہر کافی روکشنس (Restrictions) (عائد کیکھی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے اس سے لینڈ لارڈ اور لینٹسٹ کے دریان ایکو ٹیبل ریشنس (Equitable)

(relations) قائم کرنے کی کوشش کیجئی ہے - جو تربیات کلاز (.) پر آئی ہیں اونہیں بڑھنے اور اسپر کی ہوئی تقریریں منظر کے بعد میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ عام طور پر اس کو ہند کیا گیا ہے۔ البتہ تین چار امور کے سلسلے میں اختلافات پائے گئے جو بہت جزوی تھم کے ہیں - اور انکا اصل اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا - تمثیل کے طور پر یہ دخلی کبیٹے جو وجوہات بتلاتی گئی ہیں ان میں اہم یہ ہے کہ کراہیہ دار کے ذمہ اگر بقايا واجب لادا ہو جائے تو مالک مکان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اسکے ابو کشن (Eviction) کیلئے درخواست پیش کرے - اسی طرح کراہیہ دار نے اس مکان کو جس غرض سے حاصل کیا تھا اس غرض کے سوا اگر کسی دوسری غرض کیلئے استعمال کیا ہو تو ایسی صورت میں یہی اسے یہ دخل کیا جاسکتا ہے اسکے علاوہ اگر وہ مالک کی ملکیت سے انکا رکرتا ہے یا مالک کے مقابلہ میں اپنی پرمیٹنٹ نینسی (Permanent tenancy) یا پرمیٹنٹ اکوپشن (Permanent occupation) بتلاتا ہے یا مکان کو جزاً یا کل کسی دوسرے کو کراہیہ پر دیتا ہے یا ایسا نیوسن (Nuisance) کرتا ہے جس کی وجہ سے اس مکان میں رہنے والی دوسرے کراہیہ داروں کو یا اہل محلہ کو تکلیف پہنچتی ہو یا مالک مکان اپنی ذات رہائش کیلئے مکان چاہتا ہو یا اسکے بونا فائیڈ رکوائیمزش (Bona fide requirements) ہوں تو ان صورتوں میں مالک مکان کو ایو کشن کروانے کا حق دیا گیا ہے۔ یا اگر مکان بوسیدہ ہو گیا ہو اور اسیں سب سیانشیل اڈیشن (Substantial addition) کرنا ہو یا اسکو گرا کر جدید طور پر تعمیر کرنا ہو جو کراہیہ دار کو رکھ کر نہیں کرائی جاسکتی تو ایسی صورتوں میں بھی یہ دخل کراسکتا ہے - یہ مختصر وجہ کلاز (.) میں درج ہیں - سوال نیوسن (Nuisance) سے متعلقہ ضمن (۲) کے بقیہ کسی دوسرے ضمن کو حذف کرنے کیلئے تو امنڈمنٹ نہیں آئے ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ سابق میں جو دفعہ نامکمل تھا اس کو ہمیں اس طرح مکمل کیا ہے - ضمن (۳) کو ایک اہم وجہ سمجھا گیا اور کچھ غلط فہمی کی بناء پر اسکو او مٹ (Omit) کرنے کیلئے ترمیم آئی - یہ سمجھا گیا کہ یہ ایک ویگ (Vague) اور اویسیو (Evasive) کلاز ہے جسکی وجہ سے مالک مکان کو شواہزاد کرنے کا موقع مل جاتا ہے - جو الفاظ ضمن (۳) میں استعمال ہوتے ہیں وہ وہی الفاظ ہیں جو مدرسی ہمیشہ - بھار - اور لکھتے کے قوانین میں ہیں - اور اس ضمن میں کیس لا (Case Law) سیٹلڈ (Settled) ہو گیا ہے - "نیوسن" کے معنی معنی ہیں - میں انکی تفصیلات میں جا کر ہاؤس کا وقت لینا نہیں چاہتا - لیکن میں یہ پناسکتا ہوں کہ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کراہیہ دار فی الواقعی اس مکلن کے دوسرے رہنے والوں یا مکان کے آس پاس کے لوگوں کے لئے باعث تکلیف بنتگیا ہے یا اسکا وجود "امر باعث تکلیف عام" ہو گیا ہے تو تحقیقات اور شہادت سے اسی چیز کے ثابت ہونے کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص اسے کراہیہ داری تائید کرنے کے لئے تیار ہو کا

شري جي - بـ - متياں راؤ (سکندر آباد - محفوظ) - پائينٹ آف انفرمیشن - مالک مکان اگر کرایہ داروں کے ساتھ نیوسنس کرتا ہے تو اسکے لئے کیا ہوا؟
شري گوبال راؤ اکبوٹے - اسکی پراپرٹی تو نہیں چھینی جاسکتی -

شري جي - بـ - متياں راؤ - آخر اسکے لئے بھی کچھ نہ کچھ قانون ہونا چاہئے -
شري گوبال راؤ اکبوٹے - یہ رنٹ کنٹرول ایکٹ ہے لینڈ لارڈ کنٹرول ایکٹ نہیں ہے - اگر وہ کوئی اسینشل امنیٹیز (Essential amenities) سے محروم کرتا ہے تو اسکے لئے احکام موجود ہیں - ہمنے یہاں جو ضمن (a) رکھا ہے وہ ہر جگہ کے قانون میں موجود ہے - اسلئے میں کہوں گا کہ جن اصحاب نے اس ضمن کو حذف کرنے کیلئے ترمیمات پیش کی ہیں وہ انہیں واپس لے لیں ...
شري جي - آند راؤ - کیا آپ " نیوسنس " کی کوئی مثال دے سکتے ہیں جس سے اس کا تعین ہو سکے -

شري گوبال راؤ اکبوٹے - ہاں بھی اسیبلی میں رینٹ کنٹرول ایکٹ کے سلسلے میں ہی ایک دفعہ پر بحث ہو رہی تھی - ایک رکن نے ایک مثال دی تھی جو ایک واقعہ پر مبنی تھی - میں وہی مثال یہاں دیتا ہوں - وہ واقعہ یہ ہے کہ ایک کرایہ دار نے مالک مکان کی لڑکی سے چھپر چھاڑ کرے اسکا یہ عمل نیوسنس میں ہی داخل ہے - میں نہیں سمجھتا ایسی حرکت کو کوئی پسند کریگا - اس قسم کی اور کئی مثالیں ہو سکتی ہیں - میں سمجھتا ہوں اتنی موثر مثال دینے کے بعد معزز رکن جنہوں نے اس کو حذف کرنے کیلئے ترمیم پیش کی ہے وہ اپنی ترمیم کو وہی ڈرائیلینگر -

دوسری ترمیم ۵، دن کی مدت کو ایک مہینہ کرنے سے متعلق ہے - میں سمجھتا ہوں یہ غلط فہمی ہر سبی ہے - ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے خت فریڈم آف کنٹرائلکٹ (Freedom of Contract) حاصل ہے لیکن اس میں یہ ایک ڈسکریشنری (Discretionary) قانون لایا گیا ہے - ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعات ۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹ کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ کرایہ تو اسی تاریخ کو واجب الوصول ہو جاتا ہے جسکا معاہدہ کیا گیا ہو - یہاں یہ رعایت کی جا رہی ہے کہ اس مدت مقرر کے بعد بھی مالک مکان انتظار کرے اسکے بعد درخواست پیش کرے جس پر کارروائی ہو گی - اور اسکے بعد ۵، دن کی مدت گزرنی گی - اس طرح دو ڈھائی مہینے تو ہو جاتے ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ ڈفالٹر (Defaulter) کو اس سے زیادہ مدت ملنی چاہئے - اسکے علاوہ ڈاکٹرین آف فور فیچر (Doctrine of forfeiture) کو بھی تسلیم کیا گیا ہے -

ان تمام پراویزنس کی موجودگی میں میں سمجھتا کہ اس جزوی ترمیم سے کشوں فائندہ ہو سکتا ہے جو بہانہ ڈھانچے میں بھی برابر نہیں بیٹھتی ہے۔ یہ کلاز مدرسے کے قانون کی طرز پر ہے اور اسکو تبدیل کرنے کی میں کوئی وجہ نہیں یاتا۔ مدرسے کے قانون کی دفعہ ۶۶ پر واضح ہے اور اون صورتوں سے متعلق ہے جسکے تحت پریمیم (Premium) یا پیشگی کرایہ وصول نہیں کرسکتے۔ وہاں کے قانون دفعہ ۷ ہمارے بل کے کلاز ۱۰ کے مثالیں ہیں۔ میں نے بار بار یہ کہا ہے کہ ہم نے مدرسے کے سسٹم کو اڈاٹ (Adopt) کیا ہے۔ جو ہوموجینیٹی (Homogeneity) مدرسے کے قانون کی دفعات کو فالو (Follow) کرنے کی وجہ سے ہے اسکو برقرار رکھنا چاہئے۔ اس لحاظ سے میں کہونگا کہ جو استدیٹ پیش کیکٹی ہے اگر اسکو واپس لیں تو ہمارا قانون مدرسے کے ڈھانچے پر رہیگا۔ اسمیں کرایہ دار کو کوئی تقصیان نہیں ہے بلکہ کرایہ دار کے ساتھ ضرورت سے زیادہ رعایت مرعی رکھی گئی ہے۔

اسکے علاوہ بعض ترمیمات اس دفعہ کے تعلق سے اس طرح پیش کیکٹی ہیں مثلا آنریل مجبور (جسکی کانسٹی ٹیونسی مجھے یاد نہیں ہے اسلئے انکا نام لبیر پر مجبور ہوں) شری کے۔ وینکٹ رام راؤ نے کہا کہ

“If it is not for temporary purposes”

یہ ترمیم تو وہاں بیٹھتی بھی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ مکان کا تخلیہ ہوگا تو وہاں مجبوری پروپری (Temporary purposes) یا پریمیٹ پروپری (Permanent purposes) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

شری عبد الرحمن نے اپنی ترمیم میں چار کے بجائے چھ مہینے تمبوز کئے ہیں۔ مدرسے اور بھائی میں چار مہینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی اصولی گنجائش نہیں ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظی ترمیم ہو جاتی ہے اور اصولاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ صاحب اپنی ترمیم کے لحاظ سے پریمیٹ لیز (Permanent lease) کے الفاظ کو ڈیلیٹ (Delete) کرنا چاہتے ہیں۔ میں دو چیزوں کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔ حیدرآباد کا جو پہلے قانون شہادت تھا وہ اب نہیں ہے۔ موجودہ جو قانون شہادت ہے اوسکی دفعات ۹۱۔ ۹۲۔ ساقہ قانون کی دفعات ۹۳۔ ۹۴ کے مثالیں ہیں۔ انکا تعلق کسی کرایہ دار کے حق ملکیت حاصل کرنے سے نہیں ہے۔ دوسرے شخص کی ملکیت کو سٹ اپ (Set up)

کرنے ہوئے دفعہ ۹۱۔ ۹۲ کے تعلق سے انہوں نے مستقل کیا ہے۔ اگر اسکو نکال دیں تو دوسرے قانون کی زد میں آ جاتا ہے۔ یہ صورت ایک سلسلہ اصول کے تحت ہے اسلئے یہ باقی رکھی کی ہے۔ متصلہ ہمویجاں نیو ہی اسی قسم کا قانون ہے جسے

میں سمجھتا کہ ایک کرایہ دار جو پرمیٹ اکوپنٹ (Permanent occupant) ہے ٹینٹ نہیں ہے بلکہ ماہواری ٹینٹ ہے - میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں کسی جبوجئے کرایہ دار کی جانب داری کرنا ضروری ہے - ایک شخص جب عدالت میں جاتا ہے اور وہاں اپنے عذرات کو ثابت نہیں کر سکتا تو اسکے باوجود ایسے شخص کے ساتھ رعایتی کرنے اور اسکو سہولتیں دینے کی کیا ضرورت ہے؟ کیوں اسکے ساتھ اس قسم کا غیر مساویانہ پرتاؤ کیا جائے؟ میرے خیال میں وہ شخص ہمدردی کا مستحق نہیں ہے - اسلئے معزز رکن سے میں ادبآ عرض کروں گا کہ ایسے شخص کی مدد کے لئے انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اوسکو اس صورت حال کی روشنی میں واپس لے لیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) پرمیٹ ٹیننسی (Permanent tenancy) کا Permanent occupation (اکوپیشن) کیا ہے؟ Definition ڈیفینیشن (

شری گویاں راؤ اکبوٹ - دوامیا یا نسلا بعد نسلا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کیا آپ اس ایکٹ کی رو سے کہہ رہے ہیں -

شری گویاں راؤ اکبوٹ - لیگل فریسیالوجی (Legal phraseology) بالیگل ٹرم (Legal Term) کے لحاظ سے وہ لیز (Lease) (منتهی ٹیننسی) (Monthly tenancy) نہیں ہے - وہ ٹائیٹل (Title) سے اپ کرنے کے مترادف ہے - Set up

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ صاحب نے "نٹ اسیڈنگ ۱۰ ڈیز " کے الفاظ رکھے ہیں - اب تک میں نے اپنی تقریر میں جو وضاحت کی ہے اوس سے اس ہر بھی روشنی پڑھنے کے لئے اسبارے میں مکرر وضاحت نہیں کروں گا - اسکو میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں -

شری جی - سری راملو صاحب نے دو ترمیمات پیش کئے ہیں - وہ چاہتے ہیں کہ رسیڈنسل ہریز (Residential purpose) کے لئے اوسکا کوئی دوسرا مکان ہو یا نہ ہو اوسکو ایوکٹ کرانے کا حق نہیں ملتا چاہئے - میں کہونگا کہ "پرمیٹنگ" کے الفاظ ویگ (Vague) ہو گئے ہیں - جب مالک مکان کا اوس موضع میں اوس تعلقہ میں یا اوس مقام پر کوئی دوسرا مکان موجود ہے تو ظاہر ہے کہ کنٹرولر کے پاس یہ جوابدھی کافی ہو گی کہ اوسکا ایک مکان یہاں موجود ہے - اگر کوئی کرایہ دار کنٹرولر کے پاس اور اس قسم کا مواد پیش کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ اوس مالک کا کوئی اور مکان ہے اور یہ جوابدھی ثابت ہو جائے تو ظاہر ہے کہ تخلیہ کی بدفعہ است نامنظور ہو جائیگی - میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مزید کسی قسم کا اضافہ کرنے سے

پیچید گیاں بڑے جائیں گی اور اس سے کرایہ دار کو فائدہ کی جائے تھا اس نے ہوا - جی سری راملو صاحب اپنی دوسری ترمیم کے ذریعہ یہ چاہتے ہیں کہ دس سال سے زائد مدت سے اگر کوئی کرایہ دار مکان پر قابض ہے تو اسکو حق ملکیت دینا چاہتے - میں نے اس سے پہلے کہا تھا کہ یہ قانون ٹینٹ کو مالک بنانے کے لئے نہیں بیش کیا گیا ہے - وہ تصور بالکل علحدہ ہے جو لینڈریفارس کے سلسلہ میں مدد نظر تھا اور جسکو اختیار کیا گیا ہے - یہ قانون شہریوں سے متعلق ہے اور ارین ایریاز (Urban areas) سے متعلق ہے - کئی ایسے لوگ ہیں جو مالک مکان سے زیادہ آمدنی رکھتے ہیں - ان حالات میں ملے جلے علاقوں میں جو قانون نافذ کیا جاتا ہے اس میں زیادہ غور و تکری خروزت ہوتی ہے - اس میں کرایہ دار کو مالک بنانے کا کوئی تصور داخل نہیں ہے - اسٹرنیشن ان دونوں ترمیمات کو قبول نہیں کر سکتا۔

اسکے بعد شری نواسیکر کی ترمیم ہے جو زیادہ اہم نہیں ہے - صرف نکنیکل ڈرافٹنگ پرپزس (Technical drafting purposes) کے لئے بیش کی گئی ہے - میں اس ترمیم کے اے-بی- اور سی تینوں اجزاء کو قبول کرتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - گویا آپ نواسیکر صاحب کے انتہائی اے-بی-سی کو قبول کر رہے ہیں -

شری گویا راؤ اکبُری - جی ہاں - اے-بی-سی اور سی کے (۱ و ۲) جو ذیلی کلامزس ہیں انہیں بھی قبول کرتا ہوں -

شری بی - ڈی - دیشکے کی بھی ایک ترمیم ہے کہ چہ سہنپرے کی جائے تین سال کی مدت رکھی جائے - اس سلسلہ میں گویڈی گنکا روڈی صاحب کی اور جی - آند راؤ صاحب کی بھی ترمیمات ہیں کہ تاریخ علم سے مدت کا شمار کیا جائے - چونکہ یہ سب ایک ہی مسئلہ سے متعلق ہیں اسی وجہ سے میں ان سب کا ایک ساتھ جواب دینا چاہتا ہوں - فرض کیجئے کہ مالک مکان کشی وجوہ کے منجلہ کوئی ایک وجہ بتا کر قبضہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب وہ کنٹرولر کے پاس جائیگا تو وہ شہادت کی پناہ پر یہ اطمینان حاصل کریگا کہ آیا مالک مکان نیک نیقی سے اپنی ضروریات کے تحت مکان کا تغایہ کرانا چاہتا ہے یا نہیں - تاوقیکہ اوسکو مالک مکان کی نیک نیقی کا اطمینان نہ ہو جائے وہ تغایہ کا حکم جاری نہیں کریگا - اسکے علاوہ کنٹرولر کو اسکا بھی اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چہ سہنپرے تک مالک مکان استفادہ نہ کرے اور مکان کو خالی رکھے تو کرایہ دار کو اس کا حق ہو گا کہ وہ مکرر مکان کو اپنے استفادہ کے لئے حاصل کرے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریل سبز خود مجھ سے منتفع ہونگے کہ اس سے زیادہ تعداد پر عائد کرنا خود اس قانون کے مقصد کو فوت کرنے کے مترادف ہو گا - گورنمنٹ کا مقصد یہ نہیں ہے کہ مکان خالی بڑا رہے - جیسا کہ میں نے کہا -

“ Suppress the mischief or advance the remedy ”

مالک مکان زیادہ کرایہ کی لائچ میں غیر ضروری وجوہات بتا کر کنٹرولر کے پاس رجوع ہو کر اور جھوٹی شہادتیں پیش کر کے مکان کا قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کسی دوسرے شخص کو زیادہ کرایہ پر مکان نہ دین - ہم نے یہ تحدید بھی عائد کر دی ہے کہ وہ کسی اور کو مکان کرایہ پر نہ دے سکیں گے - اسلئے ہم نے یہ رکھا ہے کہ اگر چہ مہینے تک مالک مکان خود مکان سے استفادہ نہ کرے تو کرایہ دار مالک مکان سے مکرر مکان حاصل کرسکتا ہے - ہاوڑ شارٹج (House shortage) کو دور کرنے میں اس سے کوئی مدد نہ ملیگی کہ برس ہا برس تک کوئی مکان اس طرح خالی رکھا جائے - اگر مالک مکان برس ہا برس تک مکانات کو اس طرح خالی رکھ سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایکٹ کے بیانی اصولوں کے خلاف ہوگا - اسلئے میں معزز رکن سے ادبآ عرض کروں گا کہ وہ اپنی ترمیم وابس لیں - ورنہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کرایہ دار دس پندرہ سال تک خاموش بیٹھکر یہ کہیں گا کہ مجھے ابھی علم ہوا ہے اس طرح اس میں ایسے مباحث پیدا ہو جائیں گے جن سے مقدمات میں اضافہ ہو گا جو اس قانون کے مقصد کے خلاف ہے -

رام ریڈی صاحب اور دوسرے صاحب کی ترسم ہے کہ پہاڑ زویہ جو پینٹالی (Penalty) رکھی گئی ہے اوسکی بجائے سو روپیہ رکھنی جائے - میں کہونگا کہ یہ ایسے دفعات کے سلسلہ میں ہے کہ مکان کی تعمیر جدید وغیرہ کے سلسلہ میں درخواست پیش ہو تو اوس سلسلہ میں پینٹالی رکھنی گئی ہے -

Mr. Speaker : Shri K. Ram Reddy has not moved the amendment, if I remember right.

شری گوبال راؤ اکبوری - اس سلسلہ میں دوسری امنڈمنٹ بھی ہے اسلئے جواب ضروری ہو جاتا ہے -

پینٹالی کی رقم بڑھانے سے کوئی زیادہ فائدہ لینڈ لارڈ یا ٹینٹکو نہیں ہو گا - وہ معاملہ تو حکومت یا ایسے مالک مکان کے مقابلہ میں ہو گا جو اس طرح خلاف قانون عمل کرے - اس لئے زیادہ مقدار بڑھانے سے مطلب حاصل نہیں ہو سکتا - شری کے - انت ریڈی اور شری گوبال ریڈی کی ترمیم کے متعلق بہت ساری وضاحت دوسری ترمیمات کے جواب کے سلسلہ میں ہو چکی ہے - اس طرح آنریبل شری کے - انت ریڈی صاحب کے امنڈمنٹس اے - بی - سی کا جواب تو پہلے ہی دیا جا چکا ہے - ڈی کا جہاں تک تعلق ہے اوسکے ذریعہ سے وہ کچھ الفاظ بڑھانا چاہتے ہیں اون کی ترمیم یہ ہے -

‘shall be put in execution after giving six months time to such tenants or institutions to find an alternative house’.

یہ بالکل اس قانون کے خلاف ہے - کیونکہ ییدخلی کے جو احکامات دئے جائیں گے اون وجوہات کو ثابت کرنے پر دئے جائیں گے - اس لئے تخلیہ کے متعلق جو زیرِ ایں (Reasonable) مدت ہو سکتی ہے اوسکا اختیار رنٹ کنٹرولر کو دیا گیا ہے وہ اپنے اختیارات

شری کے - انت ریڈی - میری ترمیم سب کلاز (۲) کے تعلق ہے ۔

شری گوبال راؤ اکبیٹے - اوس کا مطلب سمجھ کر ہی میں جواب دے رہا ہوں اوس سے مطلب حاصل نہیں ہوتا - اوس کا اختیار تمیزی وسیع رکھنے کی ہم ضرورت سمجھتے ہیں - لیکن آپ کی ترمیم اوس اختیار کو محدود کرنے والی ہے - ان ترمیمات کا بد مختصر سا جواب ہے - میں عرض کروں گا کہ کلاز (۱) کو جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے عام طور پر پسند کیا گیا ہے - یہ کلاز ایک کمپرہنسیو (Comprehensive) اور ہوموجینیس (Homogeneous) ہے اس سے مقاصد بورے ہو جاتے ہیں -

شی. گوپیڈی گانگا رےڈی : — سپیکر سر، میں یہ مالूم کر لےتا چاہتا ہوں کہ اُنکے مکान میں اُڑر اُڑر دُوسرے مکान میں مرد رہے اُنکے اندر بادنیگاہ ہو جائی تو اُسکے لیے یہ کافی نہ لایا ہوگا لے کن دوسرے مکानات میں اُڑرتے رہیں تو اُس سُرکت میں کیا ہوگا ।

شری گوبال راؤ اکبیٹے - کبھی کبھی عورتیں بھی ایک دوسرے کے لئے نیومنس ہوتی ہیں -

Mr. Speaker : I shall now put the amendments to vote.

Shri V. B. Raju (Secunderabad-General) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

شری کے یہ نو سماں راؤ (بلندو - عام) راجو صاحب کی امنڈمنٹ وٹے لے رہیں ہوئی چاہئے کیونکہ میری امنڈمنٹ کو اون کے مسائل ہونے کی وجہ سے مموہ کرنے کا موقع نہیں دیا گیا ۔ سسٹر اسپیکر ۔ اس پر ووٹ تو لیا جائیگا ۔ میں اس کو ووٹ پر رکھتا ہوں ۔ مگر یہ امنڈمنٹ مموہ نہیں ہوئی ہے ۔

شری کے یہ نو سماں راؤ ۔ ڈھٹی اسپیکر صاحب نے کہا تھا کہ یہ چونکہ راجو صاحب کی امنڈمنٹ کے مسائل ہے اس لئے اسکو مموہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : The amendment may be moved now and I shall put it to vote.

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg to move :

"That in line 2 of para (i) of sub-clause (2), for 'fifteen substitute 'thirty'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Mr. Speaker : The question is:

“That in line 2 of para (i) of sub-clause (2), for ‘fifteen’ substitute ‘thirty’.”

The motion was negatived.

Shri K. L. Narsimha Rao : I demand a division.

The House then divided.

Ayes 49 ; Noes : 53.

Mr. Speaker : The question is:

“That in line 1 of para (v) of sub-clause (2), between ‘house’ and ‘or’ insert ‘if it is not for the temporary purposes.’”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is:

“That in line 2 of para (v) of sub-clause (2), for ‘four’ substitute ‘six’.”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is:

“That for para (vi) of sub-clause (2), substitute the following:—

‘(vi) that the tenant has denied the title of the landlord and that such denial was not bonafide.’”

The motion was negatived.

Shri Ch. Venkatrama Rao (Karimnagar) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri G. Sreeramulu (Manthani) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

2018 8th April, 1954.

L. A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954.

Mr. Speaker : Shri S. L. Newasekar's amendment has been accepted by the Member incharge of the Bill. It, therefore, need not be put to vote.

The question is :

"That in lines 4 and 5 of para (a) of sub-clause (5), for 'six months' substitute 'three years'."

The motion was negatived.

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw paras (a) and (b) of my amendment. The rest of the amendment may be put to vote.

Parts (a) & (b) of the amendment were, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

(c) "In line 1 of sub-clause (iv), for 'No order for eviction shall be passed under sub-section (3), substitute :

'The order for eviction passed under sub-section (3).'"

(d) "After para (ii) of sub-clause (4), add the following with a fresh line :

'Shall be put in execution after giving six months time to such tenants or institution to find an alternative House'."

(e) "In line 4 of para (a) of sub-clause (5) between 'cause' and 'within' insert : 'and with the purpose of leasing to other person'.

(f) "In line 2 of para (b) of sub-clause (5), for 'one' substitute 'three'."

The motion was negatived.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is : •

“That Clause 10 as amended stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 10 as amended was added to the Bill.

Clause 11.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 11 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 11 was added to the Bill.

Clause 12.

Shri Anneji Rao Gavane (Parbhani) : I beg to move:

“That for the Clause, substitute :

“12 (1) No landlord shall, without the previous permission of the Controller cut off or withhold any of the amenities enjoyed by the tenant.

(2) A landlord may, for this purpose, apply for permission to the Controller.

(3) The Controller on receiving the application on this behalf, shall give notice of the same to the tenant concerned and after due inquiry he will, if he is satisfied that there is sufficient cause, for allowing the application, grant it or otherwise reject.

(4) If any of the amenities enjoyed by the tenant are stopped by any persons other than the landlord by reason of the landlord's failure to pay taxes or other charges, the tenant may pay them and have the amenities restored and deduct from the rent the amounts paid.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری انجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۱۲) کے تحت لینڈ لارڈ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ سفیشنت کاز (Sufficient cause) سمجھے یا اوس کو انصاف سمجھے تو جو امینیٹیز (Amenities) کرایہ دار کو اوسکی جانب سے دیگئیں اون کو کم کر سکتا ہے یا اون کو روک دے سکتا ہے۔ اگر مالک مدن کو کسی کرایہ دار سے شکایت ہو تو جو سہولیں اوسکی حد تک تھیں اوسکو بند کرنے یا روک دینے کے لئے کنٹرولر کے پاس درخواست دیگا۔ یا اگر کرایہ دار کو مکن سے نکال دینا مقصود ہو یا اوس کا ستانہ مقصود ہو تو وہ کنٹرولر کے پاس درخواست پیش کریگا اور کنٹرولر پر اٹافیسی کیس (Prima facie case) سمجھے

کر انتریم آرڈرس (Interim orders) دے سکے گا۔ اور اوس کے بعد اس کا تصفیہ کریگا اگر سفیشنت کاز ہے تو درخواست منظور کریگا اور اگر سفیشنت نہیں ہے تو درخواست نامنظور کر دیگا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ چیز بھی رکھی گئی ہے کہ اگر کرایہ دار نے غلط درخواست دی ہے تو مالک مکان کو کرایہ دار سے اوس کا کمپنیزیشن (Compensation) (۰۰) روپیہ دلایا جائے گا۔ اور اگر کرایہ دار کی درخواست صحیح ثابت ہو تو مالک مکان سے کرایہ دار کو (۰۰) روپیہ هرجانہ دلایا جائے گا۔ میں نے اپنی ترمیم کے ذریعہ اس سکشن کو بدل دیا ہے۔ آپ نے اس سکشن میں یہ رکھا تھا کہ اور خود آپ کے پیش نظریہ چیز تھی کہ ممکن ہے کہ مالک مکان مکان کا تخلیہ کروانے کے لئے ۔ پاکرایہ بڑھانے کے لئے یا اگر کرایہ دار کرایہ نہ بڑھائے تو اوسکو ستانے کے لئے کسی امینیٹیز (Amenities) کو بند کر دیگا۔ اگر مالک مکان واقعی ایسا کرے تو کرایہ دار کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ کنٹرولر کے پاس رجوع ہو۔ اس کی بجائے میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے کہ کسی مالک مکان کو اپنی جانب سے امینیٹیز بند کرنے کا اختیار نہ ہو گا جب تک کہ کنٹرولر سے اسکے متعلق قبل از قبل اجازت حاصل نہ کر لے۔ مالک مکان کو اختیار رہیتا کہ اگر وہ سفیشنت کاز سمجھتا ہے تو امینیٹیز بند کر دے۔ مگر اس کے کنٹرولر کے پاس درخواست دے۔ اور کنٹرولر کو یہ اختیار رہیگا کہ کرایہ دار کو طلب کرے اگر اسکو یہ معلوم ہو کہ امینیٹیز بند کرنے کے لئے سفیشنت کاز ہے تو وہ اس کے متعلق تصفیہ کریگا۔ اس کے تحتی نہ انتریم آرڈرس پاس کرنے کا سوال آتا ہے نہ کرایہ دار کو ستانے کا سوال آتا ہے۔ نہ مقدمہ بازی کا۔ آنریبل مورور آف دی بل اس ترمیم کو قبول کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو منشاء ہے اس سے بھی زیادہ وضاحت اس ترمیم سے ہو جاتی ہے۔ اس میں مالک مکان کو اختیار دینے کی بجائے یہ رکھا گیا ہے کہ وہ پہلے اجازت حاصل کرے اس کے بعد جو کچھ بھی امینیٹیز ہیں انکو بند کر سکتا ہے۔ اس سے کسی کو تکلیف دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا بلکہ کرایہ دار کو جو کچھ بھی تکلیف ہو سکتی تھی وہ بھی حق ہو جائیے گی اور کسی کو گرج (Grudge) کرنے کا موقع نہیں

رہیگا۔ لیکن مجھے ڈرہ کہ اس بڑی ترمیم کو جیسا کہ اوس بارثی کا رحجان رعنائے قبول نہیں کیا جائے گا۔ ادھر سے جو ترمیمات پیش ہوئی ہیں انہیں مناسب تصور کیا جاتا ہے اور ادھر سے جو ترمیم دیجاتی ہیں خواہ وہ اچھی ہی کیوں نہ ہو اسکو برا تصور کرتے ہوئے انکو قبول کرنے ہوئے ہچکچاہت ہوتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہی ترمیم اوسطر ہے پیش کیجاتی تو اسے ضرور قبول کیا جاتا۔ لیکن اس سے ہٹ کر مقدمہ بارثی اور تکالیف کو ختم کرنے کے لئے جو ترمیم میں نے دی ہے کہ ازکہ اسے آنریبل منسٹر قبول کرلیں۔

* شری کٹھ رام رینڈی (نلگنڈہ - عام) - اس امنڈمنٹ کی تائید کرتے ہوئے میں آنریبل موور آف دی بل سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کلاز بھی ایکٹ کے سکشن کے مہائل ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ گھر خالی کرنے یا کرایہ میں اخافہ کرنے سے متعلق مالک مکان اندازٹرکٹ (Indirect Proviso) طور پر جو مشکلات پیدا کرتے ہیں ان کی روک تھام کیجائے۔ اس میں شک نہیں کہ آنریبل منسٹر نے ایک پروویزو (Proviso) رکھا ہے لیکن وہ یہ اثر ہے کیونکہ کرایہ دار عدالت میں رجوع ہو تو اسے کئی دشواریوں کا سامنا کرنا بڑتا ہے اس لئے عدالت میں جانے کے پیمانے وہ دوسرا مکان ڈھونڈنے لینا ہی مناسب سمجھتا ہے۔ امینیٹر "کے بکٹ (Cut)" ہونے کے بعد اگر سفیشٹ کاز ہو، تو وہ منظور ہو جاتا ہے۔ کرایہ دار کو ستانے کے لئے جو ورڈنگ رکھی گئی ہے اس کا جواز نہیں ہے ہمارے متصالہ صوبیات میں بھی ایسا ہی ہے اس لئے اس پورے کلاز کو بدلا گیا ہے۔ اس سے یہ ناسمجھا جائے کہ اور یعنی ایکٹ (Original Act) میں ایسی ورڈنگ (Wording) نہیں ہے بلکہ یہ دیکھا جائے کہ مقصد ہورا ہوتا ہے یا نہیں اس لئے میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو قبول کریں۔

شری گوپال راؤ اکبوری - مسٹر اسپیکر سر۔ آنریبل ممبرس کو یہ خیال کیوں ہو رہا ہے کہ جو ترمیم اسطر سے پیش کیجاتی ہے اسکو مناسب سمجھا جاتا ہے اور جو ترمیم اوسطر سے پیش کیجاتی ہے اسکو غیر مناسب سمجھا جاتا ہے۔ دراصل ایسا نہیں ہے بلکہ آپکی طرف سے جو مناسب ترمیمات پیش ہوتی ہیں انکو ہم نے ہمیشہ قبول کیا ہے اگر ترمیمات غیر مناسب ہوں تو ظاہر ہے کہ غیر مناسب ہونے کی وجہ سے انہیں قبول نہیں کیا جاتا۔ آنریبل ممبر کلاز ۱۲ کو تخلیل کر کے ایک دوسرا کلاز اسکی جگہ لانا چاہتے ہیں کلاز ۱۲ میں جو اصول اور نظریہ ہے وہ ان سہولتوں سے متعلق ہے جو کرایہ دار کو معاملہ کے تحت ملتے ہیں۔ اسکو بغیر کسی مناسب وجہ کے جسٹ (Just) اور سفیشٹ کاز (Sufficient) کے الفاظ یہاں زکھیہ لگتے ہیں نہیں کاٹ سکتے۔ لیکن اگر کوئی ایسی صورت دریشش ہو تو فوری چارہ کار کیلئے رنٹ کھٹول رکھنے پا س جائے۔

کا اختیار دیا گیا ہے - نہ صرف یہ بلکہ آنریبل سبیر اسپلینیشن ملاحظہ فرمائتے تو انہیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ اگر اسکی بجلی کٹ گئی ہے تو وہ رنٹ کنٹرولر کے پاس جا کر فوراً حلف نامہ داخل کر کے بجلی جاری کرالی سکتا ہے - وہ جسٹ ہے یا نہیں اسکی تحقیقات بعد میں ہو گی - آپکی ترمیم مناسب ہے یا نہیں میں اسکو ثابت کرنے کیشی ایک مثال دیتا ہوں الکٹریسٹی کے شارٹ سرکیوٹ ہوتے ہیں یا کوئی اور وجہ ایسی ہے جس سے ایک سیجر خطرہ لاحق ہو گیا ہے تو ایسی صورت میں گھر جلنے دین یا اسکا فوری سداب کیا جائے - ایسی صورت میں کنٹرولر کے پاس درخواست دین اور تحقیقات ہونے تک انتظار کرنا کس حد تک مناسب ہو گا اسپر آنریبل سبیرس غور فرماسکتے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے قانون سے ہم کوئی فaud، پہنچا سکتے گے - امینیٹر کا تعلق عموماً الکٹریسٹی - والٹر سپلائی آمد و رفت کے دروازوں کو سدود کرنے یا کھلا رکھنے سے ہوتا ہے اور اسی غرض سے یہ دفعہ بھی رکھی گئی ہے - ان چیزوں کے سلسلہ میں کنٹرولر کو اسکا اختیار دیا گیا ہے کہ اسکے پارٹی آرڈر (Ex-party order) یعنی یک طرفہ حکم دے حالانکہ عام طور پر قوانین میں یکطرفہ احکام کو انکریج نہیں کیا جاتا لیکن ان خاص وجود کی بنا پر اسکا اختیار بھی دیا گیا ہے -

اب جسٹ کا زکیل یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ بہت ویگ ہے - اس سلسلہ میں مدرسہ هائیکورٹ اور کلتہ هائیکورٹ کے اندر فیصلے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ اسکے بعد اپ کوئی هائیکورٹ کیس لا بنائیگا - آنریبل سبیر جو قانون داد ہیں وہ جانتے ہیں کہ تھری الدین ایلس کنٹی ولپوس (Voluminous) ہیں - اگر معزز ایوان مجھے کوٹ کرنے کی اجازت دے تو میں اسیں یہ کوٹ کروں گا لیکن اب مزید کیس لا بنانے کی خاطر لیٹیگنٹس (Litigants) کو عام طور پر نسیوٹس میں ڈالنے کی ضرورت نہیں - ان وجود کی بنا پر میں عرض کروں گا کہ آنریبل سبیر اس امندمنٹ کیلئے پرس (Press) نہ کریں البتہ جو مناسب ترمیمات ہوئی ہیں انکو قبول کیا جاتا رہا ہے اور آئندہ یہی قبول کئے جائیں گے -

Mr. Speaker : The question is :

"That for the Clause, substitute :

'12 (1) No landlord shall, without the previous permission of the Controller cut off or withhold any of the amenities enjoyed by the tenant.

(2) A landlord may, for this purpose, apply for permission to the Controller.

(3) The Controller on receiving the application, in this behalf, shall give notice of the same to the tenant concerned.

and after due inquiry he will, if he is satisfied that there is sufficient cause, for allowing the application, grant it or otherwise reject it.

(4) If any of the amenities enjoyed by the tenant are stopped by any persons other than the landlord by reason of the landlord's failure to pay taxes or other charges the tenant may pay them and have the amenities restored and deduct from the rent the amounts paid".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 12 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 12 was added to the Bill.

Clauses 13 and 14.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clauses 13 and 14 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 13 and 14 were added to the Bill.

Clause 15.

Shri Annaji Rao Gavane : I beg to move :

"(a) That in lines 5 to 7 of sub-clause (2), omit :

'Provided that the amount so deducted or recoverable in any year shall not exceed one-twelfth of the rent payable by the tenant for that year.'

(b) After sub-clause (2), add the following as sub-clause (3) :

'(3) If the landlord refuses to accept the rent, after deducting the cost of repairs from the rent, the tenant will be authorised to deposit the same in the Controller's office, according to clause 9 of the said Act".

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکرسر - اس دفعہ میں یہ ہے کہ کرایہ دار اگر اپنی جانب پسے کوئی ریبر مکان میں کروائے تو وہ سال کے رنٹ کا ($\frac{1}{4}$) حصہ سے زیادہ نہونا چاہئے - ریپرس (Repairs) کرانا تو مالک مکان کا فرض ہے - جو ریپرس ضروری ہوتی ہیں اگر وہ وقت پر نہ کرانی جائیں تو سکن ہے کرایہ دار کے خاندان کے لئے زندگیوں کا خطہ پیدا ہو جائے۔ اسلئے کرایہ دار اپنی طرف سے ریپرس کرانے پر مجبور ہو جاتا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ مکان میں پنکھا لگوانے یا رنگ کروانے کو ریبر میں شامل کیا جا کرو پسیے مالک مکان سے دلوائے جائیں اور ایسی ریپرس کرنے کا اختیار کرایہ دار کو دیدیا جائے - مگر دیوار یا چھت بوسیدہ ہو جاتا ہے اور گرنے کے قریب ہو جاتا ہے جس سے زندگیاں خطہ میں پڑ جاتی ہیں ایسی صورت میں ریپرس کرنا بُٹتا ہے - جب مالک مکان کو توجہ دلاتی جاتی ہے تو وہ نہیں کرواتا - کرایہ دار مجبوراً کروالیتا ہے تو ایسی صورت میں ($\frac{1}{2}$) کی شرط رکھنا مناسب نہیں - جتنا بھی خرچ کرایہ دار نے ایسی ریپرس پر کیا ہو وہ کرایہ میں سے وضع کو کے پقیہ مالک مکان کو دینے کا اختیار ہونا چاہئے - اگر مالک مکان مابھی کرایہ لیتے سے انکار کرے تو منی آرڈر کر سکتے ہیں اسکو وصول کرنے سے انکار کرے تو جیسا کہ (۹) کے تحت اختیار دیا گیا ہے - اور یہ کرایہ کرایہ دار رنٹ کٹھولوں کے دفتر میں داخل کر سکتا ہے - کیونکہ مالک مکان تو توجہ دلانے کے باوجود بھی تعیین نہیں کرتا - وہ کہتا ہے کہ رہنا ہے تو رہو - اور پھر سہیئے کے ختم پر اسکا آدمی ڈالنا لیکر کرایہ وصول کرنے آبیاتا ہے - یہ روزمرہ ہمارے ذکر ہے میں آتا ہے - ایسی حالت میں کرایہ دار ریپرس کرتا ہے تو جتنا اسکا خرچ ہو اتنا دلانا چاہئے - میں آریبل مور آف دی بل سے استدعا کرتا ہوں کہ میرے امنڈمنٹ کو قبول کر لیں -

شری سری ہری - (کنوٹ) میں اس امنڈمنٹ کی مخالفت کرتا ہوں - دفعہ (۱۲) میں خاص طور پر یہ احکام ہیں کہ مالک مکان کرایہ دار کی آشائشون کو خواہ نہواد نہیں روکیگا - اور کرایہ دار پر بھی یہ شرط ہے کہ وہ رہائشی مکان کو بغیر رہائشی مکان میں تبدیل نہیں کر سکتا تاوقتیکہ وہ کٹھولوں سے اجازت نہ لے - اس شرط کے بعد کرایہ دار مالک مکان کو نوٹس دیتا ہے کہ وہ فلاں فلاں ریپرس کرنے - اگر وہ کافی عرصہ کر رہے کے باوجود بھی ریپرس نہ کرے تو کرایہ دار کو ایک محدود حد تک اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپک مہینہ کا کرایہ ریپرس پر خرچ کر لے جو کرایہ میں مجاہریا جائیگا - جب دفعہ ۱۲ میں صاف طور پر اسکی صراحت موجود ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ دفعہ ۱۰ میں کسی تعیین کی ضرورت ہے - یہ جس طرح پیش ہوا ہے ویسے ہی منتظر ہونا چاہئے -

شروع کٹا رام ریڈی - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے دفعہ ۱۷ پیش کرنے سے بھی آنر بیل مور آف دی بل کا منشاء یہ معنوں ہوتا ہے کہ جب کرایہ دار کا معاملہ آتا ہے تو اسکو سہولتیں سوچ کر دیں اور مالک مکان کو کافی سہولتیں دیجائیں۔ اسی وجہ سے کرایہ دار کو مجبوری کی صورت میں بھی بہت محدود حد تک مکن کی ترمیم کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں دوسرا امنڈمنٹ (۱۷) کی بجائے (۱۸) کی وجہ سے پیش کیا گیا تھا جو موہ نہیں ہوا۔ اگر مکان کو چونا ڈالانا ہو یا کوئی ترمیم کرنی ہو یا کوئی دیوار بنوانی ہوتو تو اس کے لئے کافی پیسے لگجاتے ہیں۔ لیکن صرف ایک ماہ کے کرایہ کی حد تک اختیار دیا گیا ہے۔ میں کہونگا کہ یہ پراویزن جو محدود کرنے کے لئے ہے اوٹ (Omit) کرنا چاہئے۔ اگر یہ خطہ ظاہر کیا جائے کہ ایسی صورت میں کرایہ دار ہمیشہ مرست ہی کرواتا رہیگا۔ اور کرایہ اس بھانے ادا نہ کریگا تو ایسی صورت میں کنٹرولر مناسب تصنیف کرینگے۔ میں امنڈمنٹ کی تائید کرتے ہوئے آنر بیل مور آف دی بل سے خواہش کروں گا کہ وہ اس پراویزن کو حذف کریں۔

شروع گویا راؤ اکبُریٰ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اگر قانون انتقال جائزیاد سے ان شرائط کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ لینڈ لارڈ کے حقوق یہ کافی وسیع کشش (Restrictions) عائد کئے گئے ہیں۔ اگر کلاز ۱۲ کو ۱۵ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے کہ کرایہ دار کا سوال آتا ہے تو انتہائی تنگ نظری برق جاتی ہے اور مالک مکان کی صورت میں فراغ دلی سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر ایسا کہا جائے تو میں کہوں گا کہ یہ صرف الزام کی خاطر الزام لکایا جا رہا ہے۔ اور اس الزام میں کوئی بنیاد موجود نہیں ہے۔ کرایہ دار کو انسٹیشن ریپرس (Essential repairs) کا اختیار دیا گیا ہے۔ وہ بھی ایسی صورت میں کر سکتا ہے جیکہ اس نے مالک مکان کو نوش دیا ہو۔ اس نوش کی مدت گزر جانے کے بعد باضابطہ حساب کتاب رکھ کر کرایہ دار انسٹیشن ریپرس کر سکتا ہے۔ اس صرفہ کو وہ مالک مکان سے کلیم (Claim) کر سکتا ہے۔ یا عدالت میں پیش کر کے مالک مکان سے حاصل کر سکتا ہے یہ حق کرایہ دار کے لئے رکھا گیا ہے۔ ان حالات میں میں آنر بیل محبوبے ہو چکا ہے۔ ہوں گے وہ ممبر انجمن آف دی بل پر جو بے بنیاد الزام لگاتے ہیں وہ کہاں تک صحیح ہے۔ کلاز ۱۵ (۱) میں یہ بتایا گیا ہے کہ

Every landlord shall be bound to keep the house in reasonably good repairs.

س پر یہ ذمہ داری عائد ہوئی ہے۔ جب وہ اسکی خلاف ورزی کرتا ہے تو غمٹ (۲) میں کرایہ دار کو یہ حل دیا گیا ہے کہ وہ انسٹیشنل ریپرس میں سے مائنر ریپرس کرے۔ اس طرح

کچھ نہ کچھ ریز نیل روٹر کشنس (Reasonable restrictions) عائد کرنا ضروری ہے۔ یہاں یہ رکھا گیا ہے کہ کوئی کرایہ دار ایسی تعمیر و ترمیم نہیں کر سکتا جسکی مالیت سال بھر کے کرایہ کے بارهوں حصہ سے زیادہ ہے۔ وہ ریرس کرتو سکتا ہے لیکن مالک مکان سے اس کا مطالہ نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ یقیناً اپروپریٹر ہے۔ لیکن جنرلائز (Generalise) کر کے الزام لگایا جاتا ہے۔ میں کہونگا کہ تقریر برائے تقریر یا الزام برائے الزام کے سوا کچھ نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور معزز ایوان کی رائے تبدیل کرنے میں اس سے کوئی مدد نہیں ملیگی۔ آریبل ممبر شری سری ہری نے صحیح فرمایا کہ کلاز (۱۲) میں مالک پر قیود عائد کی گئی ہیں اور اس پر کافی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ اس پر لازم ہے کہ وہ امینشیل گذ ریرس (Essential good repairs) کروائے۔ یہ مالک کو فائدہ پہنچانے والا ہے یا کرایہ دار کو۔ ان حالات میں میں کہوں گا کہ جو ترمیم پیش ہوئے اس کو رد کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

“(a) That in lines 5 to 7 of sub-clause (2), omit :

‘Provided that the amount so deducted or recoverable in any year shall not exceed one-twelfth of the rent payable by the tenant for that year’

(b) That after sub-clause (2), add the following as sub-clause (3) :—

‘(3) If the landlord refuses to accept the rent, after deducting the cost of repairs from the rent, the tenant will be authorised to deposit the same in the Controller’s office, according to clause 9 of the said Act.”

The motion was negatived.

Shri Annaji Rao Gavane : Sir, I demand a division.

The House then divided.

Ayes : 44; Nocs : 59.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 15 stand part of the Bill”

The motion was adopted.

Clause 15 was added to the Bill.

Clauses 16 and 17.

Mr. Speaker : The question is :

“That clauses 16 and 17 stand part of the Bill”
The motion was adopted.

Clause 16 and 17 were added to the Bill.

Clause 18.

Shri K. Anantha Reddy : I beg to move :

“That in lines 4 and 5, omit the following :
‘with such modification as the circumstances may
require’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے - انت ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ ۱۸ میں دستاویزات داخل کرنے
اور گواہوں کو طلب کرنے کے بارے میں کنٹرولر کو اختیار دیا گیا ہے - اور ضابطہ دیوانی
کے تحت جو پروسیجر ہے اس کے تحت کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہاں یہ وکھا گیا ہے کہ

‘with such modification as the circumstances may require’

میں سمجھتا ہوں کہ کنٹرولر کو اس سے وسیع اختیارات مل جائیں گے - اور وہ جیسے
مناسب تصور کرے عمل کریں گا - اور ضابطہ دیوانی کے روپ کو درگزر کرنے کی کوشش
کریں گا -

تو اس لئے یہ جو الفاظ ہیں

“With such modifications as the circumstances may require”

ان کو حذف کرنے کے لئے میں نے امتنانت پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکو
قبول کرنے میں مور آف دی بل کو کوئی عذر نہ ہوگا۔

شری گوبال راؤ اکبُوئیٹ - مسٹر اسپیکر سر - کلائز ۱۸ اور ۹، ایک دوسرے پر
حاوی ہیں - دونوں کی تحقیقات کا طریقہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ مجموعی طور پر ضابطہ دیوانی
کے اصول پر مبنی ہے۔ طلبی دستاویز یا ڈاکیومنشن (Documents) کے
داخل کرنے کے جو قواعد ہیں وہ یہاں متعلق نہیں ہیں - بعض صورتوں میں ملائیفیکیشن
(Modification) کرنا ضروری ہے - ہم یعنی سری ٹائپ (Summary type)

کی ایک انکوائیری (Enquiry) سہادت کے قلمبند کرنے کا طریقہ معین کیا ہے۔ ورنہ سہادت طلب کرنے کے احکام کو سورے صورت پر متعلق کرنے پر وہ محیور ہو جائیں گے جس سے مطلب قوت ہو جائیکا۔ اس لئے یہ چیز اس ڈھانچے میں نہیں بیٹھتی اور نہ میں اسکو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

Shri K. Anantha Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 18 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 18 was added to the Bill.

Clause 19.

شری محمد عبدالرحمن (ملک بیٹھے) - دفعہ (۱۹) میں حسب ذیل ترمیم نیش کرتا ہوں.....

مسٹر اسپیکر - دونوں کا منشاً ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔

شری عبدالرحمن - لیکن مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب متعلقہ اسکو شاید قبول کر لیں۔

I beg to move:

“That in line 2, omit ‘as nearly as possible’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری عبدالرحمن۔ مسٹر اسپیکر سر۔ مسکن ہے کہ منسٹر صاحب اسکو قبول کر لیں۔ کیونکہ کنٹرولر ہے مراد ایسا شخص ہوگا جس کو کنٹرولر کے اختیارات دئے گئے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو ڈیشل آفیسر اس کے لئے موزوں ہو سکے گا جو ڈیشل آفیسر ہتوں عمدہ گئی کے ساتھ مقدمات کا تصفیہ کر سکے گا۔ سرسری تحقیقات کے اختیارات کنٹرولر کو دئے جائیں گے لیکن جو ڈیشل آفسی ہو تو زیادہ احتیاط بڑتے گا۔ سرسری تحقیقات کے اختیارات خابطہ دیوانی کے لحاظ سے بعض نظراء کو ہی دئے جائے ہیں۔ اگر ایسے اختیارات مال کے عہدہداروں کے تفویض کشی جائیں تو چونکہ وہ قانون سے دور رہتے ہیں اسٹنے اس کا شہر ہو سکتا ہے کہ وہ سرسری تحقیقات کے منشاً کو سمجھنے سے قامر رہیں گے۔ اس لئے احتیاط کا دعفاضہ یہ ہوگا کہ انکو اسکا پابند کیا جائے کہ خابطہ دیوانی کے تعلق

سے شہادت قلمبند کرنے میں وہ بورے بورے اصولوں کو ملحوظ رکھیں - انصاف میں کسی قسم کا خلل نہ ہونے کی غرض سے میں نے یہ ترمیم بیس کی شے کہ وہ ضابطہ دیوانی کو ملحوظ رکھیں -

شری گوبان راؤ اکبوئے - مجھے افسوس ہے کہ میں اس ترمیم کو قبول نہیں کرسکتا اس ترمیم کے تعلق سے میرا استدلال وہی ہے جو دفعہ ۱۸ کے تعلق سے میں نیش کرچکا ہوں اس لئے میں بھر اوس تقریر کو دھرانا نہیں چاہتا -

Shri Abdul Rehman : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 19 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 19 was added to the Bill.

Clause 20.

Shri V. B. Raju : The amendment which was originally given notice of by me was not correct. It should read as follows :

"In line 3 of sub-clause (2), omit the words beginning with 'if it is satisfied' and ending with 'at the rate fixed by the Controller'."

After removing these words, the clause would read as follows :

"On such appeal being preferred the appellate authority may order stay of further proceedings in the matter pending decision on appeal until the termination of the proceedings before the appellate authority".

The purpose of my amendment is that when the appellate authority has heard the case and when the authority gives stay orders, it need not demand any security. It may be very difficult for the tenant to furnish the necessary security. When the authority hears both parties and when it is satisfied that the case is bona fide for admission, security may not be demanded. It is as a sort of relief to the tenant and it is with this view that I have brought in this amendment,

Mr. Speaker : But this amendment is altogether different from the original amendment tabled by the hon. Member.

The Chief Minister (Shri B. Ramakrishna Rao) : Besides that, Sir, I think my hon. friend does not know that in the Civil Procedure Code there is a section which says that if a stay order is to be given by an appellate Court, sufficient security has to be taken from the appellant. It would not be correct to introduce a different sort of provision in the Rent Control Bill. It would not be acceptable to the Civil Courts. I think the hon. Member should not move it.

Mr. Speaker : The amendment is different in nature also.

Shri V. B. Raju : I do not wish to move the amendment.

Shri K. Anan'h Reddy : I have got an amendment to this clause. I beg to move :

"That in line 3 of sub-clause (1) for '15' substitute '30'

Mr. Speaker : Amendment moved

شروع کے - انت ریڈی - سینٹر اسپیکر سر - صرفہ کی مدت کے بارے میں ۱۰ یوم کی میعاد رکھی گئی ہے اوس کی بجائے میں نے ۳۰ یوم رکھنے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ ضابطہ دیوانی کے لحاظ سے جب ڈسٹرکٹ ہجج کے پاس صرفہ پیش کرنا ہو تو اس کے لئے ۳۰ یوم کی مدت رکھی گئی ہے۔ اس لحاظ سے میں نے یہاں بھی تیس یوم رکھنے ہیں۔ اس کی وجہ سے ایک تو یونیفارمیٹی (Uniformity) رہی گی اور دوسرے سہولت بھی ہو گی۔ کیونکہ کنٹرولر جو ہوگا وہ روپیٹیو آفیسر ہوگا اور ظاہر ہے کہ کنٹرولر تعلقہ میں بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ان صورتوں میں جو صرفہ ہوگا وہ ڈسٹرکٹ ہجج کے پاس ہوگا اور ضلع کے مستقر کو جانا پڑے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ تیس یوم کا جو امنڈمنٹ میں نے پیش کی ہے وہ واجی ہے اور مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب بتعلقہ اسکو قبول فرمائیں گے۔

شروع گویاں راؤ اکبُریٰ نے اس ترمیم کو مناسب سمجھتا ہوں اس لئے قبول کرتا ہوں۔ نہ صرف لائن (۳) میں بلکہ لائن (۴) میں بھی (Consequently) و اکے بجائے (۳۰) کا فیکر آپکا۔

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 20, as amended stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 20 as amended was added to the Bill.

Clause 21.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 21 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 21 was added to the Bill.

Clause 2.

Shri Annaji Rao Gavane : "That in lines 2 to 4 for whether they were parties to the proceedings, not, provided that such order was not obtained by fraud or collusion, substituted : provided they are third parties to the proceedings."

Mr. Speaker : Motion moved.

* شری انجی راؤ گوئنے - مسٹر اسپیکر سر - بہ قانون کا مسمیہ اصول ہے اور اس پارے میں کئی نصائر موجود ہیں کہ کسی ذگری کا انصراف اون ہی اشخاص بر ہوتا ہے جو اوس مقدمہ کے فریق ہوں - یہ قانون کا طریقہ نرنسپل (Principle) ہے - اس کے بخلاف آنریبل منسٹر اس میں ایسی چیزیں شامل کرنا چاہتے ہیں کہ ایوکشن (Eviction) کے لئے اگر کسی سب ٹینٹ (Sub-tenant) کو فریق نہ ہوئی بنا یا جائے تب بتی تھی کہ ائر سب ٹینٹ بر طبع 5 میں ہے کہ بتا ہوں کہ جب تک تک سب ٹینٹ کو فریق نہ بنا یا جائے تھی کہ ائر اوس بر نہیں بڑھ کتا۔ نیوا یہ بہت ہی معقولی امندمنٹ ہے جو قانون کے بنا دی ہرنسپل توہینی ہے اس لئے میں کہوں گا کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول کرنا چاہیں تو قبول کریں ۔

شری گوپال راؤ اکبوئے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قانون کے اصول کے خلاف یہ امندمنٹ ہے - آنریبل منسٹر اگر دفعہ پہلو ہیں تو معلوم ہو گا کہ سب ٹینٹ بر بھی اسکی ذمہ داری کا عاید ہونا ضروری ہے - کیونکہ سب ٹینٹ ٹینٹ کے ذریعہ قبضہ و تصرف کا اختیار حاصل کرتا ہے اور اوس سے استفادہ کرتا ہے۔ اسی لئے جو ذمہ داری ٹینٹ پر عائد ہوئی ہے وہی ذمہ داری سب ٹینٹ پر بھی ساواں طور پر عائد ہوئی ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ قانون کے اصول کے خلاف نہیں ہے بلکہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ قانون کے اصول کے منافق ہو گی - اس لئے میں اس ترمیم کو قبول نہ کرنے پر مجبور ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is :

"That in lines 2 to 4, for : 'whether they were parties to the proceedings or not, provided that such order was not obtained

by fraud or collusion,' substitute : 'provided they are made parties to the proceedings."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 22 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 22 was added to the Bill.

Clauses 23, 24 & 25.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clauses 23 to 25 stand part of the Bill."

The motion was adopted

Clauses 23 to 25 were added to the Bill.

شری عبدالرحمن - اسوقت پانچ بج چکسے ہیں اور ابھی کام باقی ہے اُن نے آدھے گھنٹے کا وقفہ دیا جائے تو مناسب ہے ۔

مسٹر اسپیکر - اب صرف دو کلائز ہیں سائز ہے پانچ بج سے تک یہیں تو وہ ختم ہو جاتے ہیں ۔

شری بی - ڈی - دیشمکھ - اتنے وقت میں ختم ہونا ممکن نہیں ہے۔ وقفہ دیا جائے تو مناسب ہے ۔

مسٹر اسپیکر - سائز ہے پانچ [بج سے تک وقفہ رہے گا] ۔

Shri Annajirao Gavane : It will not alter things.

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr. Speaker : Now we shall take up Clause 26.

Clause 26.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

"That in para (b) of sub-clause (1), omit items (v) and (vi).

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Abdur Rahman : I beg to move :

"Omit para (b) of sub-clause (1).

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

"Omit para (c) of sub-clause (1)."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri K. Ananth Ram Rao (Devarkonda) : I beg to move :

"That in para (b) of sub-clause (1) omit items (iii) to (vi)"

Mr. Speaker : Amendment moved :

Shri L. N. Reddy (Wardhannapet) : I beg to move :

"Omit item (i) of sub-clause (2).

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Wamanrao Deshmukh (Mominabad-General) : I beg to move :

"That in line 1 of para (c) of sub-clause (1), omit 'person whom or'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری جی - سری راسلو - سٹر اسپیکر سر - کلارز (۲۶) میں میں چو امنڈمنٹ پیش کیا ہوں وہ یہ ہے کہ کلارز (۲۷) میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ونٹ کنٹرول بل پاس ہونے کے بعد بعض چیزوں پر وہ لا گو نہیں ہوگا - میری ترمیم یہ ہے کہ دفعہ (۲۶) میں جو آئنسس (Items) بتائے گئے ہیں اوس کے منجملہ آئم نمبر (۵) جو سالار جنگ اسٹیٹ سے متعلق ہے اور آئم نمبر (۶) جو کورٹ آف وارڈز سے متعلق ہے ان دونوں کو نکال دیا جائے - اس کے علاوہ کلارز (۳۱) میں بھی میں نے امنڈمنٹ پیش کی ہے - ہافز کے دیگر معزز سبیران بھی لائے ہیں - ان دونوں کے بارے میں جو تغیریں اب تک ہوئیں اون میں میں ایک چیز پاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو بھی قانون لایا جاتا ہے اوس کی زد -

میں سب ہی کو آنا چاہئے - خواہ وہ گورنمنٹ بدنگس ہوں ناکسی برابیویٹ رس (Private person) کی برابری ہو۔ اس کے متعلق حقوق - ذمہداریاں اور قانون سے استفادہ حاصل کرنے کی سہولتیں سب کے لئے ابک ہی ہوئی چاہئے۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں آئٹم نمبر (۶) اور (۷) کیوں رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بیارا (سی) کے تحت بھی بعض انسخاں یا اداروں کے مکانات کو گورنمنٹ کے احکام کی بنا پر رنٹ کنٹرول بل سے مستثنی فرار دیا جائے گا۔ میں اس میں کوئی جواز نہیں بات کیوں کہ ٹینٹ خواہ کسی برابیویٹ مکان کا ہو۔ سی - آئی - بی - کا ہو گورنمنٹ بدلنگ کا ہو۔ یا سالار جنگ اسٹیٹ کا ہو سب کو برابر حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے۔ ایک مکان کے ٹینٹ کو کچھ اور حقوق اور دوسرے مکان کے ٹینٹ کو کچھ اور حقوق یہ بالکل یہ معنی چیز ہے پرنسپل آف ایکوبیٹ (Principle of equity) کے خلاف ہے۔ حکومت چاہے تو اپنی برابریز کے متعلق ان دی لارجسٹ انٹرست آف دی پیپل (In the largest interest of the people) ان ذمہداریوں کو کچھ حد تک کم کر سکتی ہے۔ اگر چند افراد کے حقوق لوختم کر کے عوام کی زیادہ تعداد کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے تو اون کے فائدہ کی خاطر حکومت ایسا اقدام کر سکتی ہے۔ یعنی

At the cost of few, if the Govt. is going to give facilities to all or many, that can be tolerated.

اس پرنسپل کے تحت اگر دو چار افراد کے حقوق رائل کر کے عوام کی ایک بڑی تعداد کو با ٹینٹ کی زیادہ تعداد کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہو تو قانون میں مستثنیات و کمیں جاسکتے ہیں۔ اور قانون کا یہ نظریہ بھی ہے۔ لیکن سی - آئی - بی کے مکانات یا سالار جنگ اسٹیٹ کے مکانات یا کسی برابیویٹ پرسن کے بارے میں حکومت کی یہ دلچسپی غیر ضروری معلوم ہوئی ہے کہ اون کو اس قانون سے مستثنی رکھا گیا ہے۔ آج کے ذمہ کریشک زمانے میں جب کہ یہاں ایک الکٹریڈ لیجسلیچر یعنی ہوا ہے اور رولنگ پارٹی کا ہر ان ڈھنگ سے سوچنے اور اون کو مراعات دینا جس کا ہے پہلے زمانے میں دئے جاتے تھے میں نہیں سمجھتا کہ پہلے جس طرح قوانین اندھیری کوئی ہر سے رہنے تھے اور آج کے لیجسلیچر میں کوئی فرق ہو سکتا ہے۔ کسی برابیویٹ پرسن - یا کسی نواب یا بڑے لوگوں کے متعلق رولنگ پارٹی کی اتنی دلچسپی نہیں۔ قانون کے تحت جو حقوق اور ذمہداریاں ہوتی ہیں وہ سب ہر یکسان ہونا چاہئے اس لئے میں آنریبل مور سے یہ خواہش کرتا ہوں کہ میرے نے آئنس (۶) اور (۷) نکلنے کے متعلق جو ترمیم پیش کی ہے اوس کو مان لیا جائے تو نہیک ہو گا۔ میری امنسٹنٹ آخر میں آنا چاہئے تھا لیکن وہ پہلے آچکی ہے اس لئے کم از کم آنریبل مور اس کو مان لیں تو نہیک ہو گا۔ ایسی آشاكرنے ہوئے آخر میں یہ کہوں کا کہ قانون کے تحت حقوق میں پکسا نیت ہونا

چاہئے - حکومت کو^۰ یک طرفہ طور پر کسی کے متعلق خاص دلچسپی یا انٹرست نہیں لینا
 چاہئے - بہ آج کی ڈیموکریسی کا تقاضہ ہے ۔

شروع عبد الرحمن - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ (۲۶) میں جن اداروں کو اس قانون
 کے اثر سے نمٹنی قرار دیا گیا ہے میری ترمیم سی - آئی - نے کے مکانات - سالار جنگ اسٹیٹ
 کے مکانات اور کورٹ آف وارڈس کے مکانات کے متعلق ہے کہ وہ اس ناموں کے اثر سے مستثنی
 ہونا چاہئے - میں محسوس کرتا ہوں کہ دستور کے دفعہ ۱۸ کے نحاط سے ایک ہی سہر
 کے کرایہ داروں کے حقوق سے متعلق امتیاز نہیں کرسکتے - اس میں جو مستثنی رکھ دیا ہے
 اوس کا نہ تو کوئی اخلاقی اور نہ قانونی جواز ہے - اگر ہم امتیازی سلوک کریں اور ایک
 دوسرے میں فرق کریں تو یہ قانون کی خلاف ورزی ہو گی - اس لئے یہ امتیاز باقی نہیں
 رہنا چاہئے - میں نے بل کی فرستہ ریڈنگ کے موقع پر دریافت کیا تھا کہ کیا سڑی امپرومنٹ
 بورڈ کا کوئی وجود بھی ہے - بورڈ کے نام سے عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک
 جمہوری جماعت وہاں بیٹھی ہوئی ہے اور اس بورڈ کے جو فیصلے ہوتے ہیں وہ عوام
 کی ضررتوں اون کے منشاء اور مطالبات کے لحاظ سے ہوتے ہیں - اس لئے چند اشخاص کی
 رائے کو اوس بورڈ میں ہوتے ہیں ایک کنٹرولر کی رائے کے تابع کرنا مناسب نہیں
 معلوم ہوتا - لیکن جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے امپرومنٹ بورڈ کا فقط نام
 ہی نام ہے - دراصل وہاں کوئی بورڈ نہیں ہے - صرف بورڈ کے نام سے گمراہی اور غلط
 فہمی ہو جاتی ہے - بورڈ کے ایک کارنڈے کی حیثیت سے ناظم صاحب دستیرالعمل کے
 قواعد کے تحت جو اختیارات اون کو حاصل ہیں وہ استعمال کرنے ہیں - وہ قواعد آجکل
 کے سال دو سال کے بلکہ تقریباً ۳۔ سال پہلے کے ہیں - ۳۔ سال پہلے سوچنے کا کیا
 ڈھنگ ہوتا تھا - حقوق کے تحفظ کا کیا ڈھنگ ہوتا تھا وہ سب کو معلوم ہے - اون ہی
 قدیم نظریات کے تحت وہ قواعد مرتب ہوئے تھے - اور اون قواعد کے تابع ناظم
 صاحب اختیارات استعمال کرتے ہیں - جس کی وجہ سے آرائش کے مکانوں کے تعلق سے
 عام شہریوں میں کافی بے چینی پیدا ہو گئی ہے - وہاں اون ہی قواعد کے تحت وقاً فوقاً
 احکامات صادر ہوا کرتے ہیں - نتیجہ یہ ہے کہ آرائش کے ناظم صاحب آسانی سے ساتھ
 کسی شخص کو کسی مکان سے چاہے وہ ۲۰ سال سے ہی قابض کیوں نہ ہو بے دخل
 کرسکتے ہیں - قابض کو ایک نوٹس پر بے دخل کیا جاسکتا ہے - اوس کے لئے کوئی چارہ
 کار قانونی نہیں ہے - ہائی کورٹ میں البتہ ورٹ (Writ) کی درخواست پیش کی جاسکتی
 ہے - لیکن ہائی کورٹ کہتا ہے کہ قواعد کے لحاظ سے ناظم صاحب کو جو اختیارات ہیں
 اون میں مداخلت نہیں کی جاسکتی - اس لئے بغیر کوئی معقول وجہ بتائے ناظم صاحب
 کسی کو تخلیہ کی نوٹس دے سکتے ہیں - چنانچہ ایسے واقعات ہوئے رہے ہیں - ایک
 شخص جو اٹھاڑہ سال سے قابض تھا اوس کوے دخل کر کے ایک کانگریسی ایم - ایبل - اے
 کو جو اس وقت ڈپٹی منسٹر بھی ہیں وہ مکان دیا گیا - ایک اور کانگریسی ایم - ایبل - اے

کو غالباً نو سالہ قابض کو بے دخل کر کے مکان دیا گیا۔ دو سال کے عرصہ میں اس طرح سات آٹھ مکانات خالی کرائے گئے اور اب بھی خالی کراٹے جا رہے ہیں۔ اگر سی۔ آئی۔ بی کے لئے اسی اسمبلی یا سابقہ دستور ساز مجلس کا کوئی قانون ہوتا تو ناظمہ کی ایسی جرات نہ ہو سکتی تھی۔ چونکہ سی امپرومنٹ بورڈ کا نام دیا گیا ہے اس لئے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی بورڈ وہاں ہے دراصل ہم سب غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ انگارہ اخبار میں ایک واقعہ آیا ہے کہ کوئی ایک بہت بڑے صاحب ہیں۔ وہ پہلے چیف منسٹر صاحب کے پرائیویٹ سکرٹری تھے جو اب تعلیمات میں منتقل ہوئے ہیں ان کی طرف بارہ سو روپیہ کرایہ باقی ہے لیکن ناظم آرائش اس جانب توجہ نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ وہاں کوئی مستقل قانون نہیں ہے۔ اگر اس کو رنٹ کنٹرولر کے تابع کیا جاتا تو ناظم کی یہ ہمت نہ ہوتی کہ اس طرح بقا یا سرکاری کو پس بشت ڈالے۔ اسی طرح اختیارات میں ڈپٹی منسٹر کے ان مکانات کے لئے بھی توجہ دلانی کرنی۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کے لئے ایس سالہ قابض کو بے دخل کیا گیا تھا۔ ایک تغییہ سکان کے سلسلہ میں ایسا واقعہ بھی ہوا جس میں ایک جعلی و فرضی کارروائی بن اکر عہدہ داروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی۔ آرائش بلده کے لوگوں کی بعض غیر اصولی وغیر قانونی کارروائیوں کو دور کرنے میں سابقہ منسٹر صاحب بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ اور نہایت ہمدردی سے شکایات کو سنتے تھے۔ اس تغییہ کی جعلی کارروائی میں آرائش کے لوگوں نے خود مجھے لپیٹنے کی کوشش کی تھی لیکن متعلقہ منسٹر صاحب نے کہا کہ وہ خود مدعی کی حیثیت رکھتے ہیں ان پر یہ جعلسازی کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔ مختصر ہے کہ اس قسم کے غیر قانونی کام وہاں ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ آرائش کی جانب سے حال میں اضافہ کرایہ کے لئے نوٹس دے گئے۔ کراٹے داروں نے اس سلسلہ میں کئی احتجاجی جلسے کئے اور جلوس نکالی اور نان گزبیڈ ملازمین نے اس سلسلہ میں ایک جلسہ کیا۔ مطالبہ کیا کہ اضافہ کرایہ کے احکام واپس لئے جائیں اور ہماری طرف سے اسمبلی میں بھی تحریک التوا پیش ہوئی۔ منسٹر صاحب سے اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے نا امید نہیں ہوں کیوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جمہور کی خواہشات کا لحاظ کریں گے۔ یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ منسٹر صاحب جس حلقة کے ہیں وہاں بھی آرائش کے مکانات واقع ہیں۔ ان کرایہ داروں پر تین تین سو روپیے سالانہ کرایہ کی زیادتی ہو رہی ہے اس لحاظ سے منسٹر صاحب کو اپنی حلقة انتخاب کے لوگوں کے لئے بھی جو اس اضافہ کرایہ سے متاثر ہو رہے ہیں سوچنا پڑیگا۔ موجودہ منسٹر صاحب وزارت میں آئنے سے پہلے ہی ایسے احکامات جاری ہوئے تھے اس لئے غالباً جیبوراً انہوں نے تعامل کا حکم دیا ہو۔ لیکن اصولی۔ آئی۔ بی۔ کے مکانات کو۔ بھی رنٹ کنٹرولر کے تابع ہونا چاہئے تاکہ جو حقوق عام کرایہ داروں کو شامل ہوں گے وہی آرائش بالآخر کے کرایہ داروں کو بھی مل سکنگے ہے۔

مسودہ قانون ترجیب دیتے وقت (مجھے تعجب ہے کہ) جاگیرداروں کا تو درد بیدا ہو گیا
بے اصول ایکوئی - دستور اور قانون کے لحاظ سے صحیح نہیں ہو سکتا - اس لئے میں متعلقہ
منسٹر صاحب سے استدعا کروں گا کہ سالارجنت اور کورٹ آف وارڈز کی جانب اداوہ نہ بھی
اس قانون کا اطلاق کیا جائے تاکہ وہاں کے لوگ بھی اس سے استفادہ کرسکیں - آرائش
بلدے کے مکانات جو ۲ سال پہلے کے روپ کے تحت ہیں اس سے کراہیہ داروں کا فالہ نہیں
ہو سکتا اس لئے اس مختصر سی تقریر کے بعد میں منسٹر صاحب سے نہایت ہی ہمدردانہ
غور کرنے اور ان مکانات کو رنٹ کنٹرولر کے تحت دیکر اپنی جمہوریستپی کا ثبوت دینے
کی اپیل کرتا ہوں ۔

شروعی - ڈی - دیشمکھ - فرست رینڈنگ کی نوبت بر میں نے اپنے عام خیالات
ایوان کے سامنے رکھئے نہیں - لیکن اتفاق سے اس روز مور آف دی بل کی تقریر میں سن
نہ سکا - دفعہ ۲۶ کے وسیع میدان کو انہوں نے کس طرح جائز قرار دیا میں نہ جان سکا
اسلئے آج دوبارہ میں دفعہ ۲۶ سے متعلق انکے زبانی سننا چاہتا ہوں - ہو سکتا ہے کہ
اس دفعہ کی ضمی فدعات سے متعلق ہم بھی متفق ہوں لیکن آج کے حالات اور دستوراً
بہت سی چیزوں اس میں ناجائز معلوم ہوئے ہیں - انہوں نے کس عراونس - کس اصول یا
کس قانون کی تقلید کرتے ہوئے یہ دفعہ رکھا ہے مجھے اسکا علم نہیں - ضمن (ج) اتنا
مذنب کیوں رکھا گیا ہے - اعلیٰ حضرت بندگانوالی یا انکے انسٹیوشن سے جو ہمدردی
ہے یہ اس کی دلیل ہے کہ قانون میں اگریمپشن (Exemption) () دینے
کے اصول کو مان لیا گیا ہے - اب اس قانون کے تحت بھی آپ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں
اگریمپشن دیا جائے - جو شبہات میں نے پہلے ظاہر کئے تھے انکو دھرانے ہوئے یہ
کہوں گا کہ یہ کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس سے ہم ٹینٹس کو مالک مکان بنانا رہے ہیں -
اسکے ایسے اینڈ آجیکٹس (Aims and Objects)

To make provision for the better control of the rent of houses and to prevent unreasonable eviction of tenants therefrom and to regulate the leasing of houses, etc.

انکے تعلقات کو جو بہتر بنانے کے لئے یہ قانون لایا گیا ہے تو میں نہیں یہ سمجھتا کہ اگریمپشن
کی دفعہ اس میں کس حد تک واجی اور صحیح ہو سکتی ہے - اس لحاظ سے دفعہ ۲۶
ضمن (الف) میں چند آنریل بمرس نے ترمیمات پیش کی ہیں - اس دفعہ کی حد تک
بیڑی یہ ترمیم ہے کہ سی (۱) کو پورے طور پر ڈیلیٹ (Delete) کیا
جائے کیونکہ اسکو مذنب طریقہ سے رکھ کر ایسے لوگوں کا تحفظ کر رہے ہیں جنہیں
آج یہ ہاؤز برداشت کرنا نہیں چاہتا - اسلئے میں زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے آنریل بمرس
آف دی بل سے یہ خواہشی کروں گا کہ وہ دستور بی روشنی میں اسکی وضاحت کریں -

شری کے - انت رام راؤ - میری ترمیم دفعہ ۲۶ سے تعلق رکھتی ہے جس پر آنریل میر نے اس سے قبل نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے - میں ان مباحث کو مکرر دھرانا نہیں چاہتا - اس قانون کے تحت کرایہ داروں کو جہاں چند حاصل حقوق دے جا رہے ہیں وہیں کچھ پابندیاں بھی ان پر رکھی گئی ہیں اور اس دفعہ کے تحت کرایہ داروں سے ایک امتیازی سلوک کرنا چاہتے ہیں - جب عام کرایہ داروں کے لئے سہولتیں دیجاتے ہیں تو پھر سالار جنگ اسٹیٹ اور کورٹ آف وارڈز کے کرایہ داروں کے لئے یہ سہولت کیوں نہیں دیجاتی گورنمنٹ اور لوکل اٹھارشیز کی جانب سے اگر کرایہ داروں کو مکانات دے جاتے تو ہمیں اسپر اعتراض نہیں ہے - گورنمنٹ کی ضروریات کے پیش نظر اس طرح دیا جاسکتا ہے لیکن سالار جنگ اور سٹی اپریونٹ بورڈ کے لوگوں سے متعلق ہم وضاحت چاہتے ہیں جسکو ابھی میرے آنریل دوست نے نہایت وضاحت سے ایوان کے سامنے رکھا ہے - براہ کرم آنریل منسٹر اسکی وضاحت فرمائیں۔

شری ایل - این - ریڈی - میں نے جو جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ دفعہ ۲۶ ضمن (۲) کے پہلے حصہ کو حذف کرنے کے لئے ہے - یوں تو میں عام طور پر سے دفعہ ۲۶ کے بہت سے اجزاء سے اختلاف کرتا ہوں لیکن اسپر اعتراض کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں سالار جنگ اسٹیٹ - کورٹ آف وارڈز اور سٹی اپریونٹ بورڈ وغیرہ کے جو مکانات ہیں ان پر یہ قانون لا گونہیں کیا جا رہا ہے - میں جنرل ڈسکشن کے وقت یہ بخلاف تھا کہ جہاں حکومت افراد کی جانب سے وارڈ کے طور پر انکی نمائندگی کرتی ہے وہاں کوئی وجہ نہیں ہے کہ انکی آراضیات یا سکانات میں جو اشخاص رہتے ہیں انہیں خانگی لوگوں کے مکانات میں جو کرایہ دار رہتے ہیں انکے مقابلہ میں حقوق نہ دے جائیں - اسکی تمثیل میں نے یہ دی تھی کہ ایک گاؤں میں رویوجز (Refugees) کو ٹیننسی سٹیفیکیٹ اشیو (Issue) کئی کئی تھے لیکن بعد میں اس وجہ سے وہ منسوخ کئی گئے کہ وہ ایوا کیوپراہٹ (Evacuee property) ہو گئی - ان لوگوں کو جو سالیہا سال سے وہاں قاچش تھیں یہ مدخل کر کے کوآبری شیو سوسائٹی کے حوالہ کر دیا گیا ہے - اس طریقہ سے جہاں گورنمنٹ کے انتظام کا تعلق آتا ہے خواہ وہ ہر ایوبیٹ اشخاص کی جائیداد ہی کیوں نہ کرایہ داروں یا قابضوں کے حقوق

ہر کاف اثر ہے ڈالا جاتا ہے۔ اس تجربہ کے لحاظ سے جب میں اس دفعہ کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ شبہ پیدا ہو رہا ہے کہ سالار جنگ یا کورٹ آف وارڈز کے تحت جو جائیدادیں ہیں انکے تعین سے یہ قانون مراعات عطا نہیں کر رہا ہے جس سے وہاں کے لوگوں کے حق میں سخت نا انصافی ہو رہی ہے۔ اس سے یہ اعتراض ہو گا کہ چونکہ گورنمنٹ کے قبضہ میں یہ جائیداد ہے اسلئے وہ میں مانے کرسکتے ہیں۔ سُنی امپرومنٹ بورڈ کے جو مکانات ہیں انکی نسبت اس سے پہلے ایک معزز رکن نے نصیحت ہے کہا ہے۔ میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سُنی امپرومنٹ بورڈ کے کراہیہ داروں کو بھی رent کنٹرول کے حوالہ کیا جائے تو انکا کراہیہ بھی بہت جلد وصول ہو سکے گا کیونکہ اس قانون میں یہ ہے کہ اگر کراہیہ نہ دیں تو کراہیہ داروں کو یددخُل کیا جائیگا۔ اسلئے وصولی کراہیہ کے سلسلہ میں جو طول طویل کارروائیاں سُنی امپرومنٹ بورڈ کو کرنی ہوئی ہیں اس سے چھٹکارا ملے گا اسلئے اگر میں نہ دیا جائے تو بہت ہی مناسب ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آتریبل منسٹر اسکے متعلق غور کریں گے۔

اسکے کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ نے بعض اداروں یا مکانوں کو مستثنی کیا ہے۔ یہاں تین ایتمس دئے گئے ہیں مجھے ایم ۲ اور ۳ برکوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایم (۱) یہ ہے کہ

'for any public purpose of a charitable nature.'

میں نے اسکو حذف کرنے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا تلخ تجربہ رہا ہے کہ پبلک پریزز (Public purposes) یا چاریٹیل پریزز (Charitable purposes) کے نام پر جو جائیدادیں گورنمنٹ کے قبضہ میں ہوتی ہیں جن پر کئی زمانے سے لوگ قابض ہوتے ہیں ان قابضین قدریم کو آنا فانا یددخُل کیا جاتا ہے۔ اوقاف کے تعلق سے ایسی کئی مثالیں ہیں۔ دیوں کی جائیداد پر پشت در پشت سے لوگ قابض رہتے ہیں انہیں یددخُل کر کے ہوا جاتا ہے۔ اس طرح عام طور پر اس قبضہ کی وجہ سے جو حقوق ملنے چاہئیں وہ نہیں ملتے۔ جسکی وجہ سے انکا نقصان ہوتا ہے۔ اور پھر ایسے چاریٹیل پریزز کے لئے کئی مکانات تعمیر کئے جاتے ہیں انکے کراہیہ داروں کو حقوق نہیں ملتے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں مستثنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب اسکو قبول کریں گے۔

شُرُوراَبَدَ:—بُشْرَى مُحَمَّدْ رَاجَ، كَلَمَ نَं. ۲۶، لَا مِيَوَارَسْتَهِ سُبْرَنَاهِ بَانَالِيَّا
 آہے۔

شُرُوراَبَدَ:—بُشْرَى مُحَمَّدْ رَاجَ، پَادِلَ (بَادِلَ):—بَيْسْتَرَ سُبْرَكَارَ سَرَ آنَرَكَلَ مَنْجَرَ
 "دِشَمُوكَسْ" ہے، اور اجڑ تک دِشَمُوكَسْ ہی کھلاتے آتے ہے۔ لے کیں جیسا کہ وہ وہ سردار ہے۔

दार अवे को गरीब बतलाने लगे हैं, असुके मुआफिक अब अनुहोने अपना नाम “चव्हाण” पेश किया है। असलिये मेरे अर्ज करता हूँ कि अगर वे अपना नाम देशमुख ही रखें तो अच्छा होगा।

سٹ्रی اسپیکر - آنریبل ممبر اپنی تقریر جاری رکھिए۔

श्री. वासनराव चव्हाण :—मी जातीने मराठा आहे, आणि माझे आडनांव “चव्हाण” आहे. देशमुख हे बतनाचे नांव आहे. देशमुखी रस्म आता बंद झाला आहे. म्हणून ज्या अर्थी आमचे बतन गेले त्या अर्थी त्याचे, नावहि टाकून देणे योग्य आहे.

कलम २६ ला मी दुर्स्ती सूचना आणल्या आहेत. कलम २६ मध्ये अशी तरतुद आहे कीं या कलमाच्या अमलापासून सरकारला काही लोकांना वगळता येते. या करिता सरकारला अशा अिसमास आणि संस्थाना निर्देशित करावे लागते कीं हच्चा अिसमाना आणि संस्थाना हा कायदा लागू होणार नाही. तसेच सालारजंग साहेबांच्या अिस्टेटी बद्दलहि माननीय मंत्र्यांनी फारव आपुलकी दाखविली आहे. ती कां दाखविली हें कळत नाही. या सालारजंग साहेबांच्या या हैदराबादमध्ये मोठमोठ्या अिमारती आहेत. निझामानंतर त्यांचाच नंबर लागतो. अशा मोठ्या लोकांना या कायद्याला अपवाद म्हणून कां ठेवावे हेच मला कळत नाही. सरकारने टेन्स बिलामध्ये देखील असेच केले आहे. मोठमोठ्या जमीनदारांना तर त्यां कायद्याच्या बंधनापासून मोकळे केले, आणि गरीब व लहान जमीन मालकांना मात्र तो कायदा कडक रितीने लागू केला. माझ्या पूर्वीच्या सभासदाने सांगितले कीं हा कायदा सालारजंग साहेबांच्याहि अिस्टेटीला लागू करा. माननीय मंत्र्याना माझीहि तोच विनंती आहे.

कोर्ट आँफ वार्डसच्या अिस्टेटी बद्दल सुदूर असेच आहे. ज्याच्या अिस्टेटीचे अुत्तम दरसाला २०,००० हजार रुपयाच्या वर असते अशा लोकांच्या अिस्टेटी कोर्ट आँफ वार्ड वार्डस्कडे जातात. अशा मोठमोठ्या लोकांना हा कायदा कां लागू करीत नाहीत? त्यांनाहि हा कायदा लागू न्हावयाला पाहिजे.

यानंतर कोणत्याही अिसमाचे नांव जे सरकार निर्देशित करील तो. अिसमही या कायद्याच्या अमलबजावणी पासून अलिप्त राहील. अुदाहरणार्थ मोमिनाबादला योगेश्वरी विद्यालय आहे. त्याचे संस्थापक स्वामी रामानंद तीर्थ आहेत. अशा संस्थाच्या अिमारतीना हा कायदा लागू न केला तर आमचे कांही म्हणणे नाही. अुदाहरणार्थ को-ऑपरेटिव बेसिसवर चर चाली बांधून किंतु याने दिल्या तर हरकत नाही. परंतु कोणताही अिसम या शब्दाची कांहीच व्याख्या केली नाही. माननीय मंत्र्यांनी याचे स्पष्टीकरण करावे. नाहींतर माननीय मंत्र्यांनी काची-गुडधाला जो मोठा बंगला बांधला आहे तो, आणि चीफ मिनिस्टर साहेबांनी बांधू घातलेल्या बंगल्याना या कायद्याच्या अमलबजावणीला अपवाद म्हणून जाहीर करण्यांत येबील कीं काय अशी मनांत शंका येते म्हणून कोणतेही अिसम हा शब्द गाळून टाकण्यांत. यावा अशीं मी विनंती करतो.

شروعی گوئاں راؤ اکبُریٰ - مسٹر اسپیکر سر۔ کلارز ۲۶ کے سلسلے میں (۶) امنڈمنٹس آئے ہیں - فسٹ رینڈنگ کے وقت بھی بعض آنریبل ممبرس نے اس پر سندت کے ساتھ تقریروں کی نہیں - ان تنقیدوں کے بیشتر نظر میں نے کلارز ۲۶ کو خاص طور پر اگر امان (Examine) کیا۔ دوسرے اسٹیشن میں اس کے مثال جو دفعات ہیں انہیں بھی دیکھا - اور یہ معلوم کرنے کی کوئی نیسٹر کی کہ اس دفعہ پر جو کریٹیسم (Criticism) کیا جا رہا ہے وہ کسی حد تک واجبی یا نا واجبی ہے۔ اس سلسلے میں میں نے سابقہ مواد اور وہ مثیل بھی دیکھیں جنکی بناء پر مختلف ذباہتیں اور انسٹی ٹیوٹس کو اکٹیشن ملا تھا۔ میں نے یہ معلوم کرنے کی کوئی نیسٹر کی کہ اس کو کس طرح جستیفائی (Justify) کیا جا سکتا ہے اور میں خود اس سے کس حد تک مطمئن ہو سکتا ہوں۔ چنانچہ میں جس حد تک اس بارے میں مطمئن ہو چکا ہوں ظاہر ہے کہ اس پر میرے لئے کسی ترمیم کو قبول کرنے کی گنجائش نہیں البتہ میں جہاں مطمئن نہ ہو سکا وہاں ضرور واجبی امنڈمنٹس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

زیادہ تر تنقید دو امور کے تعلق سے کی گئی۔ سی۔ آئی۔ بی کے تعلق سے اعتراض کیا گی۔ اور نظام صاحب کے مکانات کے بارے میں بھی کہا گیا۔ فسٹ رینڈنگ کے موقع پر بھی اس سلسلے میں خیالات ظاہر کئے گئے۔ سب سے زیادہ اصرار سالار جنگ اسٹیٹ پر رہا۔ حالیہ جوہاں صاحب اور پہلے کے دیشمکھ صاحب نے کہا کہ اسکو اور جو جنرل پاور لیا گیا ہے اسکو نکال دیا جائے۔ جہاں تک سی۔ آئی۔ بی کا تعلق ہے مجھے افسوس ہے کہ میں آنریبل ممبرس کے اعتراضات کے متفق نہیں ہو سکتا۔ آنریبل ممبر شری اخترسین نے فرمایا کہ اگر سنی امپرومنٹ بورڈ کو بھی اس قانون کی زد میں لا جائے تو اس سے ہزاروں ٹینٹس کا فائدہ ہو گا۔ میں نے اس پر ڈیٹاچڈ ویو (Detached view) سے کافی غور کیا۔ آنریبل ممبرس بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ سنی امپرومنٹ بورڈ کے اے۔ بی۔ سی اور ڈی کلاس ہاؤس کے کرامے ۱۹۷۷ع سے ایک سال پہلے کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے جو پرستیج رکھا گیا ہے، اس کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ مجھے تعجب ہے اور انسوس بھی ہوتا ہے کہ سوالات اور جوابات میں اور اسپیچز میں جو بحث کے دوران میں ہوئیں پورا بواہ ہاؤس کے سامنے رکھا گیا کہ اضافہ کرایہ سے صرف ۱۹۷۶ء کرایہ دار متاثر ہوئے ہیں اور ان میں سے بھی ۰۔۰۵۰ ملازم سرکار ہیں۔ اور وہ یقیناً اس اضافہ کو ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ لیکن آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ ہزاروں کرایہ دار اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اعداد و شمار ہاؤس کے سامنے رکھنے کے باوجود بھی اس طرف کی تنقید کس طرح صحیح ہو سکتی ہے۔ اور اگر اب بھی ان حالات کا جائزہ لیا جائے تو مجھے امید ہے کہ وہ اس قسم کی تقریر بار بار کرنے سے باز رہیں گے۔

شری عبد الرحمن - آپ نے ۲۰ فیصد کی جو تعداد بتلانی ہے کیا وہ اسوقت کی میں جیکہ آرائش کے مکانات کرایہ داروں نے ابتداً حاصل کئے تھے - اور کرایہ ناموں کے لحاظ سے یہ تعداد ہے۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ آج تو ان مکانوں میں صرف ۳ فیصد ملازمنی سرکار ہیں -

شری گوپال راؤ اکبُریٰ - میں نے جو کہا ہے وہ صد فیصد صحیح ہے - میں نے بھٹ پر تقریر کے دوران میں بھی کہا تھا کہ آنریل میسرس محض تخیلات میں مبتلا ہونے کی بجائے حقیقت پسند نہیں - میں یہ اصراراً کہونگا کہ آرائش بلده کے کرایہ داروں میں ۸۰٪ اعشاریہ کچھ تعداد سرکاری ملازمنی کی ہے - میں نے تفصیل سے بتلایا تھا کہ ان مکانوں میں کتنے ناجائز تبغیر ہیں کتنے گزیڈا ہیں یہ سب بتلتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ آپ ایسے لوگوں کی وکالت نہ کریں -

سی - آئی - بی کے تعلق سے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر اسکو رنٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت لایا جائے تو سی - آئی - بی یہ درخواست دے سکتا ہے کہ فیرنٹ کا تعین کرے اور ایسی صورت میں مجھے رقم برابر بھی شہہ نہیں ہے کہ کنٹرولر ان کرایوں میں اضافہ کی تجویز کریں گے - اور آج جو اضافہ کیا گیا ہے اس سے کئی گناہ اضافہ ہو جائیگا۔ صرف اسے اور بی کلاس ہاؤسز کے کرایہ میں اضافہ کیا گیا ہے اور اگر ۱۹۴۷ء سے ایک سال پہلے کے حالات میں متصلہ محلوں میں مکانوں کے جو کرایے تھے اگر انسرے مقابلہ کیا جائے تو یہ اضافہ کوئی غیر معمولی نہیں ہے - اور ہمیں اسے اور بی کلاس ہاؤسز پر اسٹیمیڈ کیپیٹل ویالیو (Estimated capital value) پر صرف ۹۰٪ پرنسٹن رٹن (Return) ملتا ہے۔ سی اور ڈی کلاس ہر ۳٪ پرنسٹن رٹن ملتا ہے - بنک ریٹ کے لحاظ سے بھی یہ رٹن کم ہے - یہ بھی کہا گیا کہ سی - آئی - بی کا بورڈ برائے نام ہے - - - - -

شری عبد الرحمن - اس کا وجود ہی نہیں ہے -

شری گوپال راؤ ایکبُریٰ - خیر میں ان الجھنوں میں جانا نہیں چاہتا اس کا جو کچھ بھی قانونی اثر ہوگا - میں یہ اصراراً کہونگا کہ اگر رنٹ کنٹرول ایکٹ سُنی امپرومنٹ بورڈ کے مکانوں پر لاگو کیا جائے تو ان مکانوں کے کرایوں میں کافی اضافہ ہوگا - اور اوس وقت یہ کہا جائیگا اس قانون کو لاکر اضافہ کیا گیا ہے - اور ظاہر ہے کہ کنٹرولر جو فیصلہ کریں گے وہ عدالتی فیصلہ ہوگا - اب تخیلی یا ایسے ہی دوسرے امور کے بارے میں قوانین اور آرائش بلڈنگ کے تحت اگریکٹیو انجینئر کو اختیارات حاصل ہیں - اگر اس قانون کے تحت اسکولا یا جائے تو بڑی دقت ہوگی - اور لوور انکم گروپ (Lower income group) کو سہولت پہنچانے کی خاطر حکومت جو عمل کر رہی ہے اسکو خطرہ میں ڈالنا میں سمجھتا ہوں کہ آنریل میسرس پسند نہ

کریں گے اور نہ گورنمنٹ اسکو پسند کرتی ہے۔ ان لوگوں کو جو سہولتیں اور امینیٹیز (Amenities) حاصل ہیں وہ باقی نہیں رہیں گی۔ اس لئے حکومت نے سوچ سمجھکر سٹی امپرومنٹ بورڈ کے مکانوں کو اس سے خارج کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد آڑبین ممبرس اس سر اصرار نہ کریں گے۔

جہاں نک گورنمنٹ لوکن انتہائیز۔ ٹاؤن امپرومنٹ ٹرست سکندر آباد کا تعقیل ہے اس بارے میں زیادہ تتفہیں نہیں کی گئیں۔ میں بھی اسکی مزید وضاحت ضروری نہیں سمجھتا۔

نظام کی برابری کے تعلق سے ایک اعلان اپریل سنہ ۱۹۵۲ع میں جاری ہوا تھا۔ لیکن یہاں اسکی کوئی صراحة نہیں ہے کہ یہ قانون نظام کی برابری سے متعلق نہیں ہوا۔ جب ایسی کوئی صراحة نہیں ہے تو انکی برابری سے بھی یہ قانون منافر ہوگا اور ان جائیدادوں کے کرایہ دار اس سے مستفید ہونگے۔

جہاں تک کورٹ آف وارڈز کا تعلق ہے میں ایک چیز واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ یہ کہا گیا کہ کورٹ آف وارڈز سے اس قانون کو متعلق کیا جائے۔

میں صرف دو تین دفعات کی طرف توجہ مبذول کراؤں گا۔ آنریبل ممبرس سے میری یہ خواہش ہے کہ وہ دفعہ (۳۲) اور (۳۳) ضرور ملاحظہ کریں۔ جو مفہوم ہمارے قانون کورٹ آف وارڈز کا ہے اگر اسکو وہ سامنے رکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ قانون محض جا گیرداروں اور نوابوں کے تعلق سے نہیں ہے بلکہ ایسے اشخاص سے متعلق ہے جنکی جائیداد کا انتظام لوکو پیرنیز (Loco parentis) کے نظر کرنے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ قانونی اختیار خود موجود ہے۔

شروعی راؤ گوانے۔ جائیداد کی مالیت کتنی ہوں چاہئے؟

شروعی راؤ اکبوئی۔ اس قانون کی رو سے جائیداد کا تصور نہیں ہے بلکہ اشخاص کا تصور ہے۔ مثلاً کوئی شخص نابالغ ہو، مجنون ہو، فاتر العقل ہو اور اپنے اشیت کے انتظام کے قابل نہ ہو چاہے وہ امیر ہو یا غریب اسکی تخصیص نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ یہ قانون جا گیرداروں اور نوابوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ شاید دفعہ نے آپ نے نہیں پڑھا ہے۔ آپ کی معلومات کے لئے دفعہ (۷) پڑھ دینا چاہتا ہوں۔

”قانون ہذا کے اغراض کے لئے ایسا مالک اپنی جائیداد کے انتظام یا نگرانی کے ناقابل متصور ہوگا الف۔ جسکی جائیداد یا ذات اور جائیداد کو کورٹ کے زیر صیانت۔ احتیام اور نگرانی برپنا“ فرمان خسرلو لیا گیا ہو (یہ چیز تو اب باقی نہیں رہیگی)۔ ب۔ جو نابالغ ہو۔ (ج) جسکو کسی مجاز عدالت دیوانی نے فاتر العقل اور جائیداد کے انتظام کے ناقابل قرار دیا ہو۔ د۔ جو افات میں سے ہو اور اس کو سرکار عالی نے جائیداد کے انتظام

کے ناقابل قرار دیا ہو۔ ۵ - جس کو سرکار عالی نے وجہ ذیل کی بنا پر جائیداد کا انتظام کرنے کے ناقابل قرار دیا ہو۔

۱ - جسمانی یا دماغی نقص یا کمزوری میں مبتلا ہونا۔ یا

۲ - ناقابل ضمانت جرم کی پاداش میں سزا یا بدقچنی یا بدکاری یا مسروقات زندگی یا بلا کسی معقول وجہ کے قرضہ جات اور واجبات کی ادائی اور پابھائی میں قصور،۔

اس لحاظ سے آنریبل مجبس اندازہ کرینگے کہ یہ قانون محض جاگیرداروں یا نوابوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے ہے جن میں اپنی جائیداد کے انتظام کی صلاحیت نہ ہو۔ لوگوں پرینٹز (Loco parentis) کی حیثیت سے گورنمنٹ جائیداد کو اپنے قبضہ میں لیتی ہے۔ مجنون کی طرف سے ٹرٹی کی حیثیت سے جائیداد کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جملہ رقوم جو وارڈ کے حق میں وصول طلب ہوں کورٹ آف وارڈز وصول کر سکتی ہے۔ اور کورٹ جاز ہو گا کہ اپنے زیر انتظام کسی جائیداد کے قبضہ اور تصرف سے کسی شخص کو جو اس پر خلاف احکام قانون هذا قابض و متصرف ہو سرسری طور پر بدل کرے۔ اور زیر انتظام جائیداد سے متعلق واجب الوصول کرایہ۔ زر لگان یا زر مالگزاری کی نسبت کورٹ آف وارڈز کو اختیار ہے کہ وہ مثل زر مالگزاری وصول کرے۔ وارڈ کے خلاف عدالت کی ڈگری بھی ہوتا کورٹ آف وارڈز ڈگری کو ملتوي کر سکتا ہے۔ گویا اوس ڈگری کی تعاملی سے متعلق آخری نیصلہ کورٹ آف وارڈز کا ہو گا۔ کسی شخص کو وارڈ کی جائیداد سے بدل کرنے کے لئے بھی خاص اختیارات کورٹ آف وارڈز کو دے گئے ہیں۔ یہ تمام اختیارات دستور ہند کے آرٹیکل (۳۷) کے منافی نہیں ہیں۔ بلکہ اگرستنگ لا (Existing Law) کے تحت آتے ہیں اس لئے میں کہونگا کہ یہ قانون دستور ہند کے تحت جائز ہے۔ اور نابالغین وغیرہ کے فائدے کے لئے ہے۔ نابالغین اور فاتر العقل وغیرہ کی جائیداد کا انتظام کورٹ آف وارڈز جس حسن و خوبی کے ساتھ کر سکتا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیز کنٹرولر کے تحت رکھی جائے تو مناسب طور پر انجام نہیں پائے گی۔ اس لئے میں ادب سے عرض کروں گا کہ کورٹ آف وارڈز کی اسمکیم کو خاطر ملط نہ کیا جائے۔ میں اس سے اسکو خارج کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوں۔ لیکن جہاں تک سالار جنگ اسٹیٹ کا تعلق ہے میں نے معلوم کرنے کی کوشش کی تو مجھے معلوم ہوا کہ دفعہ ۱، قانون کورٹ آف وارڈز کے تحت اعلان جاری کیا گیا اور سالار جنگ اسٹیٹ کیسی بنائی گئی۔ معزز رکن کو معلوم ہو گا کہ ستھر کورنمنٹ نے بھی سالار جنگ اسٹیٹ کیسی بنائی تھی کیونکہ کچھ جائیداد کا امنسٹریشن گورنمنٹ آف انڈیا کے تفویض ہو گیا تھا اور کچھ جائیداد کا انتظام یہاں کے قانون کے تحت کیا گیا تھا۔ چونکہ جو قانون ہے وہ دستور ہند کے تحت ہے اور اسٹیٹ لا کے تحت ہے اس لئے میں کہونگا کہ اس قانون سے گریز کرنا درست نہ ہو گا۔ جو سرہے یو کہ اسی اسٹیٹ کی جائیداد سا پسے حیدر آباد

میں بھیلی خوئی ہے اس لئے مقدمات میں کشاکشی کی نوبت آئیگی اس لئے ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ بھیب میں کشاکشی کی نوبت نہ آئے۔ ان تمام باتوں کی میں نے جانچ کی ہے۔ اور اس نتیجہ نر پہنچا ہوں کہ جو جائیداد کرایہ بر انتہائے ہیں وہ سنٹرل کمیٹی کے تحت نہیں ہے۔ ان حالات میں بظاہر کوئی وجہ اس کی محسوس نہیں ہوتی کہ سالار جنگ کمیٹی کو کیوں اس سے خارج کر دیا جائے۔

آنریبل ممبر گوئی گنگا ریڈی یہاں اس وقت موجود نہیں ہیں ورنہ انکی ترمیم میں قبول کرنا۔ اسلئے میں دیشکمہ صاحب کی ترمیم کو قبول کروں گا۔ انکی ترمیم یہ کہ ائمہ (۶ - ۵) دونوں کو حذف کر دیا جائے میں صرف سالار جنگ کمیٹی کو حذف کرنے کی حد تک ترمیم قبول کو کرتا ہوں اسکا کامنی کونسل (Consequential) نتیجہ یہ ہو گا کہ آئمہ (۵) کے آخر میں جو لفظ ہے وہ آئمہ (۴) کے آخر میں آئیگا اور آئمہ (۴) آئمہ (۵) ہو جائیگا۔

سنٹرل اسپیکر۔ گویا آپ سالار جنگ کمیٹی کی حد تک متفق نہیں کہ اسکو نکال دیا جائے۔

شری گوبال راؤ اکبیٹ۔ ہاں۔ عام قانون کے تحت تمام کرایہ دار اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ اسلئے اسکو نکالنے کے لئے گورنمنٹ تیار ہے۔
جنرل پاور کا جہاں تک تعلق ہے مدرسas کے قانون کا دفعہ (۱۳) زیادہ وائیڈر (Wider) ہے۔ گورنمنٹ نے جو جنرل پاور (General power) لیا ہے آپ دیکھیں گے کہ۔

شری عبد الرحمن۔ دستور ہند کے نفاذ سے پہلے منظور کیا ہوا ہے یا بعد۔

شری گوبال راؤ اکبیٹ۔ دستور ہند کے نفاذ کے بعد کا منظور کیا ہوا ہے۔ دفعہ ۱۳ آپ دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ وہ زیادہ وائیڈر اور واضح ہے۔ اور زیادہ پاورس (Powers) رکھتا ہے۔ اوسکے تعلق سے مدرسas میں جو دو کیمسن آئے تھے انہیں میں ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک کیس ایک ایسی عارت سے تعلق رکھتا ہے جو یوسیلہ ہو گئی تھی اور مکان کا تخلیہ نہیں کیا جا رہا تھا۔ کارپوریشن نے نوٹس دئے لیکن انہوں نے قانون کرایہ امکنہ کے تحت ڈیٹس (Defence) کیا اور کہا کہ مجھے کوئی شخص نہیں لکھ سکتا جب تک کہ اعلان نہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ اوس نے اپنی جان کی تک برواء نہیں کی اور اوس خطرناک عارت میں پڑا رہا۔ دوسرے کیس ایسا ہے کہ ہومینیٹری ہوائیس آئی ویو (Humanitarian point of view) کی لئے اسٹیجیولری اتحادی (Statutory authority) کو پاور دینا ضروری تھا باوجود یہ کہ وہ پبلک ولفارے (Public welfare) ہا۔

عوامی مفاد سے باہر تھا - ان دونوں کیس میں اسکا امکان تھا کہ اکسپشنل کیس میں (Exceptional Cases) بن سکتے تھے جسکے تحت کچھ جنرل پاور دینا ضروری ہو - لیکن ایسا نہیں ہوا -

ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ میں اس ترمیم سے متفق نہیں ہوں - جہاں تک (اے) کا تعلق ہے آنریبل ممبر ریڈی صاحب کے معلومات کے لئے بتادینا چاہتا ہوں کیونکہ وہ پبلک پریز (Public purpose) پر زور دے رہے ہیں ہیں لیکن "فارا یعنی پبلک پریز آف اے چیریشیل نیچر (For any Public purpose of a Charitable Nature) ہونا ضروری ہے - اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ انکا جو خیال ہے وہ باقی نہیں رہیگا - اسلئے میں انکی ترمیم کو قبول نہیں کر سکتا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - نظام صاحب کو جو مستثنی کیا گیا ہے -

شری گوبال راؤ اکبُوٹھ - مدرس کے میں نے دو کیس میں نہیں بنائے ہیں - یہ کہنا کہ کچھ گوڑہ یا نارائن گوڑہ کے مکان کے بارے میں نہیں کہا گیا ہے تو یہ کوئی ٹھیک بات نہ ہوگی - جب گورنمنٹ قانون نافذ کرنی ہے تو وہ اپنے کندھوں پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری الہائی ہے - جمہوری حکومت کسی قانون کو کسی ایک سے متعلق نہیں کریگی -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کیا "سی" متعلق ہو گا ؟

شری گوبال راؤ اکبُوٹھ - مدرس کے قانون کی دفعہ ۱۳ کے بعد یہ دونوں ضروری ہیں - اس وضاحت کے بعد مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر اپنی ترمیم واپس لینے گے -

Shri G. Sreeramulu : My amendment, in so far as it relates to item (v) has been accepted. I beg leave of the House to withdraw my amendment in so far as it relates to item (vi).

The amendment to the extent that it relates to the omission of item (vi) in para (b) of sub-clause (1) was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"Omit para (b) of sub-clause (1)."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"Omit para (c) of sub-clause (1)."

The motion was negatived.

Shri K. Anantha Rama Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri L. N. Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Wamanrao Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 26 of the Bill, as amended, stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 26 as amended was added to the Bill.

Clauses 27, 28, 29, & 30.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clauses 27, 28, 29 and 30 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 27 to 30 were added to the Bill.

Clause 31

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

“That after sub-clause (1), add the following as sub-clause(2) :—

“(2) The notification issued by Revenue Board under No. 15/A4/3765/51, dated 24-4-1952, exempting the properties of the Nizam from the operation of the above repealed order stands cancelled.

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری جی۔ سری والسو۔ مسٹر اسپیکرسر۔ میں خاص طور پر یہ امتنان منٹ اس وجہ سے لاپا ہوں کہ۔

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کافی بحث ہوئی ہے ۔

شری جی - سری راملو ناٹ ان دی لائٹ آف دیس (Not in the light of this
(Laughter)

اس سے پہلے ایک سوال کے جواب میں ہان کہا گیا ۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ
اس قسم کے گشਤیات اور نوٹیفیکیشن جاری نہیں کئے گئے اور وعدہ کیا تھا کہ

I will verify this and see whether it is misleading the House or not.

لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی دھیان نہیں دیا ۔ میں ہاؤز کے سامنے یہ لانا
چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ جواب میں چیف منسٹر صاحب نے ہان کہا اور آئریل لیر
منسٹر نے بھی اس طرح جواب دیا تھا کہ

Before the Constitution of India came into force, the private properties of H.E.H. the Nizam were not governed by the Rent Control Act, in spite of its having been enforced. With a view to avoid misunderstanding, these properties were, after the Constitution of India came into force, announced through this Notification, under the concerned section, as was done in the case of properties belonging to the City Improvement Board, Court of Wards and the Municipality.

جن طریقہ سے میونسپالیٹیز اور بی ۔ آئی ۔ بی کے جو پراپرٹیز رٹ ۔ کنٹرول ایکٹ کے آپشن
سے مستثنی قرار دئے گئے اوسی طرح نظام کی بھی پراپرٹیز کو کانسٹی ٹیوشن آنے کے بعد
مستثنی کرنے کا مقدمہ ہے ۔ اور اوسی طرح نوٹیفیکیشن کے ذریعہ آپ اوسکو اس قانون
سے مستثنی کریں گے ۔ اسے سے صرف ظاہر یہ ہے کہ رولنگ ہارٹ کو نظام سے کتنی محنت اور
لکاڑ ہے ۔ باوجود ہافز کے کریٹیسم (Criticism) کے کہ اس شخص کو
جو دھنوان ہے ۔

Mr. Speaker : Why all this repetition?

Shri G. Sriramulu : No, Sir. I want to prove how this amendment is most necessary, and at the same time, I want to impress upon the hon. Minister.....

مسٹر اسپیکر - آپ کی امتیازت کی تائید میں اس سے پہلے بہت ساری چیزوں کسی
گئی ہیں ۔

شری جی - سری راملو - مگر یہ بہت بروزگرد و تھے (Laughter).

Mr. Speaker : I am short of time.

شروعی جی - سری راسنو - اس سے پہلے اس کے متعلق زیادہ چرچا نہیں ہوئی تھی اور جواب دینے کا موقع بھی نہیں تھا مگر اب موقع ہے - اب یہ بحث سب سے زیادہ ریلیونٹ (Relevant) ہے - اس سے پہلے جو بھی چرچا ہوئی تھی وہ اڑیلیونٹ تھی اس وجہ سے اب اوس پر بحث کا موقع دینا موزوں ہوگا - میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا مگر یہ کہونگا کہ ایسے شخص کو رنٹ کنٹرول ایکٹ کے آپریشنز (Operations) سے مستثنی کرنا مناسب نہیں - گواون کا دس پندرہ ہزار سے جیب نہیں بہرتا لیکن وہاں کے جو ٹینشیں ہیں اون کو بھی اس قانون سے استفادہ کا موقع ملتا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ معظم جاہی مارکٹ بھی اونپی کی ہے - وہاں کے جتنے بھی ٹینشیں ہیں اون پر مصیتیں آرہی ہیں اس طرح سے اون کے اور بھی بلڈنگس ہیں جن کے ٹینشیں پر مصیتیں آرہی ہیں اون کو بھی اون مصیتوں سے نجات دلاتا ہارا فرض ہو جاتا ہے - نظام کو جو مraudات ہیں اون کو ڈیمو کریبل لیجسٹلیچر کے وجود میں آنے کے بعد یکرے بعد دیکھئے ختم کرنا چاہئے - اس وجہ سے میں اسکو لایا ہوں ابھی آنریبل موروں نے فرمایا کہ اشارتاً کنایتاً کسی نے اون کے متعلق ذکر کیا - مگر میں اس کے باوجود اس کو اس لئے موکر رہا ہوں کہ سکشن (۳۱) کی میونگ میں یہ بتایا گیا کہ

Any order made or deemed or purporting to have been made, any decision or direction given or deemed or purported to have been given, any notification issued or deemed or purported to have been issued, any action or proceeding taken, are considered to have been done under this Act only.

That is what it says.

اس وجہ سے نوٹیفیکیشن جو اس سے قبل جاری ہوا ہے وہ اس کے تحت ہی جاری کیا ہو اور جائز متصور ہوگا - اس قسم کی سیونگ اوس میں بتائی گئی ہے۔ اس وجہ سے نوٹیفیکیشن کے وقت اس کلاز کے بارے میں جو کچھ اون کا مطلب ہے وہ کہلم کھلا عوام کے سامنے آجائے - یا نہیں تو کہم از کم اون پراپرٹیز کو ابولا (Evade) کر کے ابھی صفائی پیش کریں کہ آپ اون کو اس طرح مستثنی کرنے کا اقدام کر رہے ہیں - جیسا کہ آنریبل روپنیو منسٹر نے جواب میں "ہاں، کہما - میں اس کے متعلق جواب چاہتا ہوں"

شروعی عبد الرحمن - مسٹر اسپیکرسر - دفعہ (۳۱) میں یہ لکھا ہے کہ حکم نگرانی مسکنہ پابند سنہ ۱۹۵۳ء، ف ذریعہ، هذا منسوخ کیا جاتا ہے : لیکن یہ حکم تو ہائیکورٹ نے بہت دن پہلے ہی منسوخ ہو گیا تھا - اگر اونس حکم کو اس قانون کی منظوری کی تاریخ سے منسوخ قرار دی تو ہائیکورٹ کے اون فیصلہ کی خلاف ورزی ہو چکئی گی - لکھنا تو یہ چاہئے تھا کہ جس تاریخ کو ہائیکورٹ کا فیصلہ ہوا اوس تاریخ سے ہے

قانون منسوخ متصور ہوگا - ورنہ ہو گایہ کہ جس تاریخ حکم نگرانی اسکے ہائیکورٹ میں منسوخ - كالعدم اور خلاف قانون قرار دیا گیا ارس تاریخ سے اس قانون کے منظور ہونے تک جتنی کارروائیاں ہوئی اور ہورہی ہیں وہ سب مطابق قانون سمجھی جائینگی اور ایسا سمجھنا گویا تحقیر عدالت کرنا ہو گا کیونکہ وہ قانون تو ہائیکورٹ سے بہت پہلے منسوخ ہو چکا - اس جانب آنریبل منسٹر توجہ کریں - ورنہ یہ ایک بہت بڑی غلطی ہو گی -

شری گوپال راؤ اکبورٹ جہاں تک اس شبہ کا تعلق ہے جو ابھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اوس قانون کو اس قانون کے نفاذ کی تاریخ سے ری پیل کیا جا رہا ہے حالانکہ وہ غلط ہے۔ یہ شبہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ کیونکہ اوس کے جو دستوری مضمرات ہیں وہ یہ ہیں کہ دستوراً کسی قانون کو كالعدم قرار دینے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس طرح منسوخ ہونے کے بعد وہ قانون اسٹیپیوٹ بک سے خود بے خود خارج ہو گیا۔ قانون اوس وقت خارج ہوتا ہے جیکہ کوئی قانون ساز جماعت اوس کو منسوخ کر دے۔ ہائیکورٹ گو اوس قانون کو روکنائی نہیں کر رہا ہے لیکن وہ قانون اسٹیپیوٹ بک پر اوس وقت تک باقی رہیگا جب تک کہ قانون ساز جماعت اوسکو ری پیل نہ کرے۔ چنانچہ معزز ایوان کو یاد ہو گا کہ "ولی الدولہ سکسیشن ایکٹ" (Wali-ud-Daula Succession Act) کو ہائیکورٹ کی فل پنج نے وائڈ (Void) اور آلترا وائرس (Ultravires) قرار دیا تھا۔ لیکن اوس کو ری پیل کرنے کے متعلق گذشتہ سشن میں ایک بہیان لایا گیا تھا۔ میں یہ مثال معزز ممبر کی یاد تازہ کرنے کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ کیونکہ در اصل یہ کوئی بڑی غلطی نہیں بلکہ دستور کے مضمرات کو سمجھنے میں غلطی ہو رہی ہے۔

آنریبل شری جی - سری راملو نے جو کچھ کہا میں سمجھتا ہوں کہ انہیں پہلے کی تقریر میں میں نے بتا دیا تھا کہ دفعہ (۲) میں نظام کی برابری کے متعلق کوئی اشارہ یا حوالہ نہیں ہے۔ اس سے متعلق جو اعلان یا آرڈر اس جاری کئے گئے تھے وہ خود بخود منسوخ ہو گئے ہیں۔ یہ سمجھنا کہ کلاز (۳) کے تحت وہ اعلان جو اون کی برابری کے متعلق جاری کیا گیا تھا اب بھی باقی رہیگا غلطی ہے۔ اون کی برابری کے متعلق جو اعلان اوس وقت جاری ہوا تھا اوس وقت کے قانون کے تحت صادر ہوا تھا۔ اور اون قیصلہ جات کو جاری رکھا گیا تھا۔ لیکن امن قانون کے تحت وہ نوئیفیکیشن جائز نہیں رہیگا جو قانون یا ایکٹ جب الٹرا وائرس قرار دیا گیا ہو تو اوس کے تحت جاری کئے ہوئے نوئیفیکیشن اور قانون اثرات بھی الٹرا وائرس ہو جاتے ہیں۔ یہ چیز ہر وکیل جانتا ہے اس لئے گہرامنے کی ضرورت نہیں کہ نظام کی برابری سے اس ایکٹ کو متعلق نہیں کہا جائیگا۔ اس لئے ان امیاجزی فیرس (Imaginary fears) میں

آنریبل میرس کو نہیں رہنا چاہئے۔ چونکہ یہ ترمیم خیر ضروری ہے اس لئے میں اس کو قبول نہیں کر سکتا۔

شری جی - سری راملو - دفعہ (۱) (۲) میں نوٹیفیکیشن کا ذکر ہے

Notification issued is considered to have been issued under this provision.

شری گوبال راؤ اکبوري - (۱) (۲) (۳) کے الفاظ بہت صاف ہیں

“ Notwithstanding any decision or order of any Court to the contrary—

Any order made or deemed or purporting to have been made, any decision or direction given ”

جو اعلان جاری ہوا تھا وہ اوس وقت تک جائز تھا جب تک کہ ہائی کورٹ نے اوسکو ری پیل (Repeal) کیا اس وجہ سے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ یہ دستور کے لحاظ سے بالکل ٹھیک ہے۔

Shri G. Sreeramulu : The hon. Minister says that it will not be included. I am satisfied with that, and I hope that will be really so.

I, therefore, beg leave of the House to withdraw my amendment to clause 31.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The Question is :

“ That clause 31 stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

Clause 31 was added to the Bill.

Clause 32

Mr. Speaker : The Question is :

“ That clause 32 stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

Clause 32 was added to the Bill,

Schedule

Mr. Speaker : Now, let us proceed to Schedule.

Shri V. B. Raju : I beg to move :

“ That at the end of the Schedule, add the following :—

41. Latur (Osmanabad District)
42. Manwath (Parbhani District)
43. Gangakhed (Parbhani District)
44. Udgir (Bidar District)
45. Kothagudem (Khmmameth District)
46. Bodhan (Nizamabad District)
47. Bellampalli (Adilabad District)
48. Kagaznagar (Adilabad District)
49. Sadasivpet (Medak District)
50. Jogipet (Meatk District) ”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

“ That for the Schedule, substitute :—

‘ (1) In all the cities and towns having a population of 10 thousand or more and

‘ (2) In all the towns having a population of less than 10 thousand but managed by a town committee constituted under the Municipal and Town Committees Act 1951.’

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Annajirao Gavane : I beg to move :

“ That at the end of the Schedule, add the following :—

- “ 41. Manwat (Parbhani District)
42. Basmath (Parbhani District)
43. Tuljapur (Osmanabad District)
44. Latur (Osmanabad District)
45. Kallam (Osmanabad District)

46. Paithan (Aurangabad District)
47. Vaijapur (Aurangabad District)
48. Kannad (Aurangabad District)
49. Deglur (Nanded District)
50. Bhainsa (Nanded District)
51. Kondalwadi (Nanded District)" .

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That at the end of the Schedule, add the following :—

- " 41. Jagtial (Karimnagar District)
42. Sirsilla (Karimnagar District)
43. Pedapalli (Karimnagar District)
44. Bodhan (Nizamabad District)
45. Kothagudam (Khammam District)
46. Bellampalli (Adilabad District)
47. Yellandu (Warangal District)
48. Latur (Osmanabad District)
49. Vijapur (Aurangabad District)
50. Kannad (Aurangabad District)" .

Mr. Speaker : Amendment moved. Has the hon. Minister got anything to say with regard to these amendments ?

Shri Gopal Rao Ekbote : Clause 1 (3) reads as follows :

“ It shall apply to the areas specified in the Schedule and to such other areas as the Government may, by notification, from time to time, direct.”

Shri V. B. Raju : Mr. Speaker, Sir, as the hon. Minister has promised that he would do his best in getting these items included in the Schedule, if they are fit to be included, I feel, I need not press my amendment further,

شري گوپال راؤ اکبوري - مين اتنا اطمینان دلا سکتا ہوں کہ امنڈمنٹس کے ذریعہ جو فہرست آئي ہے اوس کا فائل الدنسنٹریشن کرنے پکے بعد کہ آیا اون شہروں میں بھی اس قانون کی ضرورت ہے یا نہیں اوس کو شامل کیا جائے گا - جب تک اون کو اگر این (Examine) نہ کیا جائے آف ہینڈ (Off hand) طریقہ پر اس کے متعلق تصفیہ نہیں کیا جاسکتا - اگر دستور کی دفعہ (۱۲) کے تحت کوئی مقام آسکتا ہے تو اوس کی نوٹس لیکر جانچ کی جائے گی اور اون گاؤں کی بھی جانچ نہ رجایا گی اور جتنا جلد ہو سکے یہ قانون اون مقامات سے بھی متعلق کیا جائے گا جہاں اس کو متعلق کرنے کی ضرورت ہو -

* شري بی - ڈی - دیشمکھ - جو شیدول رکھا گیا ہے اس کے متعلق مغالطہ ہو رہا ہے - یہ کس یس (Base) پر رکھا گیا ہے آیا آبادی کے لحاظ سے میونسپالی یا ٹاؤن کمیٹی یا اس مقام کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے - میں سمجھتا ہوں کہ شیدول (الف) میں جو گیارہ بارہ نام لائے گئے ہیں انہیں ہر طریقہ سے رکھنا ضروری ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وضاحت کا موقع دیا جائے - یا پہلے اسی جانب سے وضاحت کر دی جائے - تاکہ امنڈمنٹ پیش کرنے کی نوبت ہی نہ آئے -

* شري جي - سري راملو - مسٹر اسپیکر سر - یہ دیکھو کر کہ بہت سے آریبل ممبرس نے ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کمیٹی کے لحاظ سے مقامات کو اس میں شریک کرنے کی نسبت ناموں کی فہرست پیش کی ہے اور اس میں کافی اختلافات ہیں تو حکومت کے آئندہ غور کے لئے اور اس میں جو خطرہ ہے اس کو دور کرنے کے لئے میں ایک سعیشن امنڈمنٹ کے طور پر دیا ہوں - میری یہ خواہش ہے کہ جہاں ۱۰۰ ہزار سے زیادہ ہاپولیشن ہے وہاں رکھا جائے - اس سے پوری چیزوں کا اقتباس آجاتا ہے اور اس میں ایک اصول بھی معلوم ہوتا ہے ورنہ یہ بے اصولی ہو گی کہ ایک جگہ کوواس میں رکھا گیا ہے اور دوسری جگہ کو نہیں رکھا گیا - جہاں سکریٹری وغیرہ کہتے ہیں یا وہاں کا کوئی آفسر کہتا ہے تو اس جگہ کو رکھنا اور دوسری جگہوں کو چھوڑنا مناسب معلوم نہیں ہوتا جو شیدول رکھا گیا ہو وہ کس یس پر رکھا گیا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں - آیا وہ ٹاؤن کمیٹی کے لحاظ سے یا میونسپالی کے لحاظ سے یا ہاپولیشن کے لحاظ سے اس لئے کوئی اصول طریقہ ہو جائے تو مناسب ہے - اسکے بعد غرام ثانیم تو نائم (From time to time) ان مقامات کو نوٹیفیکی (Notify) کیا جاسکتا ہے -

* شري انعامي راؤ گولانے - مسٹر اسپیکر سر - آریبل منٹری نے جو ونڈامت کی اور ایک دوسرے آریبل ممبر نے پرنسپل کے طور پر دس ہزار سے زیادہ کی ہاپولیشن کے مقام کو اس میں رکھنے کے لئے کہا ہے یہ قابل غور ہیں - لیکن آریبل منٹری نے شیدول کیس یس پر رکھا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہیں کیونکہ اگر یہ آبادی کے لحاظ سے ہوتا تو لا تور چیسا مقام جسکی آبادی تیس چالیس ہزار کی ہے لسکو خاج نہ کیا جاتا

اور پورنا جسکی آبادی دس هزار کی بھی نہیں اسکو رکھنا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ مقامات جو ثریہ منسرس ہیں، وہاں کڑایہ داروں کو کافی مشکلات پیش آئی ہیں اس کا لحاظ کرنے میں نے مانوت۔ بسمت وغیرہ کے نام دئے ہیں۔ اور اون کی پاپولیشن بھی یندرہ ہزار سے زیادہ ہے۔ آبادی کے پرنسپل کو مان لیا جائے تو ان مقامات پر اس قانون کو جلدی سے جلد لا گو کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ایسے مقامات ہیں جوہلی آبادی بہت زیادہ ہے۔

* شری سی - بچ وینکٹ رام راؤ۔ اس سے قبل دوسرے آنریبل مبرس نے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے اور یہ کہا ہے کہ شیدول کس پرنسپل پر مبنی ہے معلوم نہیں ہے۔ میں آنریبل منسرس یہ جانتا چاہتا ہوں کہ تعلقہ کریم نگر کے مساوی جگیال کی بھی آبادی ہے لیکن اس کو اس میں انکلوڈ (Include) کیا گیا اور حضور آباد کو جہاں کہ بہت کم آبادی ہے اس میں رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکو رنٹ کنٹرولر کے تحت رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب ہم قانون بناتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی اصول پر مبنی ہوتا ہے لیکن یہ پتہ نہیں چل رہا ہے جیسا کہ اس طرف سے کہا گیا ایسا یہ ٹاؤن کمیٹیز کے لحاظ سے ہے یا میونسپالٹیز کے لحاظ سے اگر کسی ایک اصول کے لحاظ سے اسکو رکھا جائے تو جو مقامات چھوٹ گئے ہیں انکو بھی حکومت اس میں رکھے گی۔ گجویل جہاں ٹاؤن کمیٹی بھی نہیں ہے اسکو شیدول میں رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مقامات جن کو اس میں رکھنا چاہئے انکو چھوڑ دیا گیا ہے اور جن مقامات کو نہ رکھنا چاہئے اس میں رکھا گیا ہے۔ اس لئے منسر صاحب اس پر غور فرمائیں۔

* شری بی۔ ذی دیشکہ۔ میں نے اس پر پہلے ہی اعتراض کیا ہے اس ایسے امنڈمنٹ پر بولنے کی خواہش نہیں کرتا۔ البتہ صرف یہ جانتا چاہتا ہوں کہ شیدول کس بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ آیا وہ ان مقامات پر مکانات کی اسکریٹی (Scarcity) کی وجہ سے ہے یا انڈسٹریل ایریا ہونے کی وجہ سے یا تجارتی مقام ہونے کی وجہ سے۔ بلکہ اور کتنے گواہ جو انڈسٹریل مقامات ہیں اور لاتور ایک تجارتی مقام ہے۔ لیکن وہ اس میں شریک نہیں ہیں۔ اس لئے منسر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ شیدول کس بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔

شری وینکٹیشور راؤ (میدک)۔ منسر اسپیکر سر۔ گجویل اور نرسا پور کے متعلق اعتراض کیا جا رہا ہے۔ یہ اعتراض معلوم نہ ہوئے کی وجہ سے کیا جا رہا ہے..... چند آنریبل مبرس ہے۔ ان پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔

شری گوبال راؤ اکبور۔ منسر اسپیکر سر۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ بظاہر جوشیدول وکھا گیا ہے وہ بغیر کسی اصول کے رکھا گیا ہے۔ میں نے اپنی پہلی تقریب میں بھی اشارہ تا

یہ ظاہر کیا تھا کہ آرٹیکل ۱۷ جو کانسٹیوشن کا ہے تو سکرینینگ میڈر کے تحت جس کسی مقام کو بھی رکھیں گے اسے جسٹیفی کرنا پڑیگا۔ اس کے علاوہ کانکرنس لست میں جو قانون بنایا جاتا ہے اس کو پریسیدنٹ کی منظوری کے لئے بھیجننا پڑتا ہے۔ ہم یہ جو قانون بن رہے ہیں وہ ٹرانسفر آف پرایپر ایکٹ کو نیارو ڈاؤن (Narrow down) کرنے والا قانون بن رہے ہیں اس لئے ان مقامات کو جنہیں شیدول میں رکھا گیا ہے ان کو اگر اس کیا گیا ہے۔ جب اس کو پریسیدنٹ کی منظوری کے لئے بھیجننا ہے تو ہم نے فینائل امپلیکیشن (Financial implications) (المنسٹریو امپلیکیشن اور ہاؤس شارٹیج (House shortage) کا پہلے ہی اطمینان کر لیا ہے۔ لیکن جن مقامات کو اس میں شریک کرنے سے متعلق امنڈمنٹس پیش ہوئے ہیں ان کو اگر اس نہیں کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خود آرٹیبل سمبوس نے ان کی مضرات کو اگزامن نہیں کیا ہے۔ اندسٹریل ٹاؤنس (Industrial towns) سے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں جیسے کہ بل میں اور کتنہ گوڑہ ہیں کہ وہاں ہاؤزنگ پر ایکم کچھ حد تک وہاں کے مینجنمنٹ نے سالو (Solve) کیا اور اب وہاں ہاؤزنگ شارٹیج نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا میں بغیر اگزامن کئے یہ نہیں کہہ سکتا کہ جن مقامات کو امنڈمنٹ کے ذریعہ انکلوڈ (Include) کرنے کی خواہش کی گئی ہے وہ اس میں شامل نہ کئے جائیں۔ بہت ممکن ہے کہ وہ سب کے سب اس میں شریک کئے جاسکتے ہوں۔ لیکن آپ مجھ سے متفق ہوں گے اگر میں یہ کہوں کہ اس کو پریسیدنٹ کے سامنے پیش کرنا ہے تو جب تک ہم خود ان مقامات سے متعلق مطمئن نہ ہو جائیں انہیں اس میں شامل کرنا مناسب نہ ہو گا۔ میں نے کہا ہے کہ دفعہ (۱) کے تحت گورنمنٹ نے تھوڑا اختیار اپنے پاس رکھا ہے۔ پریسیدنٹ کی منظوری آئے کے بعد اس کو فوری ان مقامات سے بھی متعلق کیا جاسکتا ہے اور جو ڈسپاریٹی (Disparity) ہے اس کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ اطمینان دلاسکتا ہوں کہ اس شیدول کو اگزامن کیا جائے گا اور جن جن مقامات کو اس سے متعلق کرنا ہے وہ کئے جائیں گے۔ اس لئے میں ادباً عرض کرتا ہوں کہ ان امپلیکیشن کی بنی پر آرٹیبل سمبوس اپنی ترمیمات واپس لیں۔

Shri V. B. Raju : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

شری جی۔ سری رامبو۔ ٹاؤنس کے بارے میں میں نے اعتراض کیا ہے۔

مسٹر اسپیکٹر۔ بعض آبادی نہیں بلکہ اور چیزوں کو یہی دیکھا جاتا ہے۔

Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Annajirao Garane : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“That the Schedule stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Schedule was added to the Bill.

Short Title, Commencement, Extent, and Preamble.

Mr. Speaker : The question is :

“That the Short Title, Commencement, Extent, and Preamble stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Short Title, Commencement Extent, and Preamble were added to the Bill.

Shri Gopalrao Ekdote : I beg to move :

“That L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954, be read a third time and passed.”

Mr. Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954, be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

L.A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Excise, Forests & Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

Mr. Speaker : Motion moved.

* شری کے۔ وی۔ رنگا رینڈی۔ مسٹر اسپیکرسر۔ یہ قانون اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ اس وقت جو نقدی معاشیں ہیں آئندہ انہیں برخاست کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جو دفعات وضع کئے گئے ہیں ان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۵۴ع سے نقدی معاشیں ختم کر دی جائیں گی۔ البتہ ان معاشوں کی دو تسلیں بتلائی گئی ہیں۔ ایک تو وہ معاشیں ہیں جو معاوضہ میں دی گئی ہیں۔ جیسے جاگیر لیکر نقد معاوضہ دیا گیا ہے۔ یا جائزداد منقولہ لیکر نقد معاش دیکھی ہے۔ یا کتب خانہ یا اسلحہ خانہ یا قرض لیکر نقد معاشیں عطا کی گئی ہیں۔ ان معاشوں کو بالمعاوضہ کہا جاسکتا ہے۔ دوسرا وہ معاشیں ہیں جو کسی معاوضہ میں نہیں دی گئی ہیں بلکہ پروزشی یا مدد وغیرہ کے طور پر دیکھی ہیں۔

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

جو معاشیں معاوضہ میں دی ہیں ان کے متعلق یہ رکھا گیا ہے کہ انہیں کچھ معاوضہ دے کر ختم کر دیا جائیگا۔ یعنی انہیں سال میں جنی رقم ملتی ہے اس کا چھ کا معاوضہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ معاوضہ بھی حکومت چاہے تو پختست دے سکتی ہے با سالانہ اقساط مقرر کر کے، اقساط میں دے سکتی ہے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ نقد معاشیں نصف تو فوراً ختم ہو جائیں گی۔ باقی کا معاوضہ، سال میں ادا کیا جائیگا۔ ذمہ دار معاشوں کا کوئی معاوضہ مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ اس میں ایک شکل رکھی گئی ہے کہ جس ذمہ دار کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہو اس کو ہیں حیات برقرار رکھا جائے اور دیکھ اشخاص کی معاشیں فوراً ختم کر دیجائیں۔ اس طرح جن لوگوں کو بلا کسی خدمت کے معاشیں دیکھی تھیں انکی معاشیں آئندہ باقی نہیں رہیں گی۔ ۶۰ سال سے زائد عمر والوں کی معاش تا حیات اسلئے جاری رکھی جا رہی ہے کہ وہ اب کوئی جدید پیشہ اختیار نہیں کر سکتے۔ اگر انکی معاش بند کر دیا جائے تو انکا ذریعہ معاش بند ہو جائیکا اور انکے پیروزگاروں کا سوال پیدا ہو گا۔ جن لوگوں کو کسی جاگیر وغیرہ کے معاوضہ میں معاشیں ملی ہیں ان کے لئے دستور کے بھوجب معاوضہ کا تعطیہ کیا گیا ہے۔ اور دستوری کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ میں اپنی کہتا ہوں کہ اس قانون کو منظور کیا جائے۔

* شری بی۔ ڈپی دیشمکٹ - مسٹر اسیکرسر - ایک طویں انتظار کے بعد کناس کرٹش کو ختم کرنے کے قانون کو ایک مکمل شکل دینے کے لئے بل آج ہاؤس کے سامنے بیسنا ہوا ہے۔ بیس کہوں گا کہ یہ بل بھی عوام کے احساسات کو ایک طرح سے پھول بھیلوں میں ڈالنے کے مثال ہے۔ آج کے سماج میں آج کے جمہوری دور میں بغیر کسی معاوضہ کے کسی کو کوئی چیز دینا یا بغیر محنت کے مزدوری دینا اصول کے خلاف ہے۔ ہاؤس کے آنریبل ممبرس نے اس اسپلی میں بارہا یہ مانگ رکھی ہے کہ اس فسہ کا معاوضہ ایک طرح کی مفت خوری ہے اور یہ دھبہ جو ہمارے سماج برائے اسکو ترجیح سا جانا چاہتے ہیں ۲۲ - نومبر سنہ ۱۹۵۲ع کو ہاؤس کے سامنے ایک بل لایا کیا۔ اس وق یہ اعلان کیا گیا تھا کہ حکومت حیدرآباد نے ایک بہت بڑا اقدام کیا ہے۔ اور جتنی نند معاشیں ہیں انہیں ختم کیا جا رہا ہے وہ نقد معاشیں استمر محدود تھیں کہ ۳۳ لاکھ کی معاشوں میں صرف ۱۰ لاکھ کی معاشوں کو ختم کیا گیا۔ ۲۰ - ۲۲ لاکھ کی معاشیں جوں کی توں رکھی گئیں۔ اب اس قانون کی ترمیم کی جا رہی ہے۔ آنریبل لیڈر آف دی ہاؤز نے وعدہ کیا تھا کہ باقی معاشیں ختم کی جائیں گی اور ان کے بارے میں جو قانون اور مستوری مشکلات ہیں ان پر غور ہونا ہے۔ ۱۹۵۲ع کے اس قانون کے نفاذ کے بعد باقی کیاش گرانش کو ختم کرنے کے لئے جو ترمیم لائی گئی ہے اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ۱۲ - ۲۷ ۱۹۵۲ع کے قانون میں اسٹیممنٹ آف آجکش ایند ریزنس میں یہ بتلا یا گیا تھا کہ

Power has been taken to add to this table so that other cash grants to which similar considerations apply may be discontinued.

حکومت نے اس سلسلے میں ایک سب کمیٰ مقرر کی تھی۔ اس کمیٰ نے کیا طے کیا۔ اس کی سفارشات ہیں آنریبل مور آف دی بل نے اس کو ہاؤس کے سامنے نہیں لایا۔ ہاؤس کو وہ معلومات ملنے چاہئیں۔ اس کمیٰ کے رکمنڈیشنز (Recommen- dation) کے ذریعہ ہاؤس کے آنریبل ممبرس کو اس سلسلے میں مطعن کرنا نے ضرورت تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں تاوقیکہ وہ سفارشات ہاؤس کے سامنے نہ لائی جائیں اس بل کی سکنڈ روئنگ میں دشواری ہو گی۔ اور اس وقت چو جملے ہوں گے آنریبل مور آف دی بل کو برداشت کرنا پڑیگا۔ میں آنریبل منسٹر سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے مسوودہ قانون کے تحفظ کے لئے کمیٰ کی ریورٹ کے بارے میں معلومات ہاؤس کے سامنے رکھیں۔ آپ نے بل میں رکھا ہے کہ ۰ قسم کی کیاش گرانش یکلعت بند کی جائیگی۔ ماہی کیاش گرانش بھی دستور کے دفعہ ۳۱ کے تحت یکلخت ختم کی جاسکتی ہیں لیکن شیڈول بننا کر بعض کے بارے میں معاوضہ دینے کی تجویز کی گئی ہے۔ اور ۶۰ سال ہے زائد عمر والوں کو تاحیات گرانٹ دینے کی کنجائشی رکھی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

پارٹ اے - بی اور سی جو بنائے گئے ہیں وہ غلط ہیں - اگر ان کو سابقہ نیڈول میں شریک کیا جاتا ہے تو یہ قانون - دستور اور حالات کے لحاظ سے مناسب ہوتا - بارٹ سی میں آڑپنی منصب - رعایتی - خاص اور معمول - یوبیہ وغیرہ جو بتلایا گیا ہے وہ ایسے مناصب ہیں جو اس زمانے میں کسی نہ کسی خدمت کے سلسلے میں دے گئے ہیں میں انکو لقد معاوضہ دیا جا رہا ہے - یہ تمام کیاش گرانش میں داخل ہیں اور ہم اس کا کوئی معاوضہ دینا پسند نہیں کرتے - اور نہ جمہوری حالات میں یہ مناسب ہو سکتا ہے - میں آربیل مور آف دی بل سے کہونگا کہ کیاش گرانش کے سلسلے میں بل لا کر آربیل سبز نے ان کو کچھ اور عرصہ کے لئے جان بخشی ہے - جو قابل مناسب ہے - میں کہونگا کہ دستور کے لحاظ سے بھی آپ ان کیاش گرانش کو موقوف کر سکتے ہیں - اس کا معاوضہ دینے یا پارٹ اے - بی - سی بنائے کا کوئی جواز نہیں ہے - اس سلسلے میں ہاؤس میں امنڈمنٹس آئین کے اس سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آربیل مور آف دی بل کمیٹی کی سفارشات سے ہاؤس کے آربیل سبز کو واقف کرائیں - اور اس کے جواز کے بارے میں ہاؤس کو مضمون کرائیں

شی رنگ راؤ دیشمکھ (گنگا کھیٹ) مسٹر اسیکر سر - بہت دنوں سے اپالیشن آف کیاش گرانش (Abolition of Cash Grants) کے بارے میں بل لانے کے لئے آربیل چیف منسٹرنے ہاؤس سے وعدہ کیا تھا - اس لحاظ سے ۲۰۴ ع میں دیشمکھ دیشاںدھے - سر دیشمکھ سر دیشاںدھے کی معاشی بند کرنے کے بارے میں ہاؤس میں بل آیا - اس وقت ہم لوگوں نے مبارک ناد دی تھی - لیکن اس کے بعد آج جو بل ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے اس کو یڑھکر ہمیں دکھ ہوتا ہے - کیونکہ اس میں معاشوں کے برخاست کرنے کے لئے کمپنیزیشن (Compensation) برابر رکھا گیا ہے - اپوزیشن کی یہ مانگ تھی کہ کمپنیزیشن نہ دینا چاہئے - آپ نے اپالیشن آف جا گیر کا قانون بنایا اور اس کے لئے جا گیر داروں کو ۱-۶-۱۷ء کروڑ روپیہ معاوضہ دینے کے لئے رکھ دیا - اس بل کے سلسلے میں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی تھی - لیکن اس کے باوجود آج جو ہاؤس میں بل پیش ہوا ہے اس میں معاوضہ کی شرط و کمی کی ہے -

گو میں مانتا ہوں کہ آرٹیکل ۲۱ کے تحت کمپنیزیشن دینا چاہئے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ کمپنیزیشن نہ دیا جائے - کوئی چاند اسی ہے کوئی زیبات نہیں لے رہے ہیں جن کا کمپنیزیشن دینا ضروری ہو - ایسی بات تو نہیں ہے کہ کسی منسیدار کی ہم ہانچسو ایکٹ زین لے رہے ہیں اور اوس کو اس کا معاوضہ دینا ضروری ہے - یہ تقاضی معاشیں ہیں جن کا معاوضہ دینا اس لئے ضروری نہیں ہے کہ یہ منت میں عوام کا یہ سہ کھانے ہیں - آرٹیکل ۲۱ کے تحت آپ نے لکھا ہے کہ

Where a cash grant to which this Act applies is subject to the rendering of any service, the grantee shall on the date

Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954.

of discontinuance of the grant, stand released of the liability to render that service.

جو کمپنیشن آب دینا چاہئے ہیں اوس میں (۶) ٹائیم کیوں لکھا تباہی آب چاہیں تو (۲) ٹائمس بھی دے سکتے ہیں گوہم تو اس کے بھی خلاف ہیں - لیکن اسکے تحت جب کسی مزدور کو آپ مل (Mill) سے نکلتے ہیں تو انکے مہمے کی تنخواہ اڈوانس دینے کا براویزن رکھا گیا ہے - تو پھر ایسی صورت میں منصدازوں کو (۲) ٹائمس دینے کی کیا ضرورت ہے - اسکی بجائے (۲) ٹائمس رکھا جائے تو اسی حالت متناسب ہوگا -

Compensation amounting to a sum equal to six times the annual amount payable to the grantee shall be paid to him in cash either in full or in annual instalments not exceeding 12.

مناصب اور ماہوارات کے لئے (۱۰) لاکھ روپیہ کی رقم بحث میں رکھی گئی ہے اور منظور بھی ہو چکی ہے -

Territorial and Political pensions Head of Account Rs. 10,00,000.

اس لحاظ سے ان ۔ । لاکھ کا چھ گونہ آپ دین گے تو (۶) لاکھ روپیہ کا عوامی خزانہ یہ بار پڑیگا - جو معاوضہ دینا چاہتے ہیں وہ بارہ اقساط میں دیا جائیگا - گویا ہر سال بانج لاکھ روپیے حکومت کے خزانے سے جائیں گے - اس طرح ابالیشن آف کیاش گرائنس (Abolition of cash grants) کا مقصد فوت ہو جائیگا - یہ سائز لاکھ کا پرلویزن جو آپ نے منصدازاں کے تعلق سے رکھا ہے بجائے اس کے ہتھ ہوتا کہ نیشن بلڈنگ کاموں میں یہ رقم لگائی جائی - ملک میں جو یوروزگاری بڑھ رہی ہے اوس کو دور کرنے میں صرف کی جاتی - اخبارات میں ہم نے دیکھا کہ پرانی گرفت کے لوگوں نے خود کشی کر لی ہے - آپ ایسے لوگوں کو لاکھوں روپیہ دے رہے ہیں جو مفت خوری کی عادت میں مبتلا ہو گئے ہیں - اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ

Where a cash grant to which this Act applies is subject to the rendering of any service, the grantee shall on the date of discontinuance of the grants and released of the liability to render that service.

یعنی جو خدمت آپ اب تک لے رہے تھے وہ بھی بند کر دیجائیگی - اور کیاش گرائنس کی رقم ان کو مفت میں گھر پیٹھی ملیگی - پہلے گورنمنٹ ان کو جو منصب دیتی تھی تو کچھ خدمت بھی اون سے لیتی تھی لیکن اس ذمہ کریں سی کے زمانے میں آپ اون سے خدمت

لینا بھی بند کر رہے ہیں اور رقم برابر دے رہے ہیں - پارٹ "بی" اور "سی" ، میں جو لوگ ہیں ان کو آپ عوام کا لاکھوں روپیہ دینا چاہتے ہیں اور خدش جو اونسے لی جاتی تھی اس کو بھی بند کر دینا چاہتے ہیں - اس لئے میں کہونگ کہ انکو کمپنیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے - منصب معاوضہ جا گیر اور امتیازی۔ وغیرہ کیسے لاکھ کا پراویزن ہے اس کے جو معاوضے دئے جائیں گے وہ ساتھ لے لکھ ہو جائیں گے اور یہ معاوضہ اون لوگوں کو دیا جانے والا ہے جنہوں نے اب تک عوام کا خون چوسا ہے جنہوں نے عوام کے ساتھ نا انصاف کی ہے اس لئے اون منت خوروں کو عوام کا بیسہ نہیں دینا چاہتے - جب بجٹ میں خسارہ ہے تو اس قسم کے اخراجات برداشت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر فار ریوینیو اس بارے میں غور کریں گے اور اس بل میں اس قسم کی جو خرایاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے اور اس سے متعلق جو امنڈمنٹ پیش کئے جائیں گے اون کو قبول کریں گے -

شری کے - انت رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس سے پہلے اپالیشن آف کیاش گرانش کے نام سے ایک بل ہاؤز میں لایا جا چکا ہے جس کی رو سے دیشمکھ اور دیشپانڈے وغیرہ کے رسوم بند کئے گئے ہیں - اب جو منصبداروں کے تعلق سے بل لایا گیا ہے وہ بھی اوسی قسم کا قانون ہے - جن لوگوں سے خدمت نہیں لی جاتی ہے وہ اس لئے نہیں لیجاتی ہے کہ وہ جا گیر کا معاوضہ ہے یا اسلحہ کا معاوضہ ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اتنے سال سے وہ اس منصب سے استفادہ کر رہے ہیں کہ اپنکو اون اسلحہ سے کئی گونہ زیادہ قیمت پہنچ چکی ہو گی - سالہا سال سے وہ یہ معاوضہ پا رہے ہیں - اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اپنے گورنمنٹ پر کوئی ذمہ داری رہتی ہے - جب دستور ہند کے تحت بغیر معاوضہ کے رسوم دیشمکھی و دیشپانڈے کو برخواست کر دیا گیا ہے تو منصبوں کو بلا معاوضہ ختم کرنے میں کونسا امر مانع ہے - رسوم دیشمکھی کو بلا معاوضہ دئے کہیں خم کیا گیا۔ جب اوس کو اس طرح ختم کیا گیا ہے تو اس کو بھی ختم کرنا چاہتے - اگر محض ہروشی کے لئے دینا ہے تو میں کہونگا کہ ان کو کافی عرصے تک پرورش کرچکے ہیں - اب جیکہ وہ کوئی خدمت بھی الجام نہیں دے رہے ہیں تو پھر انکی پرورش کا خیال کرنا بے سود ہے - منت خوروں کی اس طرح کی ہروشی کو کسی طرح برداشت نہیں کیا جاسکتا - Religions (Religious) اور چیاربیل (Charitable) کے تعلق سے کچھ وضاحت نہیں کیجئی ہے اس لئے میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں -

میں کہونگا کہ منت خوروں کی وجہ سے سرکاری خزانہ ہر بار پڑ رہا ہے اس کو بند کرنا چاہتے - بہر حال ان تمام امور کے بارے میں منسٹر صاحب وضاحت کریں تاکہ سکنڈ رینڈنگ پر امنڈمنٹ دینے کی ضرورت نہ ہو -

*شُرُو. گوبِندراؤ بھوڑے (کشاور جنرل) :—میسٹر سُنیکار سر، آج جو کالون پیش کیا ہے بُسکے مُٹا لُک وَکَّاری تُور پر ہم ہُکْمَت کو مُکَاوَبَاد دے دے ہے ۱۔ اپنے احیان کے

देशन को जिन कानून के पेंग करने पर मजबूरन मुवारकबाद देना पड़ा। अुमने यही मालूम होता है कि हम, री हुक्मत ने आज तक जो अच्छे अच्छे कानून नाफोज़ किये हैं। अनन्म से यह अेक है। अपोजिशन के चंद आनंदेवल में वर्स ने यह अुजर पेश किया कि दो साल कब्ल ही यह कानून आना चाहिये था, लेकिन हुक्मत को हमने मजबूर करने पर भी वह आज तक टालनी रही, और आविर मजबूरी के साथ यह कानून असको आज पेश करना पड़ रहा है। बाकी यह सही नहीं है। अवधासे जिन कश ग्रांट्स् (Cash grants) के, नकद मआश के मुताल्लुक हमारी पार्टी से बहुत मुखालिरुन की जा रही थी, और अुसीके नतीजे के तौर पर यह कानून यहा पेश किया जा रहा है, और हम अपनी खदाहिश में कामयाब हो रहे हैं। मुफ्तबोर और अंसी ही बहुत से अल्फाज यहां अस्तेमाल किये गये, लेकिन अन लोगों को यह याद रखना हों लेकिन हमारे समाज का जो ढांचा है, हमारे समाज की जो रियायत है, अुसके लिहाज से ये सब चाहिये कि स्थावाह वे फमतबोर केश ग्रांट्स् जायदाद की तारीफ में आ सकते हैं। अिस लिहाज से और दस्तूर के लिहाज से कुछ मुआवजा अनको देना पड़ता है। अगर हम मुआवजा न दें तो अुसका नतीजा यह हो गा कि यह मुआवजा पानेवाले मुशकिन है अदालत में र्जू होकर अिम कानून को अल्ट्रा व्हायर्स (Ultravires) करार दें। अंसी सूरत में हम बहुत सोच समझ कर अंसा मुहावजा दे रहे हैं कि जिसको पाकर वे भी अपने आपको सम्हल सकें, और हुक्मत का भारं भी आहिस्ता आहिस्ता कम होता जाय। अिस लिहाज से जो मुआवजा दिया गया है वह नावाजबी नहीं है।

तीसरी बात है कि चंद कैश ग्रांट्स् अंसी है जैसे कि मुआवजा आबकारी। अिसके नाम से ही जिस बात का साफ पता चलता है कि किसी जागीरदार या किसी मनसवादारी के हुक्म अपने कब्जे में लेकर अिसके मुताल्लुक कुछ नकद मआश हम देते होंगे। अंसी सूरत में चूकी अवालिशन आफ जागीर से आबकारी हुक्म भी अनको नहीं रहते, अिस लिहाज से अनको काफी मुआवजा मिल चुका था। बल्कि मुआवजा हम छोन भी सकते हैं। लेकिन न जानें हुक्मत ने क्या स्थाल किया कि अनको मुआवजा दिया जा रहा है। जिसके बारे में मैं नहीं समझता कि यह मुनासिब होगा। बहरहाल हम अेक अेक कदम आगे बढ़ रहे हैं। हमारे खजाने पर जो भार पड़ रहा था वह भी दिन ब दिन कम होता जा रहा है। अिसीलिये अपोजिशन के मेंबरों को हमें मुवारकबाद देने के लिये मजबूर होना पड़ रहा है। मैं अुम्मीद करता हूं कि अपोजिशन के सब मेंबर्स अिसको बिला अमेंडमेंट के कुबूल करेंगे।

شروعی راؤ گوانے۔ مسٹر اسپिकر سر۔ جو بل हारे सामने लाया गया है अस्के تعلق से अभी अभी एक आरील मूर ने कहाके हम एक एक न्द्र न्द्र रहे हैं और अपोजिशن जियर होरहा है के अन्को मियार कबाद दें। हम नहीं यही जाहते हैं के गोरन्हें यार यहीं अस्के موافق दिये रहे के हम अन्को मियार कबाद दें सकिए। ये मियार कबाद तो खिर जزوئی है और शروط है लिक्न हम तो यह जाहते हैं के अस्के موافق गोरन्हें फ्राहम करें के हम अस्को सो विच्छ बायर कबाद दें। २०-२०-२० विच्छ बायर कबाद से कोई फाउंदे नहीं।

ہے۔ ایک سال ہوا کہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی اور اس ہاوز میں کہا گیا تھا کہ ہم اسکو بند کرنے کے بارے میں قانون بنارہ ہیں اور اسپر غور ہو رہا ہے۔ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ کیاں گرانٹس پورے طور پر بند ہو جائیں گے۔ لیکن قانون جو ہمارے سامنے لا یا گیا ہے اسکو دیکھ کر ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہمارے جو توقعات تھے وہ پورے نہیں ہوئے۔ مثلاً کمپنیشن کا مسئلہ۔ اس میں پارٹ اے۔ بی۔ اور سی رکھا گیا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ دستور کا حوالہ بھی دیا جا رہا ہے۔ دستور کی آڑ لیکر اس قسم کی چیزیں رو رکھی جا رہی ہیں۔ میں کہونگا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیاں گرانٹس کے سلسلہ میں جیسا کہ ہم نے بلا ادائی معاوضہ رسوم دیشمنکی و دیشپانڈے کو بند کر دیا ہے اوسی طرح اسکو بھی بلا معاوضہ بند کرنا چاہئے تھا۔ جیسا کہ ابھی ایک آنر بین ممبر نے بتایا کہ مسکن ہے کہ اگر ہم اس طرح سے کریں تو وہ لوگ عدالتوں میں جائیں گے۔ اور وہاں کیا فیصلہ ہوگا کس کو معلوم۔ انہوں نے یہ خوف ظاہر کیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ قانون کے تحت یا دستور کے تحت یہ خوف اس میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کیاں گرانٹ کا مسئلہ پرا پڑی کی تعریف میں داخل کیا جا سکتا ہے یا نہیں اہم مسئلہ ہے۔ دیشمنکی اور دیشپانڈے کے رسوم جب کیاں گرانٹ کی تعریف میں آسکتے ہیں تو ایک قدم آگے بڑھ کر اسکو بھی لے سکتے ہیں۔ وہاں جسطر بغیر کمپنیشن کے لیا گیا یہاں بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس لئے دستور کی دفعہ (۲) کو جو آڑ بنانے کی کوشش کیجا رہی ہے وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ کیاں گرانٹ جن لوگوں کو عطا کیا گیا تھا وہ کسی طرح پر بھی اونکی پرا پڑی نہیں ہو سکتی۔ عطا کا اصول یہ ہے کہ جب کبھی عطا حاصل کرنے والا مر جائے تو وہ عطا دینے والا ہر یعنی معطی الیہ پر خود یہ خود عوید کر جاتا ہے۔ وہ اینسٹریل پر اپریٹ (Ancestral property) نہیں ہوتی۔ وہ ایسی ہوا ہوئی نہیں کہ اس کے متعلق رائٹس اور انٹرست پیدا ہوں اور جسکے لئے دفعہ (۱) کی آڑ لیتا پڑے۔ کیاں گرانٹ کے متعلق کمپنیشن کی جو گنجائش رکھی گئی وہ یہ ہے کہ سالانہ رقم کا چھ گونا کمپنیشن دیا جائیگا۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کم از کم وہ چھ سال تک مزید جاری رہیگا۔ گویا اس کا مطلب یہ ہو گا کہ گو آپ کی حکومت کی عمر اور تین سال ہے لیکن یہ معاوضہ آپ کی حکومت نہ رہنے کے بعد بھی تین سال تک دیا جانا رہیگا۔ آپ کا یہ مبارک اقدام کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا اگر آپ آئے والی حکومت کے لئے بھی اون کو معاوضہ دینے پر مجبور کر دیں گے تو میں کس طرح آپ کو اس پل پر مبارکباد دے سکتا ہوں۔ اس لئے چھ سال کا معاوضہ دینے کے متعلق جو طریقہ کیا گیا وہ قانون طور پر صحیح نہیں ہے۔ اون کو مستغور جو کہا گیا اون پر اعتراض کیا گیا کہ کیوں اون کو بفت خور کہا جا رہا ہے۔ میں کہونگا کہ یہ لوگ سالہا سال سے پشت سے بغیر محنت کئے معاوضہ ہاڑتے ہیں۔ وہ اگر کسی زمانے میں کچھ کام کئے ہوئے ہونگے تو ملک کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ ملک کی خداری کا کام کئے ہونگے جسکا

معاوضہ اپنیں دیا گیا - راجوں پر دیسمکٹیوں وغیرہ کو اس وجہ سے یہ دیا کہ مک
کے ساتھ غداری کریں - جنابجہ وہ اسی کا اب تک صلہ بارہے ہیں - اسی نو گوں کو ہم کیوں
نہ مفت خور کریں - یہ لوگ بغیر کسی کام کے مفت خوری کرتے رہے - بلکہ ونکے لئے
یہ الفاظ کم ہیں - دوسرے الفاظ میرے یاس نہیں کہ اون کو کہہ سکوں - سے ہے سیں
آنریبل منسٹر کنسٹیشن سے توقع کرتا ہوں کہ کمپنیزیشن کی جو شرط رکھی گئی ہے وہ نہ
دیجائیگی - دراصل اس کے لئے فانون کہیں بھی آڑ نہیں ہو سکتا - اور اگر آپ ہم ہی
چاہتے ہیں تو کم از کم چہ سال کی مدت تو نہ رکھئے - آپ کی حکومت جتنے دن تک
رہیگی اوتھے ہی دن میں وہ دیدیجئے - اوسکے بعد نہ علوم کو نسی حکومت آئے اور کیا ہو۔
(۶۰) سال کی عمر والوں کے متعلق جو کچھ کہا گیا مجھے اوس کے متعلق کچھ کہنا نہیں
ہے - آنریبل منسٹر بھی بول ہے ہو گئے ہیں اس لئے ممکن ہے وہ بول ہے لوگوں کا زیادہ
لحاظ کرنے ہوئے کہ ایسے لوگ کسی کام کے قابل نہیں رہتے اون کو کیش گرانٹ
اوونکی زندگی تک دینے کی اجازت دیجارتی ہے - وہ صحیح بھی ہے - جو لوگ بول ہے ہو گئے
ہیں اور کام نہیں کر سکتے اون کے لئے فیاضی کرنا بڑی چیز نہیں ہو سکتی - لیکن باقی لوگوں
کو کمپنیزیشن دینے کی حد تک میں آنریبل منسٹر سے توقع رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر
غور کریں - چہ سال کا کمپنیزیشن دینے کی جو شرط رکھی گئی ہے وہ نہ تو دستور کے لحاظ
سے ٹھیک ہے نہ اصولاً ٹھیک ہے - آج کی ڈیمو کریسی کے تحت یہ بل مبارکباد کے قابل
نہیں ہے - اگر آپ صحیح معنوں میں مبارکبادی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ شرط جو
کمپنیزیشن کے متعلق ہے اٹھا دیجئے - اگر آپ ایسا کرینگ تو ہم سکنڈ ریڈنگ کے وقت
زور و شور سے مبارکباد دینگے -

شی. مادھورا و ڈوٹسیکر (ابودگیر جنرل) :— آج بडی جڈو جہد کے وाद یہ بیل ہا بس کے سامنے آیا ہے۔ اس لئے ہے دیوارا باد کی آجائی کی سرکار پورا نے سرکار کے وکٹ کے جو کالے
دھنے یہ انہن کشہ پر سے میٹا نے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ بھی ابک کالا دھنوا ہا کی مुफت
خوراں کو سرکار کی ترکف سے پس ایک دیکھا جا رہا ہا۔ جیس کے لیے آج یہ بیل ہا بس کے سامنے
لایا جا رہا ہے۔ وہ ترکف میں بے انتہا بیٹھتے ہے انکا سیال ہے اور ابک میں بے انتہا
تو ابک اپنے بھائی میں بے انتہا بیٹھتے ہے کیم ہم نے جڈو جہد کی انکا سیال ہے کیم آج
سرکار کو مسجدبور ہو کر یہ بیل ہا بس کے سامنے لانا پدا۔ انکا کہنے کا مطلوب یہ ہا
کی انہی کے جڈو جہد کے کارण سرکار مسجدبور ہو گیا، نہیں تو سرکار کو یہ بیل لانے کی ایچنا
نہیں ہی۔ ہماری جڈو جہد کا ہی یہ نتیجا ہے کیم

مسٹر ڈپنی اسپیکر - ایک سبھ کہہ چکے ہیں پھر آپ اوسکو کیوں رہیٹ
کرو ہے ہیں؟ (Repeat)

شی. مادھورا و ڈوٹسیکر :— خیر، میں ابھی بات کو اب نہیں دوہراتا ہوں۔ لے کین یہ کہنا
کیم ہم نے مسجدبور کیا۔ ایس لیے یہ بیل آج لایا جا رہا ہے، ایس نوکاتا چنی میں میں کوئی

कुछत नहीं पाता है। हमारी जो कॉन्स्टीट्यूशन है असके तहत आज मुआविजा देना लाजमी है हम घटना के बिह द्वाकाम नहीं कर सकते। जब आपने भी कॉन्स्टीट्यूशन मानी है तो आप भी असके बारे में नहीं बोल सकते कि बिना मुआविजा दिये कैंग्रेंस्टम् क्यों नहीं बंद किये जाते। कॉन्स्टीट्यूशन को अगर आप बालायेताक रखना चाहते हैं तो अलग बात है। लेकिन यदि आप कॉन्स्टीट्यूशन को मानते हैं तो यह मुआविजा देना लाजमी है। अमे आप बरखास्त नहीं कर सकते। अब यदि कुछ देना ही है तो वह अम तरह दिया जाना चाहिये जोकि देने के मुमासिल हो। और कुछ दिया औसा कहा जा सके। लेनेवाले को लगे कि बाकी में हमें कुछ मिला है। नहीं तो जैसी कि मराठी में एक कहावत है कि राजा अदार ज्ञाल व हाती भोपळा दिला, यानी राजदरबार में राजासे कुछ मांगने के लाये गये तो राजाने एक कढ़ दे दिया। दुनिया के अंदर यदि किसी को कुछ देना है तो ऐसा देना चाहिये कि जिससे असका कुछ फायदा भी हो। अन्यथा दिया न दिये के बराबर हो जाता है।

ऑनरेबल मैंवर्स ने असके पहले भी असके बिल्स पर बहस की थी, और यह मान लिया था कि यदि किसी को बेदखल करना है तो असे कुछ मुदत देनी चाहिये, और कुछ मुआविजा भी देना चाहिये ताकि वह शास्त्र कुछ दूसरा काम खोज कर असमें लग सके। जब अस हाथस में लगान बल आया था अम बकत यह कहा गया था कि यदि किसी को जमीन से बेदखल करना है, तो असे कुछ मुदत और गदद चाहिये, ताकि वह किसी दूसरे धंधे में लग सके। असीतरह यहां भी हम कैंग्रेस छोड़ रहे हैं तो ऐसे लोगों को दूसरे काम धंधों में लगाने के लिये कुछ समय देना जरूरी है, और अनुकी कुछ आर्थिक सहायता करना जरूरी है अस लिये अन्हें कुछ मुआवजा भी देने की जरूरत है।

यह कहा गया कि ये लोग मुफ्तखोर हैं। मैं तो अस बात को मानने के लिये तैयार नहीं हूँ। यदि अन्हें मुफ्तखोर कहा जाय तो, यदि कोभी ऐसा कहे कि हम लोग भी यहां पर आकर २०० रुपये तनखाह लेने हैं, और कुछ काम नहीं करते, अस लिये हम भी मुफ्तखोर ही हैं तो हमें वह भी मानना पड़ेगा। किन्तु ऐसा नहीं है। अस समय की जो सरकार थी असका अन्होंने कुछ न कुछ काम किया था, अस लिये अन्हें यह रकमें सरकार की तरफ से दी जा रही थीं। और योडे समय के लिये अन्हें मुफ्तखोर भान भी लिया जाय, तो भी हमारा फज़ है कि अन्हें कुछ न कुछ देना चाहिये, ताकि आगे चलकर ये लोग बेकार न हों। हमें बेरोजगारी तो बढ़ानी नहीं है। अब गवर्नरमेंट बदली है। और हालात भी बदले हैं। अस लिये अब सरकार अन्हें अस तरह से पैसा देना मुनासिब नहीं समझती जैसा कि पहले दिया जाता था। अस लिये असे बंद करने के लिये यह बिल लाया जा रहा है। लेकिन साथ ही साथ अन लोगों को सरकार बेकार भी करना नहीं चाहती। आज तक अन लोगों ने कुछ भी काम नहीं किया है, और अन्हें काम की आदत भी नहीं है। अस लिये सरकार अन्हें कुछ मुआविजा देकर काम पर लगाना चाहती है। अस लिये यह जो कैंग्रेस अन्हें आजतक दिये जा रहे हैं अन्हें बंद करके मुआविजे के तौर पर असके ६ शुना सरकार अन्हें देना चाहती है। अगर किसी का कैंग्रेस १ रुपया है तो असके लिये असे जुमला ६ रुपया देना नाबाजबी है ऐसा में नहीं मानता। और यह ६ रुपये भी अन्हें अकदम नहीं बत्कि १२ अक्षसाल में देने का प्रांयिजन अस विल में रखा गया है। ताकि १२ साल के अंदर वे अपना कुछ दूसरा अितजाम करे और अपना गुजार बसर कर सकें। अससे

धना भी विनोदक नहीं हो रहा है, और अन्हें जो कुछ आज दिया जानवाला है वह भी कोई बहुत ज्ञाना नहीं है। असका मकमद अननाही है कि अन्हें दरबदर ठोकरे खाने की नीवत न आये, और वे कोई दूसरा पेश कर सके। अस लिये यह जो अतंगात किये जा रहे हैं। अन्मे मैं कोई कुछ नहीं पाता हूँ। अस लिये आज मजबूर होकर भी क्यों न हो आपको भगवान् को मार्गिकावाद देना चाहिये कि देरी से भी क्यों न हो आज वे कि अच्छा विल सरकार ने हमारे सामने लाया है।

अब जब मुआविजा देना ही है तो वह ऐसा हो कि अस से अनका कुछ वाकओं फायदा हो सके नहीं तो॥ “राजा अदार जाला आणि हाती भोपद्धा दिला” ऐसी बात न हो। यह एक हम विल हात्स के सामने लाया जा रहा है। और हमारी सरकार बराबर आगे बढ़ रही है। और यह एक काफी प्रोग्रेसिव्स्टेप (Progressive step) है। हम एकदम छलांग मारना नहीं चाहते। अस लिये मैं प्रार्थना करता हूँ कि अस विल को बिना किसी अमेंडमेंट के मंजूर कर लिया जाय।

شروع کے رام ریڈی - سسٹر اسپिकर - آज हارے سامنے جو نئے روپ میں کیش گرانٹ کا بل آیا ہے قبل اس کے اوس پر عرض کروں میں بل (۲۲) سنہ ۱۹۴۲ء میں کے ملاحظہ میں لاؤں گا۔ اس میں اوس وقت دیشمنکھی اور دیشمنڈھ گری کے رسوم کے ابالیشن (Abolition) کے سلسلہ میں کلائز (۳) کے تحت

گورنمنٹ کو اختیارات دئے گئے تھے کہ اگر پیچید گیاں ہوں تو چہاں بین کر کے اعلان کریں۔ لیکن اوس کا کوئی روپ هارے سامنے نہیں آیا۔ عوامی حکومت پر یہ چارج ہے کہ اگر اوسی وقت صحیح مشورہ قانون حاصل کیا جاتا تو معاوضہ دینے کا سوال دوسرے پہلے ہی طے ہو جاتا اور کم از کم دوسرے کا معاوضہ تو پہلے جاتا۔ دو سال تک خابوش بیٹھ کر آخر میں کہنا کہ کائنٹی ٹیوشن آڑ آرہا ہے اس لئے معاوضہ دینا پڑیگا غلط ہے۔ چہ سال تک اون کو معاوضہ دیتے رہنا عوامی حکومت کے لئے زیبا نہیں۔ ہم نے تو اختیارات دئے تھے لیکن آپ کی ڈیفیکلٹیز (Difficulties) کیا ہیں کن وجوہات کے تحت دوسرے تک اسکو ٹال کر رکھا۔ آپ کے مشیر قانونی کی ریورٹ کم از کم ہارے سامنے آئی تو ہم اوس کے لحاظ سے کونس (Convince) ہو جائے۔ ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اقربا نوازی کا اڈہ بن گیا ہے۔ اس سے پہلے کہا گیا کہ کائنٹی ٹیوشن آڑ ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آرٹیکل (۳۱) کے تحت یہ چیز پہاڑی کی تعریف میں داخل نہیں۔ اور عطیات کے قانون کے لحاظ سے حکومت سے ہون کو معاوضہ نہیں مل سکتا۔ یہ عطیات کے قانون کا ایک چھوٹا سا اصول ہے۔ لیکن آج کی حکومت یہ کہتی ہے کہ چونکہ ہم نے رسوم دیشمنکھی وغیرہ کو بلا معاوضہ دئے ہم کیا تھاں لئے وہ لوگ ہائی کورٹ میں رجوع ہو گئے ہیں اگر ہم ان کے ساتھ بھی وسیعی کریں گے تو یہ لوگ بھی ہائی کورٹ میں جائینگے مکن ہے کہ پھر ہم کو دینا پڑے میں کہوں گا کہ اس سے گہرائی کی ضرورت نہیں کیونکہ آج کیبینٹ میں اور عوامی حکومت

میں ایسے وکلا کی کمی نہیں جو حکومت کو صحیح مشورہ دے سکے - مجھے تشویش تو یہ ہو رہی ہے کہ آپ ان لوگوں کو معاوضہ دیکر اون دیشکیوں اور دیشباندوں کو بھی جن کے مقدمات میں ہائی کورٹ میں ہیں معاوضہ دینے کی بنیاد تو نہیں بنا رہے ہیں۔ ان لوگوں کو چہ سال کا معاوضہ دیکر اون نوگوں کو بھی دیا جائیگا۔ آپ اون دیشکیوں کے مقدس کو کامیاب بنانے کے لئے یہ کوشش کرو رہے ہیں مجھے تو یہ تشویش ہے۔

اگر یہ یہ فرض کر لیا جائے کہ جیسا کہ معاوضہ آج آپ دیرہ ہیں زندگی بھر دینے کے بعد کسی وقت بھی روکنا چاہیں تو وہ آپ کے خلاف اجیتیشن (Agitation) نہیں کریں گے۔ مقدمات نہ لڑنے گے۔ وہ ضرور کریں گے۔ کیا آپ یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ سب لوگ خاموش بیٹھ جائیں گے۔ لیکن دراصل اسکی پیشاد وہ جس پر کہ ہائیکورٹ میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ہمارے لئے ایک مقدمہ لڑنے اور چار مقدمات میں لڑنے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جب میں اس بل کو دیکھتا تو میرا یہ احساس تھا کہ اس میں معاوضہ دینے کے لئے ہو گا جو کمی اسکے لئے بنائی گئی تھی۔ اس میں جو اُسکشن ہوتا وہ ہمارے سامنے رکھا جاتا تو یہ معلوم ہو سکتا تھا کہ مختلف ممبران نے کیا رائے دی۔ اس کے لحاظ سے ہم بھی یہ غور کر سکتے ہیں کہ جو معاوضہ یہ سال کی حد تک دینے کے لئے سوچا گیا ہے وہ مناسب ہے یا نہیں جو رٹ (Write) بس کے خلاف پیش ہو سکتا ہے اس کے متعلق بھی غور کرنے۔ اس لئے میں کہوں گا کہ جو بل اس وقت پیش کیا گیا ہے اس کو واپس لیکر وہ بل لا جائے جس کے تحت گورنمنٹ کو اختیارات دے گئے ہیں۔ میں تو اپنی حد تک کنونس نہیں ہوں کہ یہ آرٹیکل ۲۱ کے تحت آتا ہے لیکن یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کیسا مشورہ ملا۔ کیونکہ یہ بل جو دل میں اندیشہ رکھ کر پیش کیا جا رہا ہے اس سے سرکاری خزانہ پر بار بڑنے والے اکر ایسا ہی بل پیش کرنا تھا تو وہ دوسال پہلے آتا تاکہ ان دو سالوں کا معاوضہ بھی بچ جاتا اور اب جو سوچا گیا ہے کہ چہ سال کا معاوضہ دیا جائے وہ بھی دینے کی نوبت نہ آئے۔ یہی روپیہ کسی پراجیکٹ پر صرف کیا جاسکتا تھا۔ دیشکیوں اور دیشباندوں کے جو رٹ کی درخواست ہے اس کا سپورٹ ہو گا ایسا خیال نہ کریں۔ اس لئے یہ بل واپس لیں اور یہ خیال نہ کریں کہ لوگ ہمیں کیا کہنے گے۔ ہمیں پیچیدگیوں میں جانا ہوتا ہم کبھی بھی جائیں گے۔ اتنا کہنے ہوئے میں اپنی تغیری ختم کرتا ہوں۔

Shri Abdul Rahman rose in the seat....

Mr. Deputy Speaker : Any thing special.

شری عبدالرحمن - فرست رینگ کے موقع پر میں یہ سمجھتا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم بل ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے اس میں دستور آئے آئے ہے اور کچھ لوگوں کے لئے بچھلی خدمات کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ہے تو ہم بھی اس بر سوچنا اور غور کرنا مناسب سمجھتے ہیں ہم کو تنقید کرنا ہی مقصد نہیں ہے۔ فرست رینگ ختم ہونے سے پہلے منسٹر صاحب سے میں یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ سب کمیٹی کی رسویت ہمارے سامنے رکھی جائے.....

مسٹر ڈھی اسپیکر - یہ تو پہلے بھی کہا گیا ہے وہی باتیں کہنے میں کب چارم (Charm) ہے۔

شری عبدالرحمن - ہم جب ایوان میں آتے ہیں تو بوری ذمہ داری کے ساتھ سوچنا ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ ہم عجلت میں کوئی قانون پاس کرنا نہیں چاہتے۔ اس پر سنجدگی سے غور کرنے کے لئے سب کمیٹی کی ریورٹ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں جو قانونی مشورے ہیں وہ صحیح ہیں تو ہم انہیں مان لینگے اس لئے میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ بغیر کسی تامل کرو اس کمیٹی میں جو مشورے دئے گئے ہیں انہیں ہمارے سامنے رکھیں تاکہ ہم اس قانون کو ۱۲ تاریخ تک پاس کرسکیں۔ اس سے بہت ممکن ہے یہ بھی ہو کہ استئنمنٹ نہ پیش کئے جائیں۔

شری بی۔ ڈی دیشمکھ - اسپیکر سر۔ آج کا ہورا وقت جنرل ٹسکشن کے لئے دیا جائے۔ اب بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ منسٹر صاحب ۱۲ تاریخ کو جواب دیکھتے ہیں۔

شری کے۔ بی۔ رنگا ریندی۔ سب سے پہلے یہ کہا گیا ہے کہ اپوزیٹ پارٹیز کے آنریبل ممبرس کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ بل ہاؤس میں آیا ہے۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ایسا تو ہر وقت کہا جاتا ہے عادت کے مطابق یہ کہا جا رہا ہے کہ اس وقت گورنمنٹ جو کچھ بھی کر رہی ہے وہ گویا اپوزیٹ چارٹیز (Opposite parties) کے ممبروں کی کوششوں سے کر رہی ہے۔ گورنمنٹ اپنی طرف سے کچھ نہیں کر رہی ہے۔

اُن کے بعد دوسرا ایک چیز یہ کہی گئی ہے کہ تقد معاش ختم کرنے کے بعد یعنی دیشپانڈوں اور دیشمکھوں کے رسم ختم کرنے کے بعد یہ بل لایا گیا اور سب کمیٹی (Sub-committee) کی ریورٹ بھی ہمارے سامنے نہیں لائی گئی۔

جہاں تک سب کمیٹی کے ریورٹ کا تعلق ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا صدر میں ہی تھا۔ ریورٹ کا ملخصہ میں آپ کو اب بھی بتلا سکتا ہوں۔ سب کمیٹی نے یہ رائے دی کہ معاش کو ختم کیا جائے۔ لیکن بلا معاوضہ ختم کرنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ اور نہ وہ کسی معاش کو بلا معاوضہ ختم کرنے کے بروز کاری کو بڑھانا چاہتے تھے۔

ماہرین نے بھی یہ رائے دی ہے کہ کسی قسم کی ہی کبوبوں نہ تو تقدیماعاش بلا معاوضہ ختم نہیں کی جاسکتی۔ خود اس ہاؤس کے ایک رکن نے فرمایا کہ ایک مزدور کو بھی نکالنے سے ہیں تو اس کو ایک سہیں کی تنخواہ دی جاتی ہے۔ لیکن پھر اس کی صد میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کسی مزدور کو رکھتے ہیں۔ تو اس کا ہم پر کوئی حق نہیں ہوتا کیونکہ ہم اس سے مزدوری دیکر کام لپتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اس مسودہ قانون میں ہم نے یہ بتلایا ہے کہ کسی شخص کو خدمت کرنے کے صلے میں معاش ہو تو اس کو ختم کر کے معاوضہ نہیں دیر ہے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم معزز ممبروں کے خلاف سے بھی کچھ اگر بڑھے ہیں۔ سرسری طور پر یہ کہنا کہ (جیکہ ذمہ داری ان پر نہ ہو) کہ معاوضہ نہ دیا جائے تو یہ بہت آسان ہے۔ لیکن حقائق کو پیش نظر رکھیں اور ہمارے مباحثت کی جانچ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے جو معاوضہ دیا ہے وہ بجا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم نے دیشمنوں اور دشمنوں کو معاوضہ نہیں دیا۔ وہ قانون بھی ہم ہی نے بنایا تھا۔ لیکن اس قانون میں معاوضہ دینے کے لئے رکھا گیا ہے چونکہ اوس کے متعلق ہائیکورٹ میں ورث (Writ) پیش ہوا ہے اس لئے وہ ورث منظور ہونے کے لئے ہم ایک وجہ پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن اگر یہی دوست اوس کا اور اس کا مقابلہ کرتے تو یہ نہ کہتے وہ ابتدائی خدمت کا معاوضہ تھا۔ انکو خدمت کرنے سے ہم نے منع کیا تھا اس لئے بغیر کسی معاوضہ دینے کے ہم نے اس کو ختم کیا۔ وہی اصول ہم نے یہاں بھی رکھا ہے۔ جہاں کوئی خدمتی معاش ہو تو اس کو ادا کرنے کی ذمہ داری ہم پر نہیں رہیگی۔ جس دستور کے تحت آپ آج اس اسیلی میں بیٹھے ہیں اس کے خلاف اعتراض کرنا مناسب نہیں۔ دستور میں بلا معاوضہ کوئی جائزداد خواہ تقدیم رکھی کیوں ہونیں لی جاسکتی یہ بتلایا گیا ہے۔ متنقولہ جائزداد ہو یا غیر متنقولہ جائزداد ہو جب ہم اس کو لین تو معاوضہ دینا پڑتا ہے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ چونکہ زمین نہیں لی جا رہی ہے اس کا معاوضہ نہ دینا چاہیے۔ دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ چونکہ حیات میں معاش حین حیات ہوئے ہے اس لئے اس کا معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ معاش حین حیات ہوئے تو پھر اس شخص کی زندگی تک وہ رہنا چاہیے۔ ہم اتنے پیدا ہوئے والوں کو تو نہیں دیتے ہیں۔ ہم حین حیات جس کے لئے قانون پابند ہے اسی کے لئے معاوضہ دیر ہے ہیں۔ اس لئے وہ معزز ممبر جنہوں نے یہ اعتراض کیا ہے یہ سمجھو لیں کہ انکی بھت ستپاد اور خود ان کے خلاف ہے۔

شروع ہے۔ اند راؤن: پاؤئٹ آف الفرمیشن۔ یہ بات میری سمجھو میں نہیں آتی جو عطا یا تھا وہ انکے حین حیات تھی۔ اس کے بعد بشت ہا بشت گزوگی۔ لیکن آج بھی منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ انکی حین حیات تک دینا ہارا فرض ہے۔

سری کے - وی - رنگا رینڈی - میں سمجھتا ہوں کہ آنریل ممبر دنون عضیات سے واقف نہیں ہیں - کیونکہ امن میں یہ کہ ہر عطا ہن حیات ہوتی ہے - جس شخص کے نام وہ منظور ہوتی ہے وہ ہن حیات ہوتی ہے - کسی حکومت کے مورب اعلیٰ نے عطا کی ہتو اس کو لینے کا حق نہیں رہتا - جس شخص کی وراحت متظور ہوتی ہے اس کے حق میں وہ عطا بھی ہوتی ہے - قانون رجسٹری وغیرہ میں جو ہن حیات کی تعریف کی گئی ہے وہ ۲۰ سال کے لئے ہے لیکن ہم نے جو کہا ہے وہ تو آنسو بونچنے کے برابر ہے - وہ صرف چھ سال کے لئے ہم نے رکھا ہے -

بوروں کو کیا دینا چاہیے اس کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا - میں نے آج ہی کے اخبار میں دیکھا کہ سکندر آباد کے ہسپتال میں ایک شخص کو دھنورہ پینے کی وجہ سے داخل کیا گیا - لیکن اخبار کا اڈیٹر پوچھتا ہے کہ چیف منسٹر صاحب آپ کے زمانہ میں ایسی بیروز گاری کیوں ہے؟ جواب دو۔ ہم نے اس اصول کے تحت کسی کو بیروز گار نہیں بنایا۔ ۶ سال سے جس کی عمر زائد ہو گئی ہے ان کے لئے ہن حیات معاش ہم نے قائم رکھی ہے۔ ایک صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ خود معاوضہ ہے پھر اس کا معاوضہ کیوں دیا جائے؟ لیکن جہاں تک بالمعاوضہ منصب کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکو بلا معاوضہ دئے چھین لینا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دستور کے خلاف ہے۔ آرامی ہو یا جائیداد یا نقد مالیت رکھنے والی کوئی چیز ہو تو اسکو معاوضہ دئے بغیر لینے کا ہمکو اختیار نہیں ہے۔ جب تک ہم اس اسمبلی کے ممبر ہینگرے اس وقت تک بلا معاوضہ لینے کے لئے نہ کہنا چاہیے اور نہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ پھر حال اس میں دو معاوضے ہی رکھئے گئے ہیں۔ ایک تو بوروں کے لئے اور دوسرا بالمعاوضہ عطا کے لئے یعنی کسی کی جائیداد کے معاوضہ کے معاوضہ میں جو عطا ہو اسکے لئے - ان کے لئے ہم نے ۶ سال کا معاوضہ رکھا ہے۔ قانون حصول آرامی اور دیگر تمام قوانین میں آپ دیکھنے کے معاوضہ کے جب کسی کی کوئی جائیداد لی جاتی ہے تو اسے کم از کم $\frac{1}{16}$ گنا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں ۲ سال کی آمدی کو معاوضہ قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن کسی حالت میں ۶ سال سے کم معاوضہ نہیں دیا گیا ہے۔ ہم نے یہاں صرف (۱) سال کا معاوضہ دیا ہے۔ کوئی شخص ۶ سال میں مر جاتا ہے کوئی ۱۰ - ۱۵ سال زندہ رہتا ہے۔ ہم نے اوسط ۶ سال رکھا ہے۔ ہم نے یہاں کم شے کم معاوضہ رکھا ہے اور وہ بھی یکمشت ادا نہیں کر رہے ہیں بلکہ ۱۲ سال کی سالانہ اسٹیشن میں ادا کریں گے۔ اب تو نصف ختم ہو جائیں گے۔ باقی ۲ سال میں ختم ہوں گے۔ اس طرح معاوضہ پر ہو اعتراض کیا گیا وہ صحیح نہیں ہے۔ دیشمنکہی کی معاشیں ضمن (ج) میں آتی ہیں۔ وہ بلا کسی معاوضہ کے ہیں۔ حالانکہ ماہرین قانون کی رائے ہے کہ تقدی معاش بلا معاوضہ ختم نہیں کی جا سکتیں۔ اور کم سے کم تا حیات انہیں برقرار رکھا جانا چاہیے۔ اس کے

باوجود ہم نے دستور کے تحت آنے کے لئے انکے لئے دو صورتیں رکھی ہیں - ۶۰ سال سے زیادہ عمر والوں کے لئے بھی ہم نے گنجائش رکھی ہے - جو بالمعاوضہ معاشیں ہیں انہیں ۶ سال کا معاوضہ دیا جائیگا۔

شری گونڈ راؤ مورے - معاوضہ اراضی اور معاوضہ اسلحہ کے بارے میں کیا رائے ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - یہ تو خود نام سے معلوم ہو جاتا ہے - ۱۵ فصلی میں شراب کی بھٹیاں بند کی گئیں - ۱۹۵۵ء میں سیندھی اور تاری کے درختوں کو سرکار میں داخل کرلیا گیا - اور ایسی معاشوں کے لئے کچھ یوبیہ قدمی معاشی جاری کی گئی - ان کے الفاظ ہی سے مطلب ظاہر ہو جاتا ہے - جو بالمعاوضہ عطیے ہیں - ان کے لئے معاوضہ رکھا گیا ہے - اور سائیں سال سے زائد عمر والے معاشداروں کے لئے تا حیات رکھا گیا ہے تاکہ وہ بیروز گار نہ بیں - بہر حال ان پر اگر اصول نصفت کے لحاظ سے بھی غور کیا جاتا تو کچھ آگے بڑھنے کی ضرورت تھی - جہاں تک کسی کی جاسکتی تھی ہم نے کی ہے - میں استدعا کرتا ہوں کہ معزز ارکان اس مسودہ قانون کو ستفور فرمائیں -

شری بی - ڈی - دیشکھ - (ایے) - (ب) اور (سی) شیدول میں جو لوگ شریک ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور ان پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے کیا اسکی تفصیل ہاؤں کے سامنے رکھی جاسکتی ہے ؟

شری عبدالرحمن - یہ مواد ضروری ہے - آج ہی نہیں بلکہ پرسون تک بھی معزز منسٹر آنریبل سپرس کو یہ مواد دے سکتے ہیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - ہاں یہ فہرستیں بیرے پاس ہیں - قانون ہرچیز گو ملحوظ رکھکر ہی بنایا جاسکتا ہے - پرسون یہ مواد دیدیا جائیگا -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 9th April, 1954.